عمران سیریز

ون مین شو

مکمل ناول

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز

پاک گیٹ

ملتان

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچوایشنز قطعی فرضی ہیں کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ——— اشرف قریشی
——— یوسف قریشی
پرنٹر ——— محمد یونس
طابع ——— ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ——— ۲۵/ روپے

چند باتیں

معزز قارئین ——— سلام مسنون!

نیا ناول "دن مین شو" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ایک ایسے مجرم کی کہانی ہے۔ جو اکیلا ہی پورا شو دکھانے کا قائل تھا۔ اور واقعی اس نے عمران اور سیکرٹ سروس کے سامنے ایسا شو پیش کیا کہ عمران اور سیکرٹ سروس نے شاید بڑی بڑی تنظیموں کے ذریعے بھی ایسا شو کبھی نہ دیکھا تھا۔ لیکن اس شو کا نتیجہ کیا نکلا۔ یہ اس شو کا خاص آئیٹم ہے۔ مجھے یقین ہے کہ بڑی بڑی بھرپور وسائل کی حامل تنظیموں کے مقابلے میں یہ "دن مین شو" آپ کو یقیناً زیادہ پسند آئے گا۔

گوجرہ سے ایک قاری سہیل خان نے ایک دلچسپ خط لکھا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔

"لیڈی کلوز" بہت پسند آیا کیونکہ اس میں تھوڑا بہت مزاح تھا۔ ایک مشورہ ہے۔ کہ اگر آپ ناول میں تھوڑا بہت رومان داخل کر لیا کریں تو ناول کی چاشنی مزید بڑھ جائے گی۔ یا کم از کم عمران اور جولیا کے درمیان رومان کو کھل کر بیان کیا کریں۔ اور عمران کو تھوڑا بہت پراسرار قوتوں کا مالک بھی ہونا چاہیئے اس کے پاس نائٹ رائیڈر ٹائپ کی کوئی گاڑی بھی ہونی چاہیئے۔ آپ بے شک گاڑی سے اونچے اونچے جمپ نہ لگوائیں۔ لیکن تھوڑا بہت کام تو آپ اس گاڑی سے لے سکتے ہیں۔ اس طرح ناول میں اور زیادہ خوبیاں بڑھ جائیں گی۔

آپ نے سہیل خان صاحب کا خط پڑھ لیا۔ انہوں نے "تھوڑا بہت" کی شرط بھی ہر مشورے کے ساتھ لگا دی ہے۔ اس لئے پہلے یہ فیصلہ ہونا چاہئے۔ کہ تھوڑا یا بہت میرے خیال میں ان کے خط کا یہی "تھوڑا بہت" جواب ہی کافی ہے۔ کیا خیال ہے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران بڑے ایزی موڈ میں بیٹھا ایک رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے پہلے تو اس کی طرف توجہ نہ دی —— لیکن جب مسلسل گھنٹی بجتی رہی تو اس نے برا سا منہ بناتے ہوئے رسالہ ایک طرف رکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"سلیمان بول رہا ہوں" —— عمران نے سلیمان کے لہجے میں بات شروع کرتے ہوئے کہا۔

"عمران کہاں ہے سلیمان" —— دوسری طرف سے سپرنٹنڈنٹ فیاض کی آواز سنائی دی تو عمران کی آنکھوں میں یک لخت چمک ابھر آئی۔

"عمران صاحب —— اوہ۔ تو آپ کو علم نہیں ہے۔ حیرت ہے سوپر صاحب۔ آپ تو اپنے آپ کو ان کا گہرا دوست کہتے رہتے ہیں۔ لیکن

Scanned By Saad

www.urdufanz.com

جب اس پر مشکل وقت پڑا تو آپ نے پوچھا تک نہیں" ——— عمران نے سلیمان کے سے ہی لہجے میں کہا۔

"کیا ——— کیا کہہ رہے ہو۔ کیسا مشکل وقت۔ کیا ہوا اُسے۔ ٹھیک طرح بتاؤ" ——— سوپر فیاض کی آواز میں حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تو آپ کو واقعی کسی بات کا علم نہیں ہے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو ——— سیدھی طرح بتاؤ کیا ہوا ہے" ——— سوپر فیاض کی دھاڑ سنائی دی۔

"بات ہی ایسی ہے جناب کہ اب سیدھی ہو ہی نہیں سکتی۔ یہ مسئلہ ہی ایسا ہے ایک بار ٹیڑھا ہو جائے تو پھر سیدھا نہیں ہو سکتا۔ آپ آج تک اسے سیدھا نہیں کر سکے تو عمران صاحب کیسے اسے سیدھا کر لیں گے" ——— عمران اُسے زچ کرنے پہ تل گیا تھا۔

"کیا تم نشے میں ہو۔ میں تمہیں گولی مار دوں گا" ——— سوپر فیاض کی قوت برداشت عمران کی توقع کے عین مطابق جواب دے چکی تھی۔

"ظاہر ہے جناب آپ یہی کر سکتے ہیں کہ کسی دوست پر مشکل وقت پڑ جائے تو اس کی امداد کی بجائے اس کے ملازم کو ہی گولی مار دیں۔ بہرحال آپ کو گولی مارنے کی ضرورت نہیں۔ اب میں خود ہی خودکشی کا سوچ رہا ہوں عمران صاحب کے اس مسئلے کے بعد میرے پاس اس کے سوا اور چارہ بھی کیا ہو سکتا ہے" ——— عمران نے سلیمان کے لہجے میں کہا۔ لیکن اس بار انداز بیچارگی کا سا تھا۔

"اوہ ——— آخر تم بتاتے کیوں نہیں۔ کیا ہوا عمران صاحب کو۔ پلیز

سلیمان ——— خدا کے لئے بتاؤ کیا ہو

سے کہا۔

"تو آپ کو واقعی نہیں معلوم ——— حد

بات ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہو

"اوہ اوہ ——— تم نہیں بتاؤ گے۔ مجھ

سو نہیں ہو۔ میں خود آ رہا ہوں" ——— فیاض

ہوئے کہا۔

اور ساتھ ہی عمران کو دوسری طرف سے

آواز سنائی دی اور عمران نے مسکرا کر رسیور

اب فیاض آندھی اور طوفان کی طرح فلیٹ

"سلیمان ——— جناب سلیمان صاحب

رکھتے ہی زور سے کہا۔

"میں نے آپ کی باتیں سن لی ہیں۔ آپ

چاہتے ہیں۔ میں آپ کی پلاننگ سمجھ گیا ہوں

سوپر فیاض کے پھانسی چڑھ جانے کے بعد فلیٹ

آپ کی یہ پلاننگ کامیاب نہیں ہو سکتی ———

اور سوپر فیاض کو جب میں نے بات بتا دی تو پھر اس

اس طرح تڑپ کر باہر آ جائیں گی کہ آپ کا سنگ آرٹ

سکے گا" ——— دور سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"ارے ارے ——— کون سی بات" ——— عمران

ہوئے پوچھا۔

ٹا" ——— سلیمان نے جواب دیا۔
ہ گیا تھا کہ سلیمان وہی ڈرامہ اس
لرہا ہے جو اس نے فیاض سے

ں اپنی اپنی بات بتا دیں گے۔ فیصلہ سوپر
نے اونچی آواز میں کہا۔
وں گا۔ یہ سن لیں۔ دروازہ آپ خود کھولیں
ب دیا۔
دروازہ کھولنا تمہارے فرائض میں شامل
باقاعدہ تنخواہ ملتی ہے" ——— عمران نے

، آپ کو میری پیشہ ورانہ توہین کرنے
سلیمان کی بھی غصیلی آواز سنائی دی۔
ن کوئی جواب دیتا کال بیل کی چیختی ہوئی

ولو۔ پلیز سلیمان۔ میں لیٹرین میں ہوں۔ بڑھی
ن نے اونچی لیکن منت بھری آواز میں کہا۔
ے کا خطرہ ہے۔ یہ آپ کی ایمرجنسی سے بڑی ایمرجنسی
ی سوری" ——— سلیمان نے بھی ترکی بہ ترکی جواب

ب مسلسل بج رہی تھی۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کال بیل

بجانے والے نے اپنی انگلی ہی بٹن پر رکھ چھوڑی ہو۔

"یا اللہ تو ہی محافظ ہے" ——— عمران نے کراہتے ہوئے کہا۔ اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ سلیمان نے کسی صورت دروازہ نہیں کھولنا۔

"یا اللہ ہر مصیبت کو اس دروازے سے دور رکھنا" ——— عمران نے دروازے کے قریب پہنچتے ہی اونچی آواز میں کہا تاکہ دوسری طرف کھڑے سوپر فیاض تک اس کی آواز بخوبی پہنچ سکے۔

"دروازہ کھولیے عمران صاحب۔ میں سلمیٰ ہوں" ——— اچانک دوسری طرف سے فیاض کی بیوی سلمیٰ کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران نے بوکھلا کر دروازہ کھول دیا۔ دوسری طرف واقعی سلمیٰ کھڑی تھی اسکے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

"فیاض کو کسی نے گولی مار دی ہے۔ اس کی حالت خراب ہے۔" دروازے پر موجود سلمیٰ نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"گولی مار دی ——— کہاں ——— کس نے" ——— عمران نے اور زیادہ بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"نیچے کار میں ——— ہم دونوں آپ کے پاس آ رہے تھے کہ یہاں کار رکتے ہی گولی چلی اور...... پلیز اس کی حالت خراب ہے" ——— سلمیٰ نے اس بار بُری طرح روتے ہوئے کہا۔

اور عمران بوکھلائے ہوئے انداز میں بیک وقت تین تین سیڑھیاں پھلانگتا ہوا فلیٹ سے نیچے اترا۔ فلیٹ کے سامنے واقعی فیاض کی کار کھڑی تھی۔ اس کا ڈرائیونگ سیٹ والا دروازہ کھلا تھا اور فیاض پہلو کے بل سیٹ پر لڑھکا ہوا تھا۔ اس کے پہلو سے خون کسی فوارے کی طرح نکل رہا تھا۔

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

عمران نے جھپٹ کر اُسے کار سے باہر کھینچا اور پھر اُسے کاندھے پر لاد کر بجلی کی سی تیزی سے دوبارہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا فلیٹ میں داخل ہو گیا۔ وہ اُسے لئے سیدھا بڑے کمرے میں پہنچ گیا۔ جہاں فرسٹ ایڈ باکس موجود تھا۔

"سلیمان ـــــ گرم پانی لے آؤ" ـــــ عمران نے دھاڑتے ہوئے کہا اور پھر فیاض کو بستر پر لٹا کر وہ اس کے زخم پر جھک گیا۔

"عمران۔ اسے ہسپتال لے جاؤ۔ یہ مر جائے گا" ـــــ سلمیٰ کی روتی ہوئی آواز عمران کو اپنی پشت پر سنائی دی۔

"بھابھی پلیز خاموش رہیں۔ اس کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔ میں ابھی اسے ٹھیک کر دوں گا" ـــــ عمران نے کہا۔ اور پھر اس نے فرسٹ ایڈ باکس کھول کر اس میں سے ایک تیز نشتر اور کاٹن نکال کر وہ دوبارہ فیاض پر جھک گیا۔ اس کے ہاتھ تیزی سے چل رہے تھے۔ کاٹن کی مدد سے وہ اس کا زخم صاف کر رہا تھا۔

"یہ پانی جناب" ـــــ سلیمان کی آواز سنائی دی۔ اور اس نے گرم پانی کا پیالہ ساتھ رکھ دیا۔

عمران نے جلدی سے کاٹن کو گرم پانی میں بھگویا۔ اور پھر دوبارہ زخم صاف کرنے لگا۔ نشتر بھی اس نے گرم پانی میں ڈال دیا تھا۔ زخم صاف کر کے اس نے نشتر اٹھایا اور اس کے بعد وہ ایک بار پھر زخم پر جھک گیا ـــــ سلمیٰ کے رونے کی آواز اب سنائی نہ دے رہی تھی۔ شاید سلیمان اُسے باہر لے گیا تھا۔ چند لمحوں بعد ہی عمران زخم میں سے گولی باہر نکال لینے میں کامیاب ہو گیا ـــــ اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر

آئے تھے۔ کیونکہ گولی زیادہ گہری نہ گئی تھی بلکہ پسلیوں سے اٹک کر رک گئی تھی۔ اس کا مطلب یہی ہو سکتا تھا کہ گولی خاصی دور سے چلائی گئی تھی اس لئے اس کی طاقت خاصی کم ہو گئی تھی ـــــ اور اس کا یہ مطلب بھی تھا کہ زخم گہرا نہ ہونے کی وجہ سے فیاض کی حالت بھی خطرے سے باہر تھی۔ زخم صاف کر کے اس نے بینڈیج کی اور پھر اس نے باکس سے ایک انجکشن نکال کر اُسے فیاض کے بازو میں انجکٹ کیا اور اس کی نبض چیک کرنے لگا ـــــ چند لمحے نبض دیکھنے کے بعد وہ اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ فیاض کی حالت اطمینان بخش تھی۔ اور اس کی نبض بتا رہی تھی کہ وہ جلد ہی ہوش میں آ جائے گا۔ اب اُسے سلمیٰ کی فکر تھی۔

"کیا ہوا" ـــــ ڈرائنگ روم میں سر جھکائے روتی ہوئی سلمیٰ نے عمران کے قدموں کی آواز سن کر وحشت بھرے انداز میں پوچھا۔

"وہ ٹھیک ہے بھابھی۔ ابھی تھوڑی دیر میں ہوش میں آ جائے گا۔ گولی آگے گئی ہی نہیں۔ پسلیوں میں اٹک گئی تھی وہ میں نے نکال دی ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو نا ...." ـــــ سلمیٰ کو شاید یقین نہ آ رہا تھا۔

"سلیمان ـــــ بھابھی کے لئے چائے بنا کر لاؤ" ـــــ عمران نے سلمیٰ کے پاس کھڑے سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور سلیمان سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"سچ بتاؤ عمران پلیز ـــــ میرا دل بیٹھا جا رہا ہے" ـــــ سلمیٰ کی حالت واقعی خراب تھی۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں بھابھی۔ آپ فکر نہ کریں۔ ابھی فیاض ہوش میں آ جائے

—— عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ —— لیکن تم تو کہہ رہے تھے کہ حالت ٹھیک نہیں ہے"

سلمیٰ کو عمران کی سنجیدگی کے باوجود یقین نہ آ رہا تھا۔

"وہ تو میں نکلتے ہوئے خون کی مقدار دیکھ کر ہی سمجھا تھا۔ لیکن اب مجھے کیا پتہ تھا کہ آپ نے فیاض کو کھلا کھلا کر اس کے جسم میں خون ہی خون بھر رکھا ہے۔" عمران نے کہا۔ اور سلمیٰ کے چہرے پر پہلی بار اطمینان کے آثار ابھر آئے۔

"اوہ —— خدا کا شکر ہے۔ کہ یہ واقعہ تمہارے فلیٹ کے سامنے پیش آیا۔ ورنہ میں کیا کرتی۔ مجھے تو کار ڈرائیونگ بھی نہیں آتی" —— سلمیٰ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

اور سلمیٰ کی بات سن کر عمران نے سر ہلا دیا۔ اس کے ذہن میں شروع سے ہی یہ الجھن تھی کہ سلمیٰ اُسے ہسپتال کیوں نہ لے گئی وہ فلیٹ پر کیوں چڑھ آئی۔ کیونکہ یہ انسانی نفسیات ہے کہ ایسے موقع پر وہ سیدھا ہسپتال کی طرف دوڑتا ہے —— لیکن اب بات سمجھ میں آ گئی تھی کہ سلمیٰ چونکہ ڈرائیونگ نہ جانتی تھی۔ اس لئے لامحالہ وہ عمران کی مدد حاصل کرنے اوپر آ گئی۔

"یہ ہوا کیسے" —— عمران نے سنجیدہ ہو کر پوچھا۔ سلیمان اس دوران چائے دے گیا تھا۔

"فیاض نے میرے سامنے تمہیں فون کیا تھا۔ لیکن تمہاری بجائے سلیمان نے فون اٹھایا۔ اور پھر سلیمان نے کہا کہ تمہارے ساتھ کوئی حادثہ ہو گیا ہے —— سلیمان نے تفصیل نہ بتائی جس سے فیاض بے حد پریشان ہو گیا۔ میں بھی ساتھ کرسی پر بیٹھی سن رہی تھی۔ میں خود پریشان ہو گئی۔ چنانچہ میں بھی تمہاری خیریت دریافت کرنے کے لئے ساتھ چل پڑی۔

فیاض سارے راستے بے حد پریشان رہا۔ کہ نجانے تمہارے ساتھ کیا حا ہوا ہے۔ یہاں فلیٹ کے سامنے آ کر اس نے کار روکی۔ اور پھر اتر نے کے لئے اس نے دروازہ کھولا ہی تھا کہ یک لخت چیخ مار کر سائیڈ پر لڑھک گیا —— میں نے گولی چلنے کی آواز نہ سنی تھی۔ لیکن فیاض کے اس طرح نیچے لڑھکنے اور اس کے پہلو سے نکلتے خون کو دیکھ کر میں سمجھ گئی کہ اُسے گولی ماری گئی ہے۔ اس کے بعد تو مجھے ہوش ہی نہ رہا۔ نجانے میں کس طرح تمہارے فلیٹ کی سیڑھیاں چڑھی۔ شکر ہے تم مل گئے" سلمیٰ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اور عمران کو سلمیٰ کی بات سن کر پہلی بار احساس ہوا کہ فیاض جس کا وہ ہمیشہ مذاق اڑاتا رہتا ہے اس کے ساتھ اس قدر مخلص ہے۔ اور پھر سلمیٰ بھابھی کا ساتھ آنا بھی بتا رہا تھا کہ اس کی پریشانی کا احساس کرنے والے دو مخلص لوگ موجود ہیں۔ اس کا چہرہ مسرت اور اطمینان سے کھل اٹھا لیکن اب وہ سوچ رہا تھا کہ آخر گولی کس نے چلائی ہو گی۔ اور کیوں۔

اُسی لمحے بڑے کمرے سے فیاض کے کراہنے کی آواز سنائی دی۔

اور عمران اور سلمیٰ دونوں اٹھ کر تیزی سے بڑے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

"فیاض —— کیا تم ٹھیک ہو" —— سلمیٰ نے آگے بڑھ کر نرم لہجے میں پوچھا۔

"بھابھی۔ آپ خواہ مخواہ پریشان تھیں۔ ایک گولی نے ان کا کیا بگاڑنا تھا۔ اس کے پلے ہوئے جسم کے لئے تو خصوصی گولیاں تیار کی جاتی ہیں" عمران نے جان بوجھ کر سور کا لفظ ادا کرنے کی بجائے صرف پلے ہوئے جسم کے الفاظ کہہ دیئے تھے —— کیونکہ بہرحال سلمیٰ کو وہ بڑی بہن

Scanned By Saad
www.urdufaaz.com

Scanned By Saad

سمجھتا تھا۔

" اوہ تم ـــ وہ سلیمان تو کہہ رہا تھا کہ تمہارے ساتھ اوہ ...... " فیاض نے عمران کو دیکھتے ہی اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ لیکن پھر کراہتا ہوا لیٹ گیا۔

" سلیمان اصل میں تمہارے متعلق کہہ رہا تھا۔ وہ اب باورچی کی بجائے نجومی بن گیا ہے۔ اس لئے اُسے پہلے سے معلوم ہو گیا تھا کہ تمہارے ساتھ حادثہ پیش آنے والا ہے ـــ کہتا ہے باورچی سے زیادہ نجومی کما لیتا ہے " ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور فیاض ہنس پڑا۔

" اچھا یہ بتاؤ کہ یہ گولی کس نے چلائی ہے " ـــ عمران نے کہا۔

" مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو۔ اپنے نجومی سے جا کر پوچھو " ـــ فیاض نے کہا۔

اور عمران اس کے خوب صورت جواب پر بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

" وہ بڑی تگڑی فیس لینے والا نجومی ہے۔ اور تم جانتے ہو میری مالی حالت آج کل بڑی پتلی ہے " ـــ عمران نے کہا۔

" کیوں ـــ کیا ہوا ـــ مالی حالت کیوں پتلی ہے " ـــ سلمیٰ نے چونک کر پوچھا۔ اب اُسے کیا معلوم کہ عمران نے فیاض کے سامنے مالی حالت پتلی ہونے کے الفاظ کیوں ادا کئے ہیں۔

" ظاہر ہے بھابھی۔ جب باورچی نجومی بن جائے تو حالت نے پتلا ہی ہونا ہے۔ موٹی کیسے ہو سکتی ہے " ـــ عمران نے فوراً ہی بات بناتے

www.urdufanz.com

ہوئے کہا۔ اور سلمیٰ بے اختیار ہنس پڑی۔

پھر اس سے پہلے کہ فیاض یا سلمیٰ کچھ کہتے دوسرے ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

" میں فون سن کر ابھی آتا ہوں " ـــ عمران نے کہا اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل آیا۔ کیونکہ اب وہ جانتا تھا کہ سلمیٰ اور فیاض آپس میں تیمارداری مکمل کر لیں۔ ورنہ ٹیلی فون سلیمان بھی سن سکتا تھا۔

" فرمائیے " ـــ عمران نے رسیور اٹھاتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" سپرنٹنڈنٹ فیاض بچ گیا ہے " ـــ دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

" اگر تم نے اس سے قرضہ وصول کرنا ہے تو پھر تو نہیں بچا۔ اور اگر دینا ہے تو پھر بچ گیا ہے " ـــ عمران نے جواب دیا۔ لیکن ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کی سائیڈ میں لگے ہوئے ایک چھوٹے سے بٹن کو دبا دیا۔

" میں نے جان بوجھ کر اُسے ایک موقعہ دیا ہے ورنہ گولی اس کی کنپٹی پر بھی پڑ سکتی تھی " ـــ بھاری آواز والے نے کہا۔

" بہت بہت شکریہ۔ یہ تو تم نے مجھ پر احسان کیا ہے۔ ورنہ مجھے تو فیاض کے مرنے کے بعد سٹرک پر چھابڑی لگانی پڑتی " عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اُسے کہہ دو کہ آئندہ اس نے ریڈ ٹی کے بارے میں کوئی تحقیقات کی تو یہ گولی کنپٹی پر ہی پڑے گی " ـــ دوسری طرف سے

Scanned By Saad

کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

عمران نے جلدی سے رسیور رکھا۔ اور پھر تیزی سے مڑ کر وہ ڈرائنگ روم سے نکل کر دوڑتا ہوا اپنے خاص کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ خاص کمرے میں موجود ٹیلی فون کے ساتھ رکھی ہوئی مشین کا بٹن دبتے ہی اس پر موجود چھوٹی سی سکرین پر پبلک فون بوتھ کا نشان اور نمبر ظاہر ہو گیا —— اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے مشین کا بٹن آف کر دیا۔ اور پھر کمرے سے باہر نکل آیا۔ فیاض اس دوران بڑے کمرے سے ڈرائنگ روم میں پہنچ چکا تھا۔ سلمیٰ اُسے سہارا دے کر لے آئی تھی۔

"یہ ریڈ ٹی کا کیا چکر ہے فیاض" —— عمران نے فیاض کے سامنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ریڈ ٹی —— کیا مطلب —— تمہیں اس کا علم کیسے ہوا" فیاض نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"میں نے بتایا تو ہے کہ سلیمان اب باورچی کا کام چھوڑ کر نجومی بن گیا ہے۔ پھر تم بار بار پوچھتے ہو" —— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ سیدھی طرح بتاؤ۔ تمہیں ریڈ ٹی کے بارے میں کیسے معلوم ہوا" —— فیاض نے سر جھٹکتے ہوئے پوچھا۔

"یار۔ ٹی یعنی چائے باورچی خانے کا آئٹم ہے۔ ظاہر ہے۔ اس لئے سلیمان کے علاوہ اور کون بتا سکتا ہے۔ لیکن وہ کہہ رہا تھا کہ اس کے اصل ذائقے کا علم سوپر فیاض کو ہی ہے" —— عمران

نے جواب دیا۔

سنجیدہ لہجے

"تم میں یہی بری عادت ہے۔ سیدھی بات تو تم کرتے ہی نہیں۔ سیدھی طرح بتاؤ کہ ریڈ ٹی کے بارے میں تمہیں کیسے علم ہوا۔ یہ تو ٹاپ سیکرٹ ہے" —— فیاض کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ ریڈ ٹی کا نام سنتے ہی اپنی تکلیف بھی بھول چکا ہے۔

"بتا دو عمران —— ورنہ یہ بحث زندگی بھر ختم نہ ہو گی" —— سلمیٰ نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ —— آپ کا حکم ہے تو بغیر فیس کے بتا دیتا ہوں۔ تو جناب سوپر صاحب۔ ابھی جو ٹیلی فون آیا تھا۔ اس نے کہا ہے کہ سوپر فیاض کو آگاہ کر دیا جائے کہ اب اگر اس نے ریڈ ٹی کے بارے میں تحقیقات کی تو کوئی کنپٹی پر پڑے گی" —— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ —— اس کا مطلب ہے کہ یہ حملہ ریڈ ٹی نے کیا ہے۔ لیکن ...." —— فیاض نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔ اور پھر بیوی کی طرف دیکھ کر یک لخت خاموش ہو گیا۔

عمران سمجھ گیا کہ وہ بیوی کے سامنے کوئی سرکاری راز نہیں بتانا چاہتا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سلیمان کو ہدایت کر دیتا ہوں کہ وہ زائچہ بنا کر باقی بات معلوم کرے۔ آؤ میں تمہیں گھر تک پہنچا دوں۔ تم خود کار ڈرائیو نہ کر سکو گے" —— عمران نے سنجیدہ لہجے میں اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

اور فیاض نے بھی سر ہلا کر اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن پھر

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

بیٹھ گیا۔

"یار ہمت کرو۔ کم از کم بیوی کے سامنے تو بزدلی نہ دکھاؤ۔ شوہر کی جان ہے جو چاقو دیکھ کر جان نکل جاتی ہو۔ لیکن بیوی کی نظروں میں وہ ہرکولیس سے بھی زیادہ طاقتور ہوتا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

اور سلمیٰ اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑی۔ اور اس کی بات سن کر عمران کی توقع کے مطابق فیاض تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور اس نے منہ اس طرح بھینچ لیا تھا جیسے حلق سے نکلنے والی کراہوں کو بڑی مشکل سے ضبط کر رہا ہو۔۔۔ البتہ تکلیف کی وجہ سے اس کا چہرہ بگڑ گیا تھا۔

"لیکن عمران وہ آدمی باہر موجود ہوگا"۔۔۔ سلمیٰ نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کمال ہے بھابھی۔۔۔ فیاض نے آپ کو بچانے کے لئے خود گولی کھا لی اور آپ اب بھی ڈرتی ہیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

سلمیٰ نے فیاض کا بازو پکڑا اور وہ دونوں آہستہ آہستہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ چند لمحوں بعد عمران فیاض کی کار چلاتا ہوا اس کی کوٹھی کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔۔۔ اس کی نظریں بیک مرر پر جمی ہوئی تھیں۔ فیاض اور اس کی بیوی پچھلی سیٹ پر خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

کوٹھی میں پہنچ کر فیاض تو بیڈ پر لیٹ گیا جب کہ سلمیٰ ان دونوں کے لئے کچھ لانے کا بندوبست کرنے باورچی خانے کی طرف بڑھ گئی۔

www.urdufanz.com

"ہاں اب بتاؤ یہ ریڈ ٹی کا کیا قصہ ہے"۔۔۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں اسی سلسلے میں تم سے بات کرنا چاہتا تھا۔ سر رحمان نے تو مجھے سختی سے منع کر دیا تھا کہ تمہیں اس کیس کی ہوا نہ لگے۔ لیکن باوجود کوشش کے مجھے اس کیس کا کوئی سر پیر ہی سمجھ نہ آ رہا تھا اس لئے میں نے سوچا کہ تم سے مدد حاصل کی جائے"۔۔۔ فیاض نے کہا۔

"تم اصل بات بتاؤ۔ آج کل میں بڑی کڑکی میں ہوں۔ اس لئے تمہارا یہ کیس میرے چند دن گزارنے میں بڑی مدد کرے گا"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہیں تو ہر وقت بس پیسے کی پڑی رہتی ہے۔ کبھی خلوص سے بھی تم نے میری مدد کی ہے"۔۔۔ فیاض نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں تو واقعی خلوص سے تمہاری مدد کرتا ہوں۔ کیونکہ بے چارے مفلس کے پاس سوائے خلوص کے اور کچھ ہوتا ہی نہیں۔ اور یہ خلوص ہی ایک ایسی چیز ہے جو مفت مل جاتی ہے۔۔۔ باقی رقم والا مسئلہ تو تمہارا ہے۔ آخر دوست کا مشکل وقت میں ساتھ دینا تم پر بھی تو فرض ہے۔ اور تمہاری فرض شناسی کی تعریف تو ڈیڈی بھی کرتے ہیں"۔۔۔ عمران نے اسے طنزیہ انداز میں مسکہ لگاتے ہوئے کہا۔

"میری فرض شناسی کی تعریف اور سر رحمان کریں۔ کیوں مجھے بیوقوف بنا رہے ہو"۔۔۔ سوپر فیاض نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بیوقوف تو اسے بنایا جاتا ہے جو عقلمند ہو۔ کیوں بھابھی"۔۔۔ عمران نے فوراً ہی سلمیٰ سے مخاطب ہو کر کہا جو جوس کے گلاس ٹرے میں رکھے اسی

Scanned By Saad

کمرے میں داخل ہوئی تھی۔

"بالکل ٹھیک ہے۔ عقلمند کو ہی بے وقوف بنایا جاسکتا ہے۔ جو پہلے ہی بیوقوف ہو اُسے بیوقوف بنانے کی کیا ضرورت ہے" ـــــ سلمٰی نے عمران کا اصل مقصد سمجھے بغیر جواب دیا۔ اور فیاض نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"بس ہوگئی تصدیق۔ اور سلمٰی بھابھی سے زیادہ قابل اعتماد سرٹیفکیٹ کون دے سکتا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم جاؤ۔ ہم سرکاری باتیں کر رہے ہیں" ـــــ فیاض نے تیز لہجے میں بیوی سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور سلمٰی سر ہلاتی ہوئی باہر نکل گئی۔

"تم باز نہیں آتے ہو مجھے یہ بے وقت کا مذاق بالکل پسند نہیں ہے" فیاض سلمٰی کے جاتے ہی عمران پر غصہ نکالنے لگا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ میں چلتا ہوں۔ جب تمہارے مذاق کا وقت ہو جائے تو میرے فلیٹ پر آجانا۔ لیکن کفن دفن والوں کو ساتھ رکھ لینا۔ کیونکہ اس بار گولی واقعی کنپٹی پر ہی پڑے گی ـــــ اور ہاں سنو۔ وصیت ضرور کر جانا۔ میں بڑا غریب سا آدمی ہوں۔ چلو وصیت سے ہی امیر بن جاؤں گا" ـــــ عمران نے کہا۔ اور دروازے کی طرف مڑنے لگا۔

"بیٹھ جاؤ ـــ پلیز ـــ عمران بیٹھ جاؤ" ـــــ فیاض نے جلدی سے عمران کا ہاتھ پکڑتے ہوئے لجاجت بھرے لہجے میں کہا۔ اور عمران مسکراتا ہوا دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"سنو ـــ ایک ہفتہ قبل سر رحمان نے مجھے بلا کر ایک ٹاپ سیکرٹ فائل دی۔ اس میں چند خطوط تھے۔ جن میں ملک کے اہم اور اعلیٰ عہدیداروں کے نام لکھے گئے تھے کہ اگر انہوں نے بات نہ مانی تو انہیں قتل کر دیا

www.urdufanz.com

جائے گا۔ اور بات یہ تھی کہ یہ سب عہدیدار فوری طور پر اپنے عہدوں سے استعفیٰ دے دیں۔ ان خطوط کے نیچے ریڈ۔ ٹی لکھا ہوا تھا۔ عام سے کاغذ تھے ـــــ ان پر اخبار میں سے الفاظ کاٹ کاٹ کر چپکائے گئے تھے۔ اس طرح ہر خط لکھا گیا تھا۔ سر رحمان نے مجھے تحقیقات کا حکم دیا۔ میں نے تحقیقات شروع کی۔ لفافوں سے ڈاک خانوں کی مہریں چیک کیں۔ ان ڈاک خانوں کی نگرانی کرائی ـــــ لیکن کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ پھر دو روز قبل وزارت صنعت کے ایڈیشنل سیکرٹری کو سرعام گولی مار دی گئی" فیاض نے کسی ٹیپ ریکارڈ کی طرح بولنا شروع کر دیا تھا۔

"اوہ ـــــ ایڈیشنل سیکرٹری کو قتل کیا گیا تھا۔ حالانکہ اخبار میں تو کسی کار ایکسیڈنٹ کا ذکر تھا" ـــــ عمران نے چونکتے ہوئے جواب دیا۔

"ہاں ـــــ ایسا جان بوجھ کر کیا گیا تھا تاکہ عوام میں خوف پیدا نہ ہو۔ اس کے بعد پھر ریڈ۔ ٹی کی طرف سے خطوط ملے اور سر رحمان کا پارہ اور زیادہ چڑھ گیا۔ اس لئے جب مجھے اور کوئی صورت نظر نہ آئی تو میں نے تمہیں فون کیا" ـــــ فیاض نے طویل سانس لیتے ہوئے باقی تفصیل بتا دی۔ اور عمران کے چہرے پر چھائی ہوئی سنجیدگی اور زیادہ گہری ہوگئی۔

"تو ریڈ۔ ٹی۔ اہم عہدیداروں سے استعفیٰ دلانا چاہتا ہے۔ مگر کیوں" عمران نے پوچھا۔

"یہی تو پتہ نہیں چل رہا۔ اس نے تقریباً تمام وزارتوں کے سیکرٹریوں۔ ایڈیشنل سیکرٹریوں کے نام خطوط لکھے ہیں۔ یعنی اس کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ پورا وفاقی سیکرٹریٹ ہی مستعفی ہو جائے" ـــــ فیاض

Scanned By Saad

سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ تو اس کا مطلب سر سلطان کو بھی خط ملا ہوگا۔ وہ بھی تو وزارت خارجہ کے سیکرٹری ہیں" ۔۔۔ عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ان کے نام بھی خط آیا ہے۔ لیکن وہ چونکہ ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ اس لئے انہیں شاید معلوم نہ ہوگا" ۔۔۔ فیاض نے جواب دیا۔

"سر سلطان ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں کب سے" عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔ اُسے واقعی معلوم نہ تھا کیونکہ تقریباً ایک ماہ سے ان کے پاس کوئی کیس نہ تھا۔ اس لئے سر سلطان سے بھی رابطہ قائم نہ ہوا تھا۔

"مجھے یہ تو معلوم نہیں کہ کب گئے ہیں۔ البتہ جب خط موصول ہوئے تو وہ ملک سے باہر تھے اور اب تک باہر ہیں" ۔۔۔ فیاض نے جواب دیا۔

اور عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اس نے سر سلطان کے بارے میں اس لئے پوچھا تھا کہ سر سلطان خط ملنے پر اُسے ضرور اطلاع کرتے ۔۔۔ چاہے سرکاری طور پر یہ کیس سیکرٹ سروس کے پاس ہوتا یا نہیں۔ ویسے بھی یہ کیس سیکرٹ سروس کا نہ تھا۔ انٹیلی جنس کا تھا۔

"تو اب ریڈ۔ٹی۔ براست ایکشن پہ اتر آیا ہے۔ اب دو باتیں مجھے بتا دو۔ پہلی تو یہ کہ تم نے اپنے گھر کے ٹیلی فون سے تحقیقات کے بارے میں کس سے بات چیت کی ہے" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"گھر کے فون سے ۔۔۔ یعنی یہاں سے ۔۔۔ ہاں پوری انٹیلی جنس اس مسئلے پہ کام کر رہی ہے۔ اور دفتر کے بعد وہ مجھے گھر کے فون پہ

www.urdufanz.com

ہی رپورٹ دیتے ہیں" ۔۔۔ فیاض نے چونکتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے اب دوسری بات۔ ریڈ۔ٹی کی طرف سے تمہیں پہلے بھی کوئی دھمکی ملی ہے" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں ۔۔۔ اس سے پہلے تو کوئی دھمکی نہیں ملی" ۔۔۔ فیاض نے جواب دیا۔

"او۔کے ۔۔۔ اب میں سمجھ گیا کہ یہ ریڈ۔ٹی کون ہے" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیا کہا ۔۔۔ تم سمجھ گئے ہو۔ کون ہے" ۔۔۔ فیاض نے بُری طرح بوکھلاتے ہوئے انداز میں کہا۔ اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"کوئی مجرم لگتا ہے" ۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔ اور فیاض کے ہونٹ یک لخت بھنچ گئے۔

"تم مجھ سے چھپا رہے ہو۔ سچ بتاؤ۔ کیا واقعی تم اسے پہچان گئے ہو" ۔۔۔ فیاض نے کہا۔

"دیکھو فیاض ۔۔۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ کیس تمہارے پاس ہے۔ اس لئے تم اسے حل کرنے کے پابند ہو۔ دوسری بات یہ کہ ریڈ۔ٹی نے تمہیں دھمکی دی ہے۔ مجھے تو نہیں دی۔ اس لئے میرا کوئی تعلق بنتا ہی نہیں۔ پھر میں سر کیوں کھپاتا پھروں" ۔۔۔ عمران نے بڑے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"تو تم میری مدد نہیں کرو گے" ۔۔۔ فیاض نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"مدد۔ ارے یار۔ میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا ہے کہ آج کل سخت

Scanned By Saad

کڑکی کا زمانہ ہے۔ اس لئے بھلا میں کیا مدد کر سکتا ہوں۔ البتہ شاید دو چار روپے جیب میں پڑے ہوں تو میں کہہ نہیں سکتا" ___ عمران نے باقاعدہ جیبیں ٹٹولتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جا سکتے ہو۔ میں خود ہی اس کیس کو حل کر لوں گا۔ نہ کر سکا تو استعفیٰ دے دوں گا۔ ٹھیک ہے جاؤ" ___ فیاض نے باقاعدہ رو ٹھنے والے انداز میں کہا۔ اور صوفے سے سر ٹکا کر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

"استعفیٰ دینے کے بعد مجھے اطلاع ضرور کرنا۔ تاکہ تمہاری پوسٹ پر میں سلیمان کا انٹرویو کروا سکوں۔ کم از کم اس کی تنخواہ سے تو میری جان چھوٹ ہی جائے گی" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم ___ تم میری توہین کر رہے ہو۔ میں تمہیں اب تک دوست سمجھتا رہا ہوں۔ لیکن اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تم انتہائی مطلبی۔ خود غرض آدمی ہو۔ تمہیں صرف رقم سے مطلب ہے۔ صرف رقم سے۔ بولو۔ ریڈ ٹی کا کیس حل کرنے کے لئے کتنی رقم لو گے۔ سودا کرو مجھ سے" فیاض نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اس کی آواز غصے کی شدت سے کانپ رہی تھی۔

"کیا دے سکتے ہو" ___ عمران نے اس طرح مطمئن لہجے اور خالص کاروباری لہجے میں کہا۔ جیسے واقعی فیاض کے ساتھ اس کا صرف کاروباری رشتہ ہو اور فیاض کا چہرہ اور زیادہ غصے سے بھڑکنے لگا۔

"تو میرا خیال درست ہے۔ تم خود اپنی بولی لگاؤ" ___ فیاض نے زہر خند لہجے میں کہا۔

"بولی لگاؤں ___ لیکن یہاں تو خریدار ہی مجھے نظر نہیں آ رہے۔ اور تم تو خود مدد کے طلب گار ہو" ___ عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کس چیز کی بولی لگ رہی ہے" ___ اچانک دروازے سے فیاض کی بیوی سلمیٰ کی آواز سنائی دی۔

"میری بولی لگ رہی ہے۔ فیاض صاحب مجھ سے ایک کیس حل کرانا چاہتے ہیں۔ میں نے تو کہا ہے کہ تم میرے دوست ہو۔ اور بھلا دوستوں کے کام اگر آدمی نہ آئے تو پھر وہ آدمی ہی نہیں رہتا۔ لیکن فیاض صاحب اڑے ہوئے ہیں کہ نہیں تم باقاعدہ سودا کرو رقم بتاؤ ___ وہ کہہ رہے ہیں کہ ان کے پاس اتنی رقم ہے کہ تمہیں سونے میں تول سکتا ہوں" ___ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"یہ تمہیں سونے میں تولے گا۔ تنخواہ تو پوری گھر میں آتی نہیں۔ پچھلے ایک سال سے کہہ رہی ہوں کہ سونے کا ایک لاکٹ بنوا دو۔ تو یہی جواب ملتا ہے کہ پیسے ہی نہیں ہیں ___ بونس ملے گا تو لاکٹ بنوا دوں گا اور تمہیں سونے میں تولے گا۔ کیوں فیاض" ___ سلمیٰ نے یک لخت غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ ایسے ہی بکواس کرتا رہتا ہے۔ اور تم ہمیشہ اس کی باتوں میں آ جاتی ہو۔ تنخواہ تو تمہارے سامنے آتی ہے اور تم ہی اسے خرچ کرتی ہو۔ میں تو جیب خرچ بھی تم سے لیتا ہوں" ___ فیاض نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔ ساتھ ہی وہ عمران کو ایسی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے کہہ رہا ہو۔ خدا کے لئے سلمیٰ کو بنکوں والے اکاؤنٹ کے متعلق نہ بتانا۔

www.urdufanz.com

"لیکن ابھی تو تم سودا کر رہے تھے کہ اپنی بولی لگا دو" ـــــ عمران نے مزے لیتے ہوئے کہا۔

"وہ ـــ وہ تو میں مذاق کر رہا تھا۔ تم تو جانتے ہو سوکھی تنخواہ پہ گزارہ ہے۔ اور آج کل جو تنخواہ ملتی ہے ......" ـــــ فیاض نے بات بنانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"وہ تو ایک دن کی پرفیوم پہ ہی خرچ ہو جاتی ہو گی۔ کیوں" ـــــ عمران نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔

"کیا ـــ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ پرفیوم وغیرہ خریدی جاتی ہے۔ مجھے تو یہی بتایا جاتا ہے کہ تحفے میں ملتی ہے" ـــــ سلمیٰ نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"تحفہ ـــ ہاں تحفہ ہی ہوتا ہے۔ بھلا دکاندار کی جرأت ہے کہ سوپر فیاض کو تحفہ نہ دے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ شاید کہتا تو کچھ اور چاہتا تھا لیکن فیاض نے بیوی کی نظریں بچا کر ہاتھ جوڑ دیئے تھے۔ اس کے چہرے پر اس وقت واقعی بیچارگی اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔

"اچھا میں یہ پوچھنے آئی تھی کہ کھانا لگا دوں" ـــــ سلمیٰ نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں لگواؤ۔ عمران بھی کھائے گا۔ آخر وہ میرا دوست ہے" فیاض نے جلدی سے کہا۔

اور سلمیٰ سر ہلاتی ہوئی تیزی سے واپس مڑ گئی۔

"میں دوست ہوں۔ میں تو مطلبی اور خود غرض آدمی ہوں۔ کیوں"

سلمیٰ کے جاتے ہی عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہو ـــ تم بات ہی ایسی کرتے ہو کہ مجھے غصہ آ جاتا ہے" فیاض نے شرمندہ سے انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا خیال ہے۔ سلمیٰ بھابھی کو تمہارے بنک اکاؤنٹس کی پوری تفصیل بتا دوں۔ اس کے بعد شاید تم اسے سونے کا لاکٹ بنوا کر دینے کے لئے بونس کا انتظار نہیں کرو گے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــ خدا کے لئے عمران۔ فار گاڈ سیک۔ سلمیٰ کو اس بات کی ہوا بھی نہ لگنے دینا۔ ورنہ مجھے خودکشی کرنی پڑ جائے گی۔ پلیز عمران۔ تم تو میرے بہترین دوست ہو۔ انتہائی فراخ دل۔ بے غرض۔ پلیز عمران" فیاض نے بری طرح گڑگڑاتے ہوئے سچ مچ عمران کے آگے ہاتھ جوڑ دیئے۔

"واہ۔ اب وہ دوست کی تعریف ہی بدل گئی۔ اب میں فراخ دل۔ اور بے غرض بن گیا ہوں۔ واہ اسی لئے تو بزرگ کہتے ہیں کہ شادی کے بعد ہی آدمی کو صحیح عقل آتی ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ فیاض کچھ کہتا۔ پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ فیاض نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"کون بول رہا ہے" ـــــ فیاض نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"یہ عمران تمہارے پاس بیٹھا کیا کر رہا ہے۔ کیا تم اسے میرے خلاف آمادہ کر رہے ہو۔ اگر ایسی بات ہے تو عمران کو کہہ دینا کہ ریڈی

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

چاہے تو اُسے سڑک پہ گولی مار سکتا ہے۔ اس کے فلیٹ کو بم سے اڑا سکتا ہے۔ اس کی والدہ اور بہن کو اغوا کر سکتا ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔ آواز چونکہ عمران کے کانوں تک بھی پہنچ رہی تھی اس لئے عمران نے یک لخت رسیور فیاض سے چھین لیا۔

"مداری کی ڈگڈگی پہ ناچ سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہوں۔۔۔ تو تم میرا مذاق اڑا رہے ہو۔ سنو عمران۔ میرا تم سے کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ اس لئے یہ میری طرف سے آخری وارننگ ہے کہ تم میرے معاملے میں ملوث نہ ہونا۔ ورنہ میں تمہارا وہ حشر کروں گا کہ تم پوری دنیا کے لئے سامانِ عبرت بن جاؤ گے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ۔۔۔ یہ تو پیچھے ہی پڑ گیا ہے۔ کاش یہ کسی طرح میرے ہاتھ آجاتا"۔۔۔۔ فیاض نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"جب ہاتھ آجائے تو مجھے بھی بتا دینا۔ میں بھی اس کی گردن کا ناپ معلوم کر لوں گا۔ فی الحال میں چلتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور تیزی سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ارے وہ کھانا"۔۔۔۔ فیاض نے چیخ کر کہا۔

"بھابھی سے معذرت کر لینا پھر کبھی سہی۔ فی الحال میرا چائے پینے کا موڈ بن گیا ہے اور چائے بھی سرخ"۔۔۔۔ عمران نے

مڑے بغیر کہا۔ اور تیزی سے باہر نکل گیا۔

عمران کی بات سن کر فیاض کے چہرے پہ یک لخت مسکراہٹ سی رینگ گئی۔ کیونکہ عمران کے فقرے سے وہ سمجھ گیا تھا کہ اب عمران ریڈ۔ ٹی کے کیس پہ کام کرنے کا فیصلہ کر چکا ہے۔ اور اتنا اُسے اعتماد تھا کہ اب ریڈ۔ ٹی کے دن گنے جا چکے ہیں۔

Scanned By Saad

www.urdufanz.com

عمران نے کار جیسے ہی ہوٹل کی پارکنگ میں روکی ایک اور کار اس کے قریب آکر رکی۔

"ارے تم ــــ تم علی عمران تو نہیں ہو" ــــ کار کا دروازہ لاک کرتے ہوئے عمران کو اپنی پشت پر سے آواز سنائی دی۔ اور عمران بری طرح چونک کر مڑا۔ تو ساتھ والی کار سے ایک لمبا تڑنگا غیر ملکی نوجوان نیچے اتر رہا تھا۔ اور دوسرے لمحے عمران اُسے پہچان گیا وہ فرینک تھا ــــ آکسفورڈ میں اس کا گہرا دوست۔

"فرینک تم" ــــ عمران نے بھی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر دوسرے لمحے وہ دونوں بازو کھولے یوں ایک دوسرے کی طرف بڑھے جیسے صدیوں سے بچھڑے ہوئے ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔

"ارے ارے ــــ خدا کے لئے ــــ ارے میری پسلیاں۔ ارے

یہ فولاد کی نہیں ہیں" ــــ عمران نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے تمہاری پسلیوں کے متعلق۔ اور یہ بھی سن لو کہ میں تمہارے کارناموں سے بھی واقف ہوں۔ اس لئے میرے ساتھ کسی چکر بازی کی کوشش نہ کرنا" ــــ فرینک نے علیحدہ ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر واقعی خلوص اور دوستی کی جگمگاہٹ موجود تھی۔

"اچھا تو تم نے شاید میری پسلیوں پر ہی مقالہ لکھ کر ڈاکٹریٹ کی ڈگری لی ہوگی۔ کیونکہ مجھے معلوم ہوا تھا کہ تم نے ڈاکٹریٹ کی ڈگری آکسفورڈ سے حاصل کر ہی لی تھی" ــــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بڑی مشکل سے ملی تھی۔ وہ میرا مقالہ ہی پاس نہ کر رہے تھے۔ بہرحال ہو گئی" ــــ فرینک نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یعنی آکسفورڈ والوں کو آخر کار شرم آ ہی گئی۔ سناؤ آج کل کیا ہو رہا ہے۔ مجھے تو پتہ چلا تھا کہ تم ہالینڈ کی انٹیلی جنس یعنی خفیہ سروس میں ملازم ہو" ــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ارے تمہیں کیسے پتہ چل گیا۔ کمال ہے۔ تم کبھی ہالینڈ نہیں آئے۔ میں پہلی بار یہاں پاکیشیا آیا ہوں۔ پھر کیسے" ــــ فرینک کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"آؤ ہال میں چل کر بیٹھتے ہیں۔ پھر میں تمہیں تفصیل سے بتاتا ہوں کہ میں کتنا بڑا نجومی ہوں" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور فرینک کا ہاتھ پکڑ کر ہال کے مین گیٹ کی طرف چل پڑا۔

"نجومی اور تم ــــ کیوں علم نجوم کا بیڑا غرق کرنے پر تلے ہوئے ہو" فرینک نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا۔

Scanned By Saad

"دیکھو فرینک۔ یہ ٹھیک ہے تم میرے گہرے دوست ہو اور یہ بھی ٹھیک ہے کہ تم طویل عرصے بعد ملے ہو۔ لیکن میں تمہیں اپنے فن کا مذاق اڑانے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ ہاں" ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"فن کا مذاق ـــــ واہ تمہارا فن۔ سنو عمران۔ میں نے پہلے کہا ہے کہ میرے سامنے تمہاری بکواس نہیں چل سکتی۔ میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں" ـــــ فرینک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لو تم مجھ سے بھی بڑے نجومی ہو۔ یعنی رگیں میری اور واقف تم ہو" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس وقت وہ ہال میں داخل ہو چکے تھے۔

"یار۔ یہ ملتے ہی تم نے کیا نجومی نجومی کی رٹ لگا دی ہے کیوں میرا موڈ خراب کر رہے ہو۔ کوئی اور بات کرو۔ تم جانتے تو ہو مجھے غصہ آ جائے تو پھر......" ـــــ فرینک نے کہا۔

"تو پھر میں فرینک کی بجائے فران بن جاتا ہوں۔ کیوں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ظالم۔ یہ تم نے کیا یاد دلا دیا۔ ہم تو تڑپتے ہی رہ گئے۔ اور فران کو وہ ریچھ کی شکل والا ہنری لے اڑا۔ اب تو وہ چھ سات بچے بھی پیدا کر چکی ہو گی" ـــــ فرینک نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور عمران اس کا لہجہ سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ دونوں ایک خالی میز پر بیٹھ چکے تھے۔

"تو کیا ہوا۔ کرکٹ کی باقی ٹیم تم پوری کر لینا" ـــــ عمران نے ہنستے

ہوئے کہا۔

"وہ ریچھ اس کی جان چھوڑے گا تو بہرحال چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ کیا تم واقعی یہاں کی سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہو" ـــــ فرینک نے سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

"سیکرٹ سروس کے لئے۔ ارے کیا غضب کر رہے ہو۔ کیوں ڈیڈی سے مجھے جوتیاں مروانے کا ارادہ ہے" ـــــ عمران نے خوف زدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"کیوں ـــــ اس میں جوتیاں کہاں سے گھس آئیں۔ سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنا جرم ہے" ـــــ فرینک کے چہرے پر حیرت تھی۔

"ج ـــ ج ـــ جرم تو نہیں ہے۔ لیکن تم خود سوچو۔ ڈیڈی تو سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل ہوں۔ اور ان کا بیٹا لمبے ڈنڈے والا برش اٹھائے لوگوں کی خفیہ سروس کرتا پھرے۔ ڈیڈی اسے بھلا کیسے گوارا کر سکتے ہیں" ـــــ عمران نے کہا۔

"برش اٹھائے اور خفیہ سروس کرتا پھرے۔ کیا تم ابھی ابھی مینٹل ہسپتال سے تو فرار ہو کر نہیں آئے۔ میں سیکرٹ سروس کی بات کر رہا ہوں ـــــ اور تم نے نجانے کیا بکواس شروع کر دی ہے" فرینک نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"بھئی انسان کی خفیہ سروس یعنی سیکرٹ سروس یہی تو ہو سکتی ہے کہ برش سے صفائی۔ ارے اب میں کیسے وضاحت کروں بات ہی شرم والی ہے" ـــــ عمران نے باقاعدہ سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

اور فرینک چند لمحے تو غور سے اسے دیکھتا رہا جیسے اس کی بات پر غور

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

کمرہ ہلا ہو۔ دوسرے لمحے اس کے حلق سے اس قدر زوردار قہقہہ نکلا کہ ہال میں موجود ہر شخص بے اختیار چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

"ارے ارے ـــــ آہستہ ہنسو۔ یہ شرفا کا ہوٹل ہے۔ خفیہ سروس والوں کا نہیں" ـــــ عمران نے کہا۔

"اچھا تو تم نے مجھے بھی اس خفیہ سروس میں گھسیٹ لیا۔ ویسے ایک بات ہے۔ سیکرٹ سروس کے اس نئے معنی نے مزہ دے دیا ہے بہت خوب" ـــــ فرینک نے بڑے بے تکلفانہ انداز میں عمران کے زانو پر زور سے ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔ اور عمران یک لخت چیختا ہوا اچھلا اور کرسی سمیت نیچے فرش پر جا گرا۔

"ارے ارے ـــــ کیا ہوا" ـــــ فرینک بوکھلا کر اٹھ کھڑا ہوا۔ جب کہ عمران کے منہ سے اس طرح کراہیں نکل رہی تھیں جیسے اس کے جسم کی ساری ہڈیاں ٹوٹ کر بکھر گئی ہوں۔ پاس ہی موجود ویٹر تیزی سے عمران کی طرف بڑھا ـــــ ادھر فرینک نے بھی جھک کر اس کا بازو پکڑا اور عمران کراہتا ہوا یوں اٹھا جیسے اٹھ کر اس نے فرینک کی سات پشتوں پر احسان کر دیا ہو۔ ویٹر نے کرسی سیدھی کی۔

"یہ تمہیں کیا ہو گیا تھا۔ پہلے تو تم اس قدر کمزور نہ ہوتے تھے" فرینک نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"اس وقت جوانی تھی۔ اب تو بڑھاپا کی آخری منزلیں بھی کراس کر چکا ہوں" ـــــ عمران نے کراہتے ہوئے منہ بنا کر جواب دیا۔

"صاحب ـــــ کیا لاؤں" ـــــ ویٹر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ان سے پوچھ لو۔ یہ کیا پینا چاہتے ہیں اور میرے لئے ہلدی چونا"

www.urdufanz.com

عمران نے کہا۔

"ہلدی چونا ـــــ وہ کیا ہوتا ہے۔ کیا کسی نئے مشروب کا نام ہے" فرینک نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں ـــــ جب تم جیسے رستم کا ہاتھ کسی کمزور پر پڑ جائے تو اسے یہی مشروب ہی پینا پڑتا ہے۔ اس سے ٹوٹی ہوئی ہڈیاں جڑ جاتی ہیں" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"صاحب ـــــ آپ کے لئے کیا لاؤں۔ عمران صاحب کے متعلق تو مجھے علم ہے یہ تو کافی پئیں گے" ـــــ ویٹر نے مسکراتے ہوئے فرینک سے کہا۔

"اچھا۔ تو جناب یہاں پہلے بھی آتے جاتے رہتے ہیں۔ ٹھیک ہے میرے لئے بھی کافی ہی لے آؤ" ـــــ فرینک نے کہا اور ویٹر تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"فرینک یار سچ بتانا کتنی شادیاں کی ہیں تم نے" ـــــ عمران نے ویٹر کے جاتے ہی بڑے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"شادیاں ـــــ اور کتنی ـــــ کیا مطلب۔ یہ شادیاں اچانک کہاں سے ٹپک پڑیں" ـــــ فرینک نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ایک تو تم بات بات پر حیران ہو جاتے ہو۔ آکسفورڈ میں بھی تمہارا یہی حال تھا۔ اس لئے تو فراں کو ہنری سے شادی کرنی پڑ گئی ہو گی۔ دیکھو میں نے شادی نہیں کی اس لئے میں اس قدر کمزور ہو گیا ہوں کہ تمہارا ایک ہاتھ بھی نہیں سہار سکا ـــــ اور ظاہر ہے تمہارا ہاتھ اس قدر بھاری تھا کہ مجھے یوں محسوس ہوا جیسے کوئی چٹان میرے زانو پر آ گری

ہو۔ اس کا یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ تم شادیاں کر کر کے طاقتور ہو گئے ہو"۔۔۔۔ عمران نے اپنی بات کی باقاعدہ وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ اور فرینک اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہاری عادتیں واقعی وہی ہیں۔ تم ذرہ برابر بھی نہیں بدلے۔ ویسے یہ سن لو کہ میں بھی تمہاری طرح کنوارہ ہی ہوں"۔۔۔۔ فرینک نے ہنستے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ویٹر نے کافی کے برتن میز پر لگا دیئے۔

"وہ تم میری بات گول کر گئے تھے وہ سیکرٹ سروس والی۔ اصل بات یہ ہے کہ میں یہاں آ کر تم سے خود ملنا چاہتا تھا۔ میں آج صبح ہی یہاں پہنچا ہوں اور اسی ہوٹل میں ہی رہائش پذیر ہوں۔۔۔۔ لیکن مجھے تمہارے گھر کا پتہ نہ تھا۔ اب یہ اتفاق ہے کہ تم سے یہاں ملاقات ہو گئی"۔۔۔۔ فرینک نے کافی کا گھونٹ اٹھاتے ہوئے یک لخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"جب ہوٹل میں تمہیں کمرہ مل گیا تو پھر تم مجھے کیوں تلاش کر رہے تھے۔ مسئلہ تو رہائش کا ہی ہو گا۔ وہ تو حل ہو گیا"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"رہائش کا مسئلہ نہیں ہے۔ تم غلط سمجھے ہو۔ ایک سرکاری مسئلہ ہے تمہاری اطلاع درست ہے کہ میں ہالینڈ کی انٹیلی جنس میں ہوں۔ اور انٹیلی جنس میں ہوتے ہوئے مجھے تمہارے بارے میں علم ہوا تھا کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس میں باقاعدہ شامل تو نہیں ہو لیکن اس کے لئے کام کرتے ہو۔۔۔۔ اور انٹیلی جنس کا سپرنٹنڈنٹ فیاض تمہارا گہرا دوست ہے۔ میں اس سرکاری مسئلے کے سلسلے میں تم سے ملنا

چاہتا تھا"۔۔۔۔ فرینک نے کہا۔

"سپرنٹنڈنٹ فیاض کا تو قطعی ارادہ نہیں ہے انٹیلی جنس چھوڑنے کا۔ اور ویسے بھی یہ ملک ہالینڈ کی نسبت تو خاصا پس ماندہ ہے۔ یہاں تمہیں اتنی تنخواہ تو نہیں مل سکتی"۔۔۔۔ عمران نے کافی کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو اب یہ نیا چکر چلا دیا ہے۔ یار تم سے تو بات کرنا ہی مصیبت بن جاتا ہے۔ سیدھی بات تو تم کرتے ہی نہیں۔ میں یہاں سپرنٹنڈنٹ فیاض کی جگہ لینے نہیں آیا۔۔۔۔ ایک مجرم کے پیچھے آیا ہوں۔ اور اس سلسلے میں سپرنٹنڈنٹ فیاض سے ملنا چاہتا ہوں۔ سرکاری طور پر نہیں بلکہ پرائیویٹ طور پر"۔۔۔۔ فرینک نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"وہ مجرم سپرنٹنڈنٹ فیاض کی قید میں ہے"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"قید میں۔۔۔۔ کیا مطلب"۔۔۔۔ فرینک نے بھنویں اچکاتے ہوئے کہا۔

"یار تم خود ہی تو کہہ رہے ہو کہ مجرم کا پیچھا کرتے ہوئے آتے ہو۔ اور اب سپرنٹنڈنٹ فیاض سے ملنا چاہتے ہو۔ تو ظاہر ہے مجرم یہاں آتے ہی سیدھا سپرنٹنڈنٹ فیاض کے پاس پہنچ گیا ہو گا۔ اس لئے ظاہر ہے تم اب مجرم کی بجائے سپرنٹنڈنٹ فیاض سے ملنے کے راستے ڈھونڈ رہے ہو"۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"یہ بات نہیں۔ انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ ٹھیک ہے میرے کمرے
یں چلو۔ میں تمہیں وہاں تفصیل سے بتاتا ہوں۔ اس کے بعد تم جیسا
شورہ دو گے میں ویسے ہی کر دوں گا"۔۔۔ فرنیک نے کرسی سے
ٹھتے ہوئے کہا۔

"میرا مشورہ ماننے والے تو آج تک سر پکڑے بیٹھے رو رہے
یں۔ یہ سوچ لینا"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور فرنیک ایک بار پھر
ہنس پڑا۔

"تم فکر نہ کرو۔ فرنیک رونے والوں میں سے نہیں بلکہ رلا نے
والوں میں سے ہے۔ تم ابھی فرنیک سے پوری طرح واقف نہیں
ہو۔۔۔ ہالینڈ والے جانتے ہیں کہ فرنیک کیا ہے"۔۔۔ فرنیک
نے لفٹ کی طرف بڑھتے ہوئے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"ہالینڈ والے کیا جانتے ہیں اور کیا نہیں۔ اس کا تو مجھے علم نہیں
البتہ اتنا علم ضرور ہے کہ فرنیک کی فراں کو ہنری لے اڑا ہے۔ اور
فراں نے پانچ چھ بچے بھی پیدا کر دیئے ہیں۔۔۔ جب کہ فرنیک بیچارہ
ابھی جاسوسی ہی کرتا پھر رہا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے
جواب دیا۔ اور فرنیک مصنوعی غصے کے سے انداز میں اُسے
گھورنے لگا۔

چند لمحوں بعد وہ تیسری منزل کے ایک کمرے میں موجود تھے۔
ایک طرف فرنیک کا اٹیچی کیس پڑا ہوا تھا۔ جب کہ الماری کے کھلے
پٹوں میں سے اس کے دو لٹکے ہوئے سوٹ بھی صاف دکھائی دے
رہے تھے۔

www.urdufanz.com

"ہاں اب بتاؤ۔ کہ فراں کا پیچھا کرتے کرتے تم سپرنٹنڈنٹ فیاض تک کیسے پہنچ
گئے"۔۔۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بڑے اطمینان سے کہا۔

"بکواس نہیں چلے گی سمجھے۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔ سنو۔ ایک بین الاقوامی
مجرم ہے ریڈ۔ ٹی۔ جانتے ہو ریڈ۔ ٹی کو"۔۔۔ فرنیک نے غصیلے لہجے میں
کہا۔ اور فرنیک کے منہ سے ریڈ ٹی کا نام سن کر عمران دل میں تو ضرور
چونک پڑا۔ لیکن اس نے چہرے پر کسی قسم کے تاثرات پیدا نہ ہونے
دیئے۔

"ریڈ۔ ٹی۔۔۔ یہ چائے کی کوئی نئی قسم ہے۔ ہمارے ہاں عام ٹی کے
علاوہ گرین ٹی ہوتی ہے"۔۔۔ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"یہ چائے کی قسم نہیں ہے۔ ایک انتہائی عیار اور خطرناک مجرم کا نام
ہے"۔۔۔ فرنیک نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ کل کو تم کہو گے کہ کوبا کولا بھی ایک مجرم کا نام ہے۔ پرسوں
مینگو جوس نام کا مجرم آجائے گا۔ اور اس کے بعد پوری کریانے کی دکان میدان
جرائم میں کود پڑے گی"۔۔۔ عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ مجرم آج کل تمہارے ملک میں کام کر رہا ہے"۔۔۔ فرنیک نے
غور سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے دکان اس کی"۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"دکان۔۔۔ کیسی دکان"۔۔۔ فرنیک نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"وہی سرخ چائے کی۔ چلو چل کر پی لیتے ہیں۔ پتہ تو چلے کہ یہ سرخ چائے
ہوتی کیسی ہے"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے۔ میں نے تمہارے متعلق اب تک جو سنا ہے وہ

Scanned By Saad

غلط ہے۔ تم بالکل احمق اور گھامڑ آدمی ہو۔ ٹھیک ہے۔ آئی۔ ایم سوری میں خود سپرنٹنڈنٹ فیاض سے بات کر لوں گا"۔۔۔ فرینک نے بُجھی بُجھی طرح جلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لیکن تم اس سے کس طرح بات کرو گے۔ تمہیں جتنی انگریزی آتی ہے اتنی انگریزی تو وہ پانچویں جماعت میں پڑھ چکا ہے۔ اور اردو تمہیں آتی نہیں" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ویسے وہ دل ہی دل میں سوچ رہا تھا کہ یہ ریڈ۔ ٹی کا سلسلہ اس کی توقع سے کچھ زیادہ ہی دراز ہوتا جا رہا ہے۔

"دیکھو عمران مذاق ختم کرو۔ یہ واقعی انتہائی سیریس مسئلہ ہے۔ صرف ہمارے لئے نہیں تمہارے ملک کے لئے بھی۔ ریڈ۔ ٹی انتہائی خطرناک مجرم ہے۔۔۔ وہ جس ملک میں جاتا ہے وہاں تباہی پھیلا دیتا ہے۔ انٹیلی جنس سیکرٹ سروس اور پوری حکومت کو اس قدر زچ کرتا ہے کہ سب لوگ بُری طرح بوکھلا جاتے ہیں۔ ہمارے ملک میں بھی اس نے یہی کام دکھایا۔۔۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم اپنے ملک کے دس اعلیٰ ترین عہدیدار قتل کرا بیٹھے۔ ایک سائنس لیبارٹری تباہ ہوئی۔ بڑے دو بنکوں پر ڈاکے پڑے۔ اور اس کے بعد ہمیں دو کروڑ پونڈ دے کر اپنی جان چھڑانی پڑی۔ لیکن میں نے قسم کھائی تھی کہ میں اس سے انتقام لوں گا۔۔۔ اس لئے میں انکوائری میں لگا رہا۔ اور پھر مجھے معلوم ہے کہ ریڈ۔ ٹی ہالینڈ سے اب پاکیشیا پہنچ گیا ہے۔ چنانچہ میں یہاں آ گیا۔ سرکاری طور پر نہیں غیر سرکاری طور پر۔ سرکاری طور پر تو میں چھ ماہ کی چھٹی پر ہوں۔۔۔ یہی وجہ ہے کہ میں سرکاری طور پر نہیں بلکہ پرائیویٹ طور پر سپرنٹنڈنٹ فیاض سے ملنا چاہتا ہوں تاکہ ہم مل کر اس مجرم کا گھیراؤ کر سکیں"۔۔۔ فرینک نے بولنا شروع کیا تو بس بولتا ہی چلا گیا۔

"اچھا۔ پھر تو یہ واقعی ریڈ۔ ٹی ہے۔ بہرحال میں اس سلسلہ میں کیا کر سکتا ہوں۔ یقین کرو میرا وزن تو صرف پچاس ساٹھ پونڈ ہی ہوگا۔ بس ہڈیاں ہی ہڈیاں ہیں گوشت تو میں نے اپنی خالہ جان کے جسم کو کرایہ پہ دیا ہوا ہے"۔ عمران نے مسمسا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ دو کروڑ پونڈ، رقم کو وزن کی طرف گھما کر لے گیا تھا۔

"تو تم اس مجرم کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرنا چاہتے"۔۔۔ فرینک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یار ایک بات بتاؤ۔ نہ میں حکومت کا اعلیٰ عہدیدار کہ قتل کے خوف سے ریڈ۔ ٹی کے خلاف کام شروع کر دوں۔ نہ میری کوئی سائنس لیبارٹری ہے۔ جس کی تباہی کا خوف ہو۔۔۔ اور نہ ہی میرے پاس رقم کہ جس کا ریڈ۔ ٹی کے پاس جانے کا خطرہ ہو۔ پھر مجھے پاگل کتے نے کاٹا ہے کہ میں اس قدر خوفناک مجرم کے پیچھے بھاگتا پھروں۔ البتہ اگر تمہیں وہ مل جائے تو مجھے بتا دینا میں کوشش کروں گا کہ ان دو کروڑ پونڈ میں سے پہلے وہ تو کم از کم اس سے حاصل کر لوں"۔۔۔ عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں نے سنا تھا کہ تم سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہو"۔ فرینک نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"کسی دشمن نے یہ ہوائی اڑائی ہوگی۔ اور اڑتے اڑتے ہالینڈ میں یہ ہوائی جا گری ہوگی۔ بتایا تو ہے کہ فریڈی کے ہوتے ہوئے میں خفیہ سروس کا دھندہ کیسے کر سکتا ہوں۔ جوتیاں کھانی ہیں میں نے"۔۔۔ عمران نے کہا اور فرینک ہنس پڑا۔

www.urdufanz.com

"ٹھیک ہے میں سمجھ گیا ـــــ یہ کیس سیکرٹ سروس کا نہ ہوگا۔ انٹیلی جنس
سے ڈیل کر رہی ہو گی۔ کیا تم سپرنٹنڈنٹ فیاض سے میری ملاقات کرا سکتے
ہو" ـــــ فرنیک نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کتنے پیسے ہیں تمہاری جیب میں" ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے
میں پوچھا۔

"پیسے ـــــ کیا مطلب" ـــــ فرنیک نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"وہ آج کل زخمی ہو کر گھر پڑا ہے۔ اس لئے ظاہر ہے۔ ایسا ملاقاتی اسے
پسند آئے گا۔ جو اس کے علاج معالجے کا خرچہ تو کم از کم اٹھا لے۔ اور
یہ بھی بتا دوں کہ وہ سپرنٹنڈنٹ فیاض ہے کوئی گھسیارہ نہیں ـــــ زخم پر
پٹی بھی دو گھوڑا بوسکی سے کم کپڑے کی نہیں باندھتا" ـــــ عمران نے
کہا۔

"زخمی پڑا ہے ـــــ کیا مطلب۔ کس نے اسے زخمی کیا ہے"
فرنیک نے بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔ وہ عمران کی باقی بات گول کر
گیا تھا۔

"وہ بھی کسی ڈی وغیرہ کا نام لے رہا تھا۔ اب مجھے تفصیل کا تو علم نہیں۔
میں تو یہی سمجھا تھا کہ گرم چائے کی کیتلی اس پہ الٹ گئی ہو گی۔ اس لئے
ٹی ڈی بکا رہا ہوں میں بن میں کا گانا گاتا پڑا ہوا ہے" ـــــ عمران نے
سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ اس کا مطلب ہے ریڈ۔ ڈی نے اپنی کارروائی شروع کر دی
ہے۔ وہ ایسے ہی کرتا ہے۔ پہلے وارننگ دیتا ہے پھر بھرپور کارروائی
کرتا ہے۔ اس نے یقیناً پہلے یہاں کے اہم عہدیداروں کو خطوط لکھے

ہوں گے کہ وہ استعفیٰ دے دیں۔ پھر کسی ایک کو قتل کر دیا ہو گا۔ اس
کے بعد اس نے سپرنٹنڈنٹ فیاض کو زخمی کر کے حکومت کو یہ بتایا ہو
گا کہ وہ چاہے تو سب کچھ کر سکتا ہے" ـــــ فرنیک نے تیز تیز لہجے
میں کہا۔

"اب جب تم سب کچھ جانتے ہو تو پھر مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو۔ اب
یہ بھی بتا دو کہ وہ آئندہ کیا کرے گا۔ آج مجھے احساس ہو رہا ہے کہ مجھ
سے بھی بڑے بڑے نجومی پڑے ہیں اس دنیا میں۔ ویسے ایک بات پوچھوں"
عمران نے کہا۔

"کیا بات" ـــــ فرنیک نے چونک کر پوچھا۔

"یہ ریڈ۔ ڈی کہیں سارے کام تم سے مشورہ لے کر تو نہیں کرتا۔ کہ
تم اس سے اس قدر واقف ہو" ـــــ عمران نے کہا۔ اور فرنیک بری
طرح ہونٹ کاٹنے لگا۔ جیسے اسے عمران کی بات پر شدید غصہ آ رہا ہو۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم مجھ پہ شبہ کر رہے ہو۔ کہ میں ریڈ۔ ڈی سے ملا
ہوا ہوں۔ افسوس ہے تم پہ" ـــــ فرنیک کے لہجے میں واقعی بے پناہ
غصہ تھا۔

"ارے ارے ـــــ یہ تم نے کیسے سمجھ لیا۔ تم سب کچھ ہو سکتے ہو۔
کم از کم ریڈ نہیں ہو سکتے۔ اگر تم ریڈ ہوتے یعنی تمہارا خون سرخ ہوتا
دوسرے لفظوں میں خون میں طاقت ہوتی تو فران بے چاری کو کیوں
ریچھ سے شادی کرنی پڑتی" ـــــ عمران نے کہا۔ اور فرنیک بے بسی
کے سے انداز میں ہنس کر رہ گیا۔

"تم بات بنانے میں ماہر ہو۔ بہرحال اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

Scanned By Saad

تمہیں اس مسئلے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے تو ٹھیک ہے چھوڑو اس بات کو
میں خود ہی کچھ نہ کچھ کر لوں گا۔ تم بتاؤ کہ آج کل کیا شغل ہے" ۔۔۔ فرینک نے
بات بدلتے ہوئے کہا۔

"شغل ۔۔۔ میرا شغل پوچھ رہے ہو۔ بتایا تو ہے۔ نجومی بن رہا ہوں۔ لیکن
یار ہر بار زائچہ الٹا ہی بن جاتا ہے۔ جس خانے میں مریخ ہونا چاہیئے وہاں
زحل پہنچ جاتا ہے۔ اور جس خانے میں مشتری کو بیٹھنا چاہیئے وہاں قمر کھڑا
میرا منہ چڑا رہا ہوتا ہے" ۔۔۔ عمران نے رو دینے والے لہجے میں
کہا۔ اور فرینک بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"میرا مشورہ ہے کہ تم اس علم نجوم پر کرم ہی کر دو تو زیادہ بہتر ہے ورنہ
یہ سارے ستارے دم دبا کر اس دنیا سے ہی بھاگ جانے پر مجبور ہو جائیں
گے" ۔۔۔ فرینک نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم کہتے ہو تو کرم کر دیتا ہوں۔ اچھا میں اب چلتا ہوں۔ میرا باورچی سلیمان
بڑا با اصول آدمی ہے۔ اگر میں اس کے بتائے ہوئے وقت پر نہ پہنچا تو وہ
میرے حصے کا کھانا بھی کھا لے گا ۔۔۔ اور ظاہر ہے اس کے بعد میری
قسمت میں بھوک ہی رہ جائے گی۔ اس لئے ٹاٹا۔ ارے ہاں میرا فلیٹ
کنگ روڈ پر ہے۔ نمبر دو سو ہے۔ ریڈ۔ٹی اگر نہ مل سکے تو میرے پاس آ
جانا۔ میں سلیمان کی منت خوشامد کر کے کسی نہ کسی طرح ریڈ۔ٹی تو خواہی لوں گا"
عمران نے کہا ۔۔۔ اور پھر اس سے پہلے کہ فرینک کچھ کہتا عمران دروازہ کھول
کر کمرے سے باہر جا چکا تھا۔

www.urdufanz.com

نعمانی اور چوہان دونوں بڑے محتاط انداز میں چلتے ہوئے
کچی سی پگڈنڈی پر آگے بڑھے جا رہے تھے۔ ان دونوں کے ہاتھ
کوٹ کی جیبوں میں تھے ۔۔۔ اور وہ یوں تول تول کر قدم اٹھا رہے تھے
جیسے انہیں خطرہ ہو کہ اگلا قدم کسی دلدل میں نہ پڑ جائے۔

"چوہان ۔۔۔ یہ فارم ہاؤس تو مجھے ویران نظر آ رہا ہے" ۔۔۔ نعمانی
نے سامنے کچھ دور موجود ایک پرانے سے فارم ہاؤس سے نظریں
جمائے ہوئے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

"قطعاً نہیں ۔۔۔ میں نے خود اپنی آنکھوں سے اس میں لڑکی کو جاتے
ہوئے دیکھا ہے۔ پھر یہ ویران کیسے ہو سکتا ہے" ۔۔۔ چوہان نے
سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہیں کیسے یقین ہے کہ وہ لڑکی غیر ملکی مجرم ہے"
نعمانی نے منہ بنا کر پوچھا۔

"میں اُسے پہچانتا ہوں۔ ایک کیس میں میرا اس کے ساتھ ٹکراؤ ہو چکا ہے۔ تمہیں وہ کیس یاد نہیں جس میں عمران کو ایک اُبلتی ہوئی دلدل میں پھینک دیا گیا تھا ——— یہ لڑکی اس کیس میں سامنے آئی تھی۔ لیکن پھر اچانک غائب ہو گئی تھی" ——— چوہان نے جواب دیا۔ اور نعمانی نے سر ہلا دیا۔

"اوہ اچھا ——— وہ ویسٹرن کارمن والا کیس۔ ٹھیک ہے مجھے یاد آ گیا ہے" ——— نعمانی نے کہا۔ اور وہ اُسی انداز میں آگے بڑھتے گئے۔ اب فارم ہاؤس کا ٹوٹا ہوا پھاٹک بالکل قریب آ گیا تھا۔ لیکن فارم ہاؤس واقعی ویران اور خالی نظر آ رہا تھا۔ اس میں زندگی کے کوئی آثار نہ تھے۔

چوہان اور نعمانی ایک ہوٹل میں کھانا کھانے کے بعد ویسے ہی لانگ ڈرائیونگ کا لطف لینے کے لئے ادھر نکل آئے تھے ——— کیونکہ آج کل ایکسٹو کی طرف سے مسلسل خاموشی تھی۔ ان کے پاس کوئی کام نہ تھا۔ اس لئے وقت گزارنے کے لئے وہ بھی ایسے ہی ادھر ادھر گھومتے پھرتے رہتے تھے۔ کہ اچانک ایک کار ان کے قریب سے گزری۔ اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا چوہان چونک پڑا ——— کار ان سے کچھ دور ایک بائی روڈ پر مڑ گئی۔

"میں ایک منٹ میں آیا" ——— چوہان نے اپنی کار روکتے ہوئے کہا اور پھر وہ کار سے اتر کر تیزی سے بھاگتا ہوا اُسی بائی روڈ کی طرف مڑ گیا تھا۔ جب کہ نعمانی حیران و پریشان بیٹھا رہ گیا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد چوہان نے آ کر بتایا کہ وہ لڑکی ایک بین الاقوامی مجرمہ ہے۔ اور یہاں سے قریب ہی ایک ویران فارم ہاؤس میں گئی ہے

تو نعمانی بھی اُسے چیک کرنے کے لئے چوہان کے ساتھ چل پڑا۔ کار انہوں نے وہیں رہنے دی اور پیدل آگے بڑھ گئے۔

"وہ کار تو کم از کم نظر آ جاتی یہاں تو وہ کار بھی نظر نہیں آ رہی" نعمانی نے فارم ہاؤس کے پھاٹک کے قریب پہنچ کر کہا۔

"ہو سکتا ہے وہ فارم کی پچھلی طرف موجود ہو۔ تم پچھلی طرف جا کر خیال کرو۔ میں پھاٹک کی طرف سے اندر جاتا ہوں" ——— چوہان نے کہا۔

"میرا خیال ہے ہمیں باہر ہی انتظار کرنا چاہیئے۔ لڑکی بہر حال آئے گی تو ہم اس کی نگرانی کر کے صورت حال معلوم کر لیں گے" نعمانی شاید ذہنی طور پر اس لڑکی کے پیچھے فارم ہاؤس میں جانے کے لئے ہچکچا رہا تھا۔

"دیکھنا تو یہی ہے کہ یہ لڑکی یہاں ویران فارم میں کیا کرنے گئی ہے۔ ورنہ کار کو تو اس کے نمبروں سے بھی ٹریس کیا جا سکتا ہے" چوہان نے کہا۔

اور پھر نعمانی نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور وہ تیزی سے اس کی عقبی طرف کو مڑ گیا۔ جب کہ چوہان پھاٹک کھول کر بڑی احتیاط سے اندر داخل ہوا۔ اب اس نے ریوالور جیب سے نکال کر ہاتھ میں لے لیا تھا۔

فارم کا سامنے والا حصہ بالکل شکستہ تھا۔ البتہ کار کے ٹائروں کے نشانات ادھر جاتے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ چوہان ان نشانوں کو دیکھتا ہوا آگے بڑھتا گیا ——— لیکن دوسرے لمحے وہ بُری طرح چونک پڑا۔ جب اس نے ٹائروں کے نشانات سائیڈ کی طرف گھوم کر جاتے

Scanned By Saad
www.urduforz.com

ہوئے دیکھے وہ ان نشانات کے پیچھے سائیڈ کی طرف گھوم گیا۔ فارم ہاؤس کی عمارت کے عقبی طرف پہنچتے ہی اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا۔۔ کیونکہ عقبی طرف دیوار ٹوٹی ہوئی تھی اور کار کے ٹائروں کے نشانات بتا رہے تھے کہ کار عقبی طرف سے نکل گئی ہے۔ چوہان تیزی سے عقبی دیوار کے پاس پہنچا۔ نعمانی بھی ایک درخت کی اوٹ سے نکل کر باہر آ گیا۔

"وہ تو اس طرف سے نکل گئی ہے"۔۔۔ چوہان نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ انہیں ہمارے تعاقب کا علم ہو گیا ہوگا۔ ورنہ انہیں اس طرح ڈاج دے کر نکلنے کی کیا ضرورت تھی"۔۔۔ نعمانی نے کہا۔

لیکن پھر اس سے پہلے کہ چوہان اس کی بات کا جواب دیتا۔ اچانک انہیں پھاٹک کی طرف سے کسی کار کے انجن کی آواز سنائی دی۔ تو وہ دونوں تیزی سے عقبی دیوار سے نکل کر ایک بڑی جھاڑی کی اوٹ میں ہو گئے۔

چند لمحوں بعد سیاہ رنگ کی ایک لمبی سی کار اس عقبی دیوار کے پاس آ کر رکی۔ لیکن اس میں سے کوئی باہر نہ نکلا۔ کار کے شیشے بلائنڈ تھے۔ اس لئے اندر موجود افراد نظر نہ آ رہے تھے۔۔۔ کار چند لمحے وہاں رکی رہی پھر تیزی سے بیک ہوئی۔

"آؤ۔۔۔ وہ واپس جا رہی ہے"۔۔۔ چوہان نے نعمانی کا ہاتھ دباتے ہوئے کہا۔ اور وہ فارم ہاؤس کی سائیڈ دیوار کے قریب سے

دوڑتے ہوئے آگے بڑھتے گئے جب وہ پھاٹک کی طرف پہنچے تو انہوں نے اس سیاہ کار کو واپس سڑک کی طرف جاتے ہوئے دیکھا۔ وہ دونوں دیوار کی اوٹ میں اس وقت تک رکے رہے جب تک سیاہ کار سڑک پر پہنچ کر دائیں طرف کو نہ مڑ گئی۔

"آؤ۔۔۔ اب اس کا پیچھا کریں۔ یہاں کوئی لمبا کھیل کھیلا جا رہا ہے"۔ چوہان نے پرجوش لہجے میں کہا۔ اور وہ دونوں تیزی سے دوڑتے ہوئے مین روڈ کی طرف بڑھ گئے۔

مین روڈ پر پہنچ کر وہ تیزی سے ایک سائیڈ پر کھڑی اپنی کار کی طرف دوڑے۔ سیاہ کار بھی اسی طرف کو گئی تھی۔ اس لئے انہوں نے کار اسی طرف بڑھا دی۔۔۔ لیکن خاصی تیز کار بھگانے کے باوجود سیاہ کار کا کہیں دور دور تک نام و نشان تک نہ مل سکا۔

"کمال ہے یہ سیاہ کار کہاں چلی گئی۔ اب تک تو اسے نظر آ جانا چاہئے تھا"۔۔۔ نعمانی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے وہ بھی کسی سائیڈ روڈ پر مڑ گئی ہو"۔۔۔ چوہان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور نعمانی نے سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد ان کی کار شہر پہنچ گئی۔ لیکن سیاہ کار انہیں نظر نہ آئی۔

"بس ہو گیا تعاقب۔۔۔ اب اپنے فلیٹوں پر چلیں"۔۔۔ نعمانی نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور چوہان بھی شرمندہ سی ہنسی ہنس کر رہ گیا۔

"ان کے نمبر تو معلوم ہیں۔ ان کے مالکوں کا تو پتہ چل جائے گا" چوہان نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

"رجسٹریشن آفس میں میرا ایک واقف ہے۔ میں ٹیلی فون کر کے پتہ کر لیتا ہوں"۔۔۔ نعمانی نے کہا۔

"اوہ تو پھر ٹھیک ہے۔ چلو میرے فلیٹ میں۔ وہ قریب ہے۔ وہاں سے ٹیلی فون کر لیتے ہیں"۔۔۔ چوہان نے چونک کر جواب دیا۔

"لیکن چوہان۔ اس ساری کارروائی کا مقصد کیا ہو گا"۔۔۔ نعمانی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یار ہو سکتا ہے کوئی کیس ہاتھ لگ جائے۔ آخر عمران کو بھی تو اسی طرح کیس ہاتھ لگ جاتے ہیں۔ اس بار ہم عمران سے نمبر لے جائیں گے" چوہان نے جواب دیا اور نعمانی سر ہلا کر رہ گیا۔

تھوڑی دیر بعد چوہان نے کار اپنے فلیٹ کے نیچے بنے ہوئے گیراج میں کھڑی کی اور وہ دونوں سیڑھیاں چڑھتے ہوئے فلیٹ میں پہنچ گئے۔۔۔ وہاں پہنچتے ہی نعمانی نے رجسٹریشن آفس کا نمبر ملا کر اپنے دوست سے بات کرنی چاہی لیکن وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ جب اسے بتایا گیا کہ وہ طویل رخصت پر ہے۔

"میرا خیال ہے ہم ایکسٹو کو مطلع کر دیں۔ اپنے طور پر نہ بھاگتے رہیں"۔۔۔ نعمانی نے رسیور کریڈل پر رکھتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ چوہان کوئی جواب دیتا یا نعمانی دوبارہ رسیور اٹھاتا ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس۔۔۔ چوہان سپیکنگ"۔۔۔ چوہان نے رسیور اٹھا کر کہا۔ کیونکہ فلیٹ اس کا تھا۔ اس لئے ظاہر ہے آنے والے فون کو اسی نے اٹنڈ کرنا تھا۔

"میں ریڈ۔ ٹی بول رہا ہوں۔ اگر تم دونوں کا تعلق انٹیلی جنس سے ہے تو سپرنٹنڈنٹ فیاض کو بتا دینا کہ کل صبح ہونے سے پہلے پہلے ایک اور عہدیدار کو بطور وارننگ قتل کر دیا جائے گا"۔۔۔ دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"تم کون ہو بھائی۔ میرا تو نہ ہی انٹیلی جنس سے کوئی تعلق ہے۔ اور نہ ہی میں کسی سپرنٹنڈنٹ فیاض کو جانتا ہوں۔ میں تو ایک کاروباری آدمی ہوں"۔۔۔ چوہان نے اپنے آپ پر کنٹرول رکھتے ہوئے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"سنو۔۔۔ ہم نے تمہیں باقاعدہ ٹیپ کیا تھا۔ تمہاری کار میں ہونے والی تمام گفتگو میرے پاس ٹیپ ہے۔ کاروباری آدمی نہ ہی کسی کا تعاقب کرتے ہیں اور نہ رجسٹریشن آفس سے نمبر معلوم کرتے ہیں پھر تم نے اپنی گفتگو میں عمران کا حوالہ دیا ہے۔۔۔ اور میں جانتا ہوں کہ عمران انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کا دوست ہے۔ اگر میں چاہتا تو راستے میں ہی تمہیں تمہاری کار سمیت تباہ کر سکتا تھا۔ لیکن میں فی الحال صرف وارننگ دے رہا ہوں"۔۔۔ ریڈ۔ ٹی نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"اسے میرے فون نمبر کا کیسے علم ہو گیا"۔۔۔ چوہان نے رسیور رکھتے ہوئے حیران ہو کر کہا۔

"تم ایکسٹو سے بات نہ کرنا۔ ہو سکتا ہے۔ اس نے فون ٹیپ کر لیا ہو۔ عمران سے بات کر لیتے ہیں۔ یہ تو پہلے سے ہی چکر چل رہا ہے"۔ نعمانی نے کہا۔

"لیکن اس چکر میں ہم کیسے فٹ ہو گئے کہ انہیں ہمیں ٹریپ کرنے کی آخر کیا ضرورت تھی" ——— چوہان کے لہجے میں ابھی تک حیرت تھی۔ لیکن نعمانی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور پھر عمران کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سلیمان بول رہا ہوں" ——— ایک دو بار گھنٹی بجنے کے بعد دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا اور سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"میں نعمانی بول رہا ہوں سلیمان۔ عمران صاحب موجود ہیں" نعمانی نے کہا۔

"موجود تو نہیں ہیں۔ اوہ ہاں وہ آ گئے ہیں۔ بات کر لیجئے" سلیمان نے کہا اور چند لمحوں بعد عمران کی آواز رسیور سے ابھری۔

"مان تو نہیں گئی کہیں" ——— عمران نے چہکتے ہوئے کہا۔

"کون مان گئی عمران صاحب ——— میں نعمانی بول رہا ہوں" نعمانی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اچھا اب تک نہ مانی ہے" ——— عمران نے اسی لہجے میں کہا۔ اور اب نعمانی اس کا مطلب سمجھ گیا کہ وہ اس کے نام نعمانی پہ فقرہ کس رہا ہے۔

"مانے گی تو آپ کے لئے عمران صاحب۔ اگر مانی ہم تو ہمیشہ ہی نعمانی رہیں گے" ——— نعمانی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور دوسری طرف سے عمران کا قہقہہ سنائی دیا۔ اس کا مطلب تھا کہ عمران نے اس کے فقرے کا واقعی لطف لیا ہے۔

"یار منوا ہی دو۔ اب کب تک میں کنوارہ رہ کر سلیمان کی ماش

کی دال پہ گزارہ کرتا رہوں گا" ——— عمران نے کہا اور نعمانی ہنس پڑا۔

"شکر کریں کہ ماش کی دال تو مل رہی ہے۔ جولیا کو تو وہ بھی پکانی نہ آتی ہو گی" ——— نعمانی نے کہا۔

"اچھا ——— پھر تو نہ ہی ملنے تو اچھا ہے۔ میں نے تو سوچا تھا کہ چلو سلیمان کی تنخواہ بچ جائے گی" ——— عمران نے کہا۔ اور نعمانی ہنسنے لگا۔

"عمران صاحب ——— آپ کے لئے ایک پیغام ہے" نعمانی نے اصل بات پہ آتے ہوئے کہا۔

"پیغام میرے لئے ——— واہ اب سیکرٹ سروس نے یہ دھندہ شروع کر دیا ہے۔ یعنی یہ رشتے کرانے کا۔ بولو۔ کیسی ہے۔ ماش کی دال تو پکا ہی لیتی ہو گی" ——— عمران نے کہا۔

"ماش کی دال کا تو پتہ نہیں۔ فی الحال تو سرخ چائے کا سلسلہ ہے" نعمانی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سرخ چائے ——— اچھا۔ تو کہیں وہ بیچاری ریڈ۔ ٹی تو تم سے نہیں ٹکرا گئی۔ میں نے ہزار بار کہا ہے کہ میں گرین۔ ٹی تو پسند کر سکتا ہوں لیکن یہ سرخ رنگ تو خطرے کا نشان ہے اور تم جانتے ہو کہ خطرے سے تو میری جان جاتی ہے" ——— عمران نے کہا۔

"تو اس کا مطلب ہے آپ ریڈ۔ ٹی سے پہلے سے واقف ہیں" نعمانی نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"کہاں واقف ہوں۔ میں نے تو سلیمان سے بھی پوچھا ہے لیکن وہ بھی قسمیں کھاتا ہے کہ چائے پکانے میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری ہی

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

کیوں نہ لے لی جائے۔ ریڈ۔ ٹی نہیں پکائی جاتی" ــــ عمران نے جواب دیا۔

"پہلے میری بات سن لیں۔ اس کے بعد فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔ کہ ریڈ۔ ٹی پکتی ہے یا نہیں" ــــ نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے لڑکی کے تعاقب سے لے کر ریڈ۔ ٹی کے فون آنے تک ساری تفصیلات بتا دیں۔

"چوہان کو ذرا فون دینا۔ اس کی یادداشت لڑکیوں کے بارے میں کچھ ضرورت سے زیادہ ہی تیز لگتی ہے" ــــ عمران نے کہا۔ اور نعمانی نے ہنستے ہوئے رسیور چوہان کی طرف بڑھا دیا۔

"عمران صاحب۔ وہ لڑکی ویسٹرن کارمن والے کیس میں سامنے آئی تھی۔ صرف ایک دو بار۔ اس کے بعد غائب ہو گئی تھی" چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ چونکہ پاس بیٹھا ساری باتیں سن رہا تھا۔ اس لئے اس نے رسیور لیتے ہی کہا۔

"اس کا حلیہ تو بتا دو" ــــ عمران نے پوچھا۔ اور جواب میں چوہان نے تفصیل سے اس لڑکی کا حلیہ بتا دیا۔

"میں سمجھ گیا۔ اس لڑکی کا نام نوسیانا ہے۔ چلو تمہاری ایک صلاحیت کا تو پتہ چل گیا کہ کسی لڑکی کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنی ہوں تو تمہیں فون کر لیا جائے ــــ انسائیکلو پیڈیا آف ڈمین کو" ــــ عمران نے کہا اور چوہان قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"اب ایسی بھی کوئی بات نہیں عمران صاحب۔ بس اتفاق ہی ہے کہ اس لڑکی کو دیکھتے ہی مجھے یاد آ گیا تھا" ــــ چوہان نے

ہنستے ہوئے کہا۔

"کنواروں کے ساتھ یہی تو ٹریجڈی ہے۔ کہ لڑکیوں کو دیکھتے ہی ان کی یادداشت ضرورت سے زیادہ تیز ہو جاتی ہے۔ بہرحال یہ ریڈ۔ ٹی والا ہماری سروس کا کیس نہیں ہے ــــ انٹیلی جنس کا مسئلہ ہے وہ سپرنٹنڈنٹ فیاض خود ہی نمٹتا رہے گا۔ تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں" ــــ عمران نے کہا۔

"تو پھر ایکسٹو کو فون نہ کیا جائے" ــــ چوہان نے کہا۔

"کر لو بھائی۔ آخر تم نے لڑکی دیکھی ہے۔ کوئی مذاق تو نہیں۔ میں کون ہوتا ہوں تمہیں روکنے والا" ــــ عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"عمران ریڈ۔ ٹی کے بارے میں لازماً جانتا ہے۔ لیکن اس نے شاید اس لئے ہمیں روک دیا ہے کہ ہم کریڈٹ نہ لے جائیں۔ میرے خیال میں ہمیں ایکسٹو سے بات کر ہی لینی چاہیئے" ــــ چوہان نے کہا۔ اور نعمانی کی طرف سے کوئی جواب نہ ملنے پر اس نے کریڈل دبایا اور ایکسٹو کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ لیکن دوسری طرف سے مشینی آواز ابھری کہ پیغام ریکارڈ کرا دیجئے ــــ اس کا مطلب تھا کہ ایکسٹو فون پر موجود نہیں ہے۔ چنانچہ چوہان نے شروع سے لے کر آخر تک ساری تفصیلات اور پھر عمران کو فون کرنے اور اس سے ہونے والی بات چیت بھی ریکارڈ کرا دی اور رسیور رکھ دیا۔

"ویسے میں اپنے طور پر اس لڑکی کو ضرور تلاش کروں گا" ــــ چوہان نے رسیور رکھتے ہوئے طویل سانس لے کر کہا۔

"میرا بھی یہی ارادہ ہے۔ فارغ تو ہیں ہی۔ کوئی کام ہی سہی۔ لیکن میرا خیال ہے۔ اب ہمیں محتاط رہنا چاہیے۔ اس ریڈ۔ ٹی کو نہ صرف اس فلیٹ کا علم ہے بلکہ اس نے ہمیں دیکھ بھی لیا ہے اور اس نے فلیٹ کا نمبر بھی تلاش کر لیا ہے ——— ویسے تم کار چیک کر لینا اس نے لازماً ہماری عدم موجودگی میں اس میں کوئی ٹرانسمیٹر فٹ کیا ہے۔ جس سے اس نے کار میں ہونے والی ہماری گفتگو سنی ہو گی"

نعمانی نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر چوہان کے سر ہلاتے ہی وہ مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک اس کے قدم ڈگمگا گئے۔ اُسے ایسا محسوس ہوا جیسے اُسے زور کا چکر آیا ہو۔

"ارے یہ کیا کمرہ گھوم رہا ہے" ——— اُسی لمحے اُسے اپنی پشت پہ چوہان کی آواز سنائی دی اور نعمانی نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑتے ہوئے یہی فقرہ کہنا چاہا لیکن یک لخت جیسے کمرہ کسی لٹو کی طرح گھوما اور پھر اُس کے ذہن پہ تاریکی کی چادر انتہائی تیز رفتاری سے پھیلتی چلی گئی۔

کمرے میں موجود ادھیڑ عمر اور کرخت چہرے والے آدمی نے میز پہ پڑا ہوا ٹیلی فون اپنی طرف کھسکایا اور پھر اُس نے فون کے نچلے حصے میں لگا ہوا ایک بٹن پریس کر کے رسیور اٹھا لیا۔ اس بٹن کے پریس ہوتے ہی ٹیلی فون کا تعلق تار کے ذریعے ٹیلی فون ایکس چینج سے ختم ہو گیا ——— اور اب یہ فون وائرلیس فون میں تبدیل ہو چکا تھا جس کا وائرلیس کنکشن ایک پبلک فون بوتھ کے ساتھ تھا۔ اب یہاں سے ہونے والی کال کو اگر چیک کیا جاتا تو جواب یہی ملتا کہ یہ کال پبلک فون بوتھ سے کی جا رہی ہے ——— ادھیڑ عمر آدمی نے خاصی تیز رفتاری سے نمبر گھمائے۔ اور چند لمحے کان سے رسیور لگائے دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز سنتا رہا۔

"یس ——— پی۔ اے ٹو ڈائریکٹر جنرل" ——— دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

"سر رحمان سے بات کرائیں۔ میں ریڈ۔ ٹی بول رہا ہوں" ادھیڑ عمر نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ریڈ۔ ٹی ــــ کیا مطلب" ــــ پی۔ اے شاید اس عجیب و غریب نام سے ہی گڑبڑا گیا تھا۔

"بات کراؤ الو کے پٹھے۔ ورنہ تم ریڈ۔ ٹی کے قہر کا شکار ہو جاؤ گے" ــــ ادھیڑ عمر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس ــــ رحمان بول رہا ہوں" ــــ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوسری طرف سے ایک باوقار آواز ابھری۔

"سر رحمان ــــ میں ریڈ۔ ٹی بول رہا ہوں۔ آپ کے محکمے کا سپرنٹنڈنٹ فیاض گولی کھا کر گر پڑا ہوا ہے۔ اور میں نے جان بوجھ کر اسے شدید زخمی نہیں کیا۔ کیونکہ یہ محض ایک وارننگ تھی" ریڈ۔ ٹی نے بڑے طنزیہ انداز میں کہا۔

"تم کوئی بالکل ہی سطحی قسم کے مجرم ہو ریڈ۔ ٹی۔ مجرم کہنا بھی شاید جرم کی توہین ہو۔ مجھے سپرنٹنڈنٹ فیاض کے زخمی ہونے کی اطلاع مل چکی ہے اور تمہاری وارننگ بھی ــــ لیکن یاد رکھو تم جیسے مجرم زیادہ دیر تک قانون کی گرفت سے باہر نہیں رہ سکتے" سر رحمان نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"آپ نے شاید اتنی لمبی بات اس لئے کی ہے تاکہ آپ میری فون کال چیک کرا سکیں۔ میں خود بتا دیتا ہوں۔ کہ میں ایک پبلک فون بوتھ سے بول رہا ہوں ــــ اور آپ نے مجھے سطحی مجرم کہا ہے۔ آپ کو آخر کار ان لفظوں پہ شرمندہ ہونا پڑے گا۔ آج کی رات گزرنے

کے بعد آپ کو لازماً احساس ہو جائے گا کہ ریڈ۔ ٹی کیا طاقت رکھتا ہے" ادھیڑ عمر نے زہرخند لہجے میں کہا۔

"سنو ــــ تم جو کوئی بھی ہو۔ بہتر یہی ہے کہ تم اپنے آپ کو قانون کے حوالے کر دو۔ تمہارے حق میں یہی بہتر رہے گا" ــــ سر رحمان کا لہجہ بدستور سرد تھا۔

"جب میں نے اپنے آپ کو بے بس سمجھا تو میں ایسا بھی کر گزروں گا۔ لیکن فی الحال میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے" ــــ ادھیڑ عمر نے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

"تم چاہتے کیا ہو۔ کیا تم صرف قتل و غارت چاہتے ہو۔ نفسیاتی مریض ہو" ــــ سر رحمان نے پوچھا۔

"آپ نے اچھا سوال کیا ہے سر رحمان ــــ میں کیا چاہتا ہوں۔ یہ اس وقت بتاؤں گا جب آپ کی حکومت کے کم از کم دس اعلیٰ ترین عہدیدار ختم ہو چکے ہوں گے۔ کوئی بڑا مرکز تباہ ہو چکا ہوگا۔ آپ کی انٹیلی جنس سر ٹیک ٹیک کر میرے قدموں میں گر چکی ہوگی ــــ اور آپ کے وزیر اعظم، وزیر خارجہ اور صدر مملکت کی باتیں میری مٹھی میں ہوں گی" ــــ ادھیڑ عمر کا لہجہ بے حد فاخرانہ تھا۔

"سنو ریڈ۔ ٹی ــــ میں تمہیں آخری بار وارننگ دے رہا ہوں کہ تم اپنے آپ کو قانون کے حوالے کر دو۔ ہو سکتا ہے کہ میں تمہارے بارے میں اعلیٰ حکام کو کوئی نرم رپورٹ کر دوں۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو پھر تمہاری ایک ایک ہڈی ایک ایک ریشہ علیحدہ کر دوں گا" ــــ سر رحمان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

"اچھا ـــ واہ کیا انداز ہے۔ آپ کو تو سنٹرل انٹیلی جنس کا ڈائریکٹر جنرل ہونے کی بجائے قصاب ہونا چاہیئے تھا۔ بہرحال صبح آپ کو علم ہو جائے گا کہ ریڈ۔ ٹی کیا حیثیت رکھتا ہے۔ بائی بائی" ـــ ادھیڑ عمر نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ کر ٹیلی فون کے نیچے لگا ہوا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان بڑے مؤدبانہ انداز میں اندر داخل ہوا۔

"یس باس" ـــ نوجوان نے اندر آتے ہی جھک کر کہا۔

"جیگر کو بلاؤ" ـــ ادھیڑ عمر نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس باس" ـــ نوجوان نے کہا اور مڑ کر واپس چلا گیا۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک چھوٹے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کی مونچھیں اس کے چہرے سے بھی بڑی تھیں۔

"یس باس" ـــ آنے والے نے مؤدبانہ انداز میں سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو جیگر" ـــ ادھیڑ عمر نے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور آنے والا کرسی کے کنارے پر اس طرح بیٹھ گیا جیسے بس حکم کی تعمیل کرتے ہوئے بیٹھا ہو ورنہ اس کا کرسی پر بیٹھنے کا کوئی ارادہ نہ ہو۔

"یس باس" ـــ جیگر کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔ حالانکہ اس کے انتہائی کرخت چہرے پر ایسا لہجہ کچھ اجنبی سا محسوس ہو رہا تھا۔

"مشن ون کی تازہ ترین پوزیشن کیا ہے" ـــ ادھیڑ عمر باس نے پوچھا۔

"باس حکم تعمیل ہو چکی ہے۔ صبح ہونے سے قبل چار شکار ختم ہو چکے ہوں گے" ـــ جیگر نے جواب دیا۔

"کیا تم تمام انتظامات سے پوری طرح مطمئن ہو" ـــ باس کا لہجہ بے حد سرد ہو گیا۔

"یس باس ـــ میں قطعی مطمئن ہوں" ـــ جیگر نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ لیکن پھر بھی بتا دوں کہ اگر ایک بھی ٹارگٹ ناکام رہا تو تم اپنے پورے گروپ سمیت زندہ زمین میں دفن ہو جاؤ گے" باس نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"میں سمجھتا ہوں باس" ـــ جیگر کا لہجہ نمایاں طور پر کانپ گیا۔

"اوکے ـــ تم جا سکتے ہو" ـــ ادھیڑ عمر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور جیگر اٹھ کر اتنی تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکلا جیسے اگر ایک لمحہ بھی وہ مزید کمرے میں رہا تو اس کی روح نکل جائے گی۔

دروازہ بند ہوتے ہی ادھیڑ عمر کرسی سے اٹھا اور کمرے کے کونے میں ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ جیسے اسے اپنے مشن کی کامیابی کا پورا یقین ہو۔

Scanned By Saad

طویل راہداری میں چلتا ہوا نوجوان ایک دروازے پر جا کر رک گیا۔ اس نے پہلے اپنے کالر درست کئے ٹائی کی ناٹ کو ایڈجسٹ کیا اور پھر ہاتھ اٹھا کر اس نے مخصوص انداز میں دستک دی۔

"کون ہے" ___ دروازے کے اوپر سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"راکی باس" ___ نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس کم ان" ___ وہی بھاری آواز دوبارہ سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی بند دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔ اندر کمرے میں ہلکی روشنی تھی۔ راکی کمرے میں داخل ہو کر مؤدبانہ انداز میں جھک گیا۔ دوسرے لمحے اس کی پشت پر دروازہ بند ہوا اور اس کے ساتھ ہی جھپک کی آواز سے کمرہ تیز روشنی سے بھر گیا ___ سامنے دیوار کے ساتھ ایک صوفہ رکھا ہوا تھا۔ جس پر ایک نوجوان بیٹھا تھا۔ نوجوان کی آنکھوں میں بلا کی چمک تھی۔ یوں

www.urdufanz.com

محسوس ہوتا تھا جیسے انسان کے چہرے پر کسی خونخوار چیتے کی آنکھیں لگا دی گئی ہوں۔

"کیا رپورٹ ہے راکی" ___ نوجوان نے نرم لہجے میں کہا۔ لیکن نرمی کے باوجود پس منظر میں تحکمانہ پن موجود تھا۔

"باس ___ سیکرٹ سروس کے دونوں ارکان زیرو پوائنٹ پر پہنچ چکے ہیں" ___ راکی نے سر اٹھائے بغیر مؤدبانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جس فون نمبر پر انہوں نے ایکسٹو کو کال کیا تھا وہ مقام ٹریس ہوا" نوجوان نے سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں باس، وہ مقام ٹریس نہیں ہو سکا۔ ہم نے بہت کوشش کی لیکن ہماری تمام کوششیں ناکام رہیں" ___ راکی نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سر اٹھاؤ" ___ یک لخت نوجوان نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اور راکی نے ایک جھٹکے سے سر اٹھایا۔ پھر جیسے ہی اس کی نظریں نوجوان کی آنکھوں سے ملیں اس کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔ اور دوسرے لمحے وہ پورے جسم سے بری طرح کانپنے لگا۔

"بب ___ بب ___ باس رحم کیجئے۔ باس ہم نے پوری کوشش کی باس" ___ نوجوان نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں ہکلاتے ہوئے کہا۔

اور باس نے ایک جھٹکے سے اپنا چہرہ ایک طرف ہٹا لیا۔ چند لمحوں بعد اس نے چہرہ دوبارہ راکی کی طرف کیا تو اس کی آنکھیں عام انسانوں جیسی تھیں۔

Scanned By Saad

بیٹھ جاؤ" ـــــ باس نے نرم لہجے میں کہا۔ اور کانپتا ہوا راکی آگے بڑھا اور باس کے سامنے رکھے ہوئے صوفے پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر شدید خوف کے تاثرات بدستور موجود تھے۔

"میں نے چیک کر لیا ہے۔ تم نے واقعی اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے۔ اس لئے تم زندہ بھی بچ گئے ہو۔ اگر تم سے معمولی سی بھی کوتاہی ہو جاتی تو تم جانتے ہو ریڈ۔ ٹی کی لغت میں رحم اور معافی کے الفاظ موجود نہیں ہیں" ـــــ باس نے کہا۔

"میں جانتا ہوں باس" ـــــ راکی نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن یہ ناکامی کیوں ہوئی۔ کیا ہمارے پاس کال ٹریس کرنے کی جدید ترین مشینری نہیں ہے۔ کیا ہماری مشینری خراب ہو چکی ہے۔ حالانکہ وہ فون بھی موجود ہے اور اس پہ بات بھی ہوئی ہے" ـــــ باس نے تیز لہجے میں کہا۔

"یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی باس۔ ہو سکتا ہے اس کے لئے کوئی ایسا جدید ترین انتظام کیا گیا ہو۔ جسے ہماری مشینری چیک نہ کر پا رہی ہو" ـــــ راکی نے جواب دیا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ میں خود اسے چیک کر لوں گا۔ تم یہ بتاؤ کہ ان دو کے علاوہ اور کسی ممبر کا پتہ چلا" ـــــ باس نے پوچھا۔

"نہیں باس۔ فی الحال تو پتہ نہیں چل رہا۔ ان دونوں کا بھی بس اتفاق سے پتہ چل گیا تھا جب انہوں نے کھانا کھانے کے دوران ایکسٹو کا نام لیا تھا ـــــ پھر آپ کے حکم کے مطابق ان کی چیکنگ کے لئے ڈرامہ کھیلا گیا اور اس طرح ان کی کارکردگی بھی ظاہر ہو گئی کہ یہ واقعی

سیکرٹ سروس کے ممبر ہیں عام آدمی نہیں ہیں۔ اس کے بعد ان کی کار میں ہونے والی گفتگو اور پھر فلیٹ میں ہونے والی گفتگو سے ساری بات سامنے آ گئی ـــــ میری تجویز ہے کہ ان دونوں سے مزید ممبرز کا پتہ چلایا جا سکتا ہے" ـــــ راکی نے جواب دیا۔

"کیا تم چاہتے ہو کہ ان پر تشدد کیا جائے" ـــــ نوجوان نے کہا۔

"ظاہر ہے باس۔ اس کے علاوہ یہ کیسے بتائیں گے۔ یہ عام آدمی نہیں ہیں۔ سیکرٹ سروس کے منجھے ہوئے رکن ہیں" ـــــ راکی نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ہاں تمہاری بات درست ہے۔ لیکن ایسا اس وقت ہونا چاہیئے۔ جب اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ رہے۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ ایسا کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے گی" ـــــ باس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر" ـــــ راکی نے فوراً ہی اس کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"عمران کی نگرانی کی کیا رپورٹ ہے" ـــــ باس نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"باس۔ ہمارے آدمی اس کی نگرانی کر رہے ہیں۔ لیکن وہ زیادہ تر اپنے فلیٹ میں ہی رہتا ہے" ـــــ راکی نے جواب دیا۔

"اس کا ٹیلی فون ٹیپ کیا جا رہا ہے" ـــــ باس نے دوسرا سوال کیا۔

"یس باس ـــــ لیکن کوئی کام کی بات معلوم نہیں ہو سکی"

www.urdufanz.com

ماکی نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"او۔کے ــــ تم جا سکتے ہو۔ لیکن سنو۔ سیکرٹ سروس کے باقی ممبران کے متعلق معلومات تم نے اپنے طور پر حاصل کرنی ہیں۔ میں تمہیں کسی سہارے کا محتاج نہیں دیکھنا چاہتا۔ سمجھے" ــــ باس کا لہجہ یک لخت کرخت ہو گیا۔

"یس باس ــــ ہم کام کر رہے ہیں باس" ــــ ماکی نے فوراً ہی صوفے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اور باس کے سر ہلانے پر وہ تیزی سے مڑا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔

باس نے ہاتھ آگے بڑھا کر میز پر پڑا ہوا ٹیلی فون اپنی طرف کھسکایا۔ اور پھر اس کے نچلے حصے میں لگا ہوا ایک سفید رنگ کا بٹن دبا کر اس نے رسیور اٹھا لیا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جی فرمایئے۔ آپ کو کیا شکایت ہے" ــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور باس کے لبوں پر عمران کی آواز سنتے ہی معنی خیز مسکراہٹ رینگ گئی۔

"شکایت تو تمہیں پیدا ہونی چاہیئے مسٹر عمران ــــ میں ریڈ۔ ٹی بول رہا ہوں" ــــ نوجوان باس کا لہجہ یک لخت بدل کر بھاری ہو گیا۔

"اوہ۔ مجھے دراصل مونث سے کبھی کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ چاہے وہ ریڈ ہو یا بلیک" ــــ عمران کے لہجے میں شگفتگی کا عنصر اور زیادہ بڑھ گیا تھا۔

"میں نے فون اس لئے کیا ہے کہ تم سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کو میری طرف سے بتا دو کہ اس کے دو ممبر جن کے نام چوہان

اور نعمانی ہیں۔ میرے ہاتھوں اس دنیا سے اپنا رشتہ منقطع کر چکے ہیں" باس نے اسی بھاری لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"رشتہ منقطع کر چکے ہیں یعنی ان دونوں نے تمہیں طلاق دے دی ہے۔ اکٹھی۔ ویسے ایک بات تو بتایئے کہ ان دو کے علاوہ اور کتنے ہیں جن کا رشتہ ابھی تمہارے ساتھ قائم ہے" ــــ عمران نے جواب دیا۔ لیکن اس کا لہجہ ذرا سا بھی نہ بدلا تھا۔ باس کے چہرے پر ہلکے سے حیرت کے تاثرات پیدا ہوئے۔

"کیا تمہیں اپنے ان دونوں ساتھیوں کے مرنے کا کوئی غم نہیں ہوا" باس کے لہجے میں بھی حیرت نمایاں تھی۔

"میرے ساتھی ــــ وہ میرے ساتھی کیسے ہو سکتے ہیں شادی شدہ کنوارے کے ساتھی نہیں ہوا کرتے ریڈ۔ ٹی صاحبہ" ــــ عمران نے جواب دیا۔

"شادی شدہ ــــ تو کیا یہ دونوں شادی شدہ تھے" ــــ باس نے چونک کر پوچھا۔ اس نے صاحبہ وغیرہ پر توجہ ہی نہ دی تھی۔

"تم خود ہی تو بتا رہی ہو کہ تمہارے ساتھ رشتہ منقطع ہو گیا۔ ظاہر ہے رشتہ تھا تو منقطع ہوا۔ اپنا تو رشتہ ہی قائم نہیں ہوا۔ ویسے ایک بات ہے مجھے بیوہ سے رشتہ قائم کرنے میں بھی کوئی اعتراض نہیں ہے" عمران نے چہکتے ہوئے کہا۔

"تمہاری زبان کچھ ضرورت سے زیادہ تیز چلتی ہے۔ لیکن وہ وقت جلد آ سکتا ہے جب یہ زبان ہمیشہ کے لئے خاموش ہو جائے گی۔ ابھی میں صرف تمہیں چیک کر رہا ہوں کہ تمہارا تعلق سیکرٹ سروس سے

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

Scanned By Saad

ہے یا نہیں۔ فیصلہ اس کے بعد ہوگا۔ ویسے ایکسٹو کو بتا دینا کہ اب اس ملک میں وہی ہوگا جو ریڈ۔ٹی چاہے گا" ـــــ باس نے کہا اور پھر ایک جھٹکے سے رسیور رکھ کر اس نے فون کے نیچے لگا ہوا بٹن دوبارہ پریس کر دیا۔

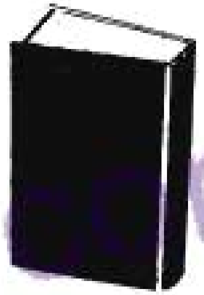

سیاہ رنگ کی کار اندھیرے کا جزو بنی خاصی تیز رفتاری سے دارالحکومت سے باہر بنے ہوئے اٹیمک پاور ہاؤس کی طرف جانے والی سڑک پر دوڑی جا رہی تھی ـــــ سٹیرنگ پر بیٹھے ہوئے آدمی کے سر اور داڑھی کے بال برف کی طرح سفید تھے۔ اور چہرے پر جھریوں کا جال سا بچھا ہوا تھا۔ لیکن اس کا جسم خاصا مضبوط اور توانا لگ رہا تھا۔ کار میں اس بوڑھے کے علاوہ چار مزید افراد تھے۔ ان میں سے ایک تو سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا جب کہ باقی تین پچھلی سیٹ پر موجود تھے۔ ان چاروں نے سیاہ رنگ کے چست لباس پہنے ہوئے تھے جب کہ

www.urdufanz.com

اس بوڑھے کے جسم پر گہرے رنگ کا تھری پیس سوٹ تھا۔

"تم پوری طرح تیار ہو مارٹن" ـــــ بوڑھے نے بھاری آواز میں ساتھ بیٹھے ہوئے نوجوان سے پوچھا۔

"یس باس ـــــ ہم پوری طرح تیار ہیں" ـــــ مارٹن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پاور ہاؤس کا حفاظتی نظام چیک کر لیا ہے" ـــــ بوڑھے باس نے پوچھا۔

"یس باس ـــــ میرے پاس اس حفاظتی نظام کی مکمل تفصیلات موجود ہیں۔ اور میں نے اپنا منصوبہ ان معلومات کے مطابق ترتیب دیا ہے" مارٹن نے جواب دیا۔

"ناکامی کا کتنے فیصد امکان ہے" ـــــ بوڑھے نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"ایک فیصد بھی نہیں ہے باس" ـــــ مارٹن نے فوراً ہی جواب دیا۔

"گڈ۔ مجھے اسی جواب کی توقع تھی" ـــــ بوڑھے نے نرم لہجے میں کہا۔ اور پھر اس نے ایک موڑ کاٹتے ہی کار کی رفتار آہستہ کر دی۔ کیونکہ دور سے چمکتی ہوئی روشنیاں ظاہر کر رہی تھیں کہ اٹیمک پاور ہاؤس قریب آچکا ہے ـــــ اور روشنیوں کا پھیلاؤ بتا رہا تھا کہ یہ بجلی گھر خاصے وسیع رقبے میں پھیلا ہوا ہے۔

بوڑھے باس نے ایک فرلانگ اور کار آگے بڑھانے کے بعد اسے یک لخت دائیں طرف موڑتے ہوئے ایک کچے راستے پر اتار دیا ـــــ اور کار ہچکولے کھاتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ کار کی تمام بتیاں

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

بجھی ہوئی تھیں۔ اس لئے گھپ اندھیرے میں بس وہ حرکت کرتا ہوا ایک سایہ ہی محسوس ہو رہی تھی۔ کافی آگے جانے کے بعد بوڑھے نے کار ایک بار پھر موڑی ـــ اور اب کار کا رخ بجلی گھر کی طرف تھا۔ یہ بجلی گھر کی سائیڈ تھی۔ کچھ دور جانے کے بعد بوڑھے نے کار روک دی۔ اور دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ باقی افراد بھی تیزی سے کار سے باہر آ گئے۔

"تمہیں معلوم ہے مارٹن کہ تم نے کیا کرنا ہے" ـــ بوڑھے نے مارٹن سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یس باس۔ آپ کے احکامات کے مطابق ہم نے صرف پاور ہاؤس کا مغربی حصہ تباہ کرنا ہے۔ اور ریڈ ٹی کے مخصوص کارڈ وہاں پھینک کر واپس آجانا ہے" ـــ مارٹن نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں انہیں فی الحال وارننگ دینا چاہتا ہوں۔ اور اگر ان لوگوں نے میری بات نہ مانی تو میں یہ پورا ہاؤس بھی تباہ کرا سکتا ہوں" بوڑھے نے اونچے لہجے میں کہا۔

"یس باس ـــ آپ درست کہہ رہے ہیں" ـــ مارٹن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ جاؤ اور کارروائی شروع کرو۔ میں یہیں تمہارا انتظار کروں گا" ـــ بوڑھے نے کہا۔

اور مارٹن سر ہلاتے ہوئے مڑا اور اس نے کار کے قریب کھڑے تینوں افراد کو مخصوص انداز میں اشارہ کیا تو وہ تیزی سے کار کی ڈگی کی طرف بڑھے ـــ ڈگی کھول کر انہوں نے سیاہ رنگ کے بیگ باہر نکلے

اور انہیں اپنی پشت پر لاد کر وہ مارٹن کی رہنمائی میں تیزی سے پاور ہاؤس کی طرف بڑھنے لگے۔ چند لمحوں بعد ہی وہ گھپ اندھیرے میں گم ہو گئے۔

بوڑھا باس جلدی سے واپس ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔ اور اس نے سیٹ کے نیچے ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا باکس باہر کھینچا اور اسے کھول کر اس میں سے ایک چوکور ڈبہ نکال کر اسے ڈیش بورڈ کے اوپر اس طرح رکھ دیا کہ اس کا سامنے کا رخ بوڑھے کی طرف ہی تھا۔ ڈبے کے نچلے حصے میں ایک قطار کی صورت میں چھوٹے چھوٹے بٹن لگے ہوئے تھے ـــ بوڑھے نے دائیں طرف موجود یکے بعد دیگرے تین بٹن دباتے تو ڈبے کا سامنے کا حصہ کسی سکرین کی طرح روشن ہو گیا۔ اور پہلے تو اس پر آڑھی ترچھی لکیریں سی ابھر کر مٹتی رہیں پھر ایک جھماکے سے اس پر ایک منظر ابھر آیا ـــ اب سکرین پر مارٹن اور اس کے چار ساتھی ایک قطار کی صورت میں آگے بڑھتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اور ان کے ارد گرد کا خاصا علاقہ بھی سکرین پر واضح طور پر نظر آ رہا تھا ـــ وہ چاروں زمین پر جھکے آگے بڑھ رہے تھے۔ اور ان سے کچھ ہی فاصلے پر خاردار تار کی باڑ نظر آ رہی تھی۔ مارٹن سب سے آگے تھا۔ خاردار تار کے پاس پہنچ کر وہ چاروں رک گئے۔ خاردار تار تقریباً پندرہ فٹ بلندی تک بنی ہوئی تھی ـــ اور ان کے اوپر کے حصے پر یہ تار ایک گچھے کی صورت میں لپٹی ہوئی تھی۔ اس طرح اوپر سے چھلانگ لگا کر اسے کراس نہ کیا جا سکتا تھا۔

مارٹن نے اپنے پیچھے آنے والے ایک نوجوان کو اشارہ کیا تو اس

نے پشت پر لدے ہوئے تھیلے میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی مشین تھی۔ جس کے ساتھ دو لمبی لمبی تاریں لٹک رہی تھیں۔ اس نے وہ مشین مارٹن کی طرف بڑھا دی ــــ مارٹن نے مشین تاروں کے سامنے زمین پر رکھی اور پھر اس پر لگے ہوئے بٹن پریس کئے اور ایک تار کا سرا اس نے خاردار تار کو سنبھالے ہوئے لکڑی کے کھمبے کے ساتھ ہک کر دیا ــــ اور پھر مشین کی دوسری طرف موجود تار کا سرا اس نے دوسرے کھمبے کے ساتھ ہک کیا۔ اور پھر اس نے مشین کے دو اور بٹن دبا دیئے۔ اس کے بعد مارٹن نے جیب سے ایک وائر کٹر نکالا اور بڑے اطمینان سے اس نے ان دونوں کھمبوں کے درمیان تاروں کو کاٹنا شروع کر دیا۔

بوڑھے کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ دوڑنے لگی۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ حفاظتی انتظامات کے طور پر ان خاردار تاروں میں بجلی کا طاقت ور کرنٹ دوڑ رہا تھا ــــ اور اگر ویسے کوئی اسے ہاتھ لگاتا یا وائر کٹر سے اسے کاٹنے کی کوشش کرتا تو سرکل ٹوٹ جانے کی وجہ سے سیکورٹی آفس میں خطرے کی گھنٹی بھی بج اٹھتی۔ اور تار کو ہاتھ لگانے والا بھی طاقتور کرنٹ کی وجہ سے ہلاک ہو جاتا ــــ لیکن اس مشین کی وجہ سے کرنٹ کا سرکل دونوں ستونوں کے درمیان موجود خاردار تاروں میں سے دوڑنے کی بجائے اس مشین کی تاروں میں سے ہو کر دوسرے ستون تک چلا گیا تھا ــــ اس طرح سرکل بھی قائم رہا اور خاردار تاریں بھی عام تاروں میں تبدیل ہو گئیں۔ جنہیں آسانی سے کاٹا جا سکتا تھا۔ مارٹن نے دیکھتے ہی دیکھتے تاریں کاٹ دیں اور اب وہاں اتنا خلا بن گیا کہ وہ آسانی

سے اسے کراس کر سکتے تھے۔ چنانچہ وہ چاروں اس خلا سے گزر کر آگے بڑھ گئے۔ جب کہ مشین ویسے ہی وہاں موجود رہی۔

احاطے میں رینگتے ہوئے وہ چاروں تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ اُسی لمحے ایک سائرن بجاتی ہوئی جیپ دور سے بوڑھے کو مارٹن اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھتی دکھائی دی تو بوڑھا چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے ڈبے کا ایک اور بٹن دبا دیا۔

"مارٹن ہوشیار ہو جاؤ۔ ایک جیپ بائیں طرف سے تمہاری طرف آ رہی ہے" ــــ بوڑھے نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس ــــ میں نے چیک کر لیا ہے۔ یہ ان کا معمول کا راؤنڈ ہے۔ آپ دیکھیں میں کیا کرتا ہوں" ــــ مارٹن کی آواز ڈبے سے سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ چاروں زمین کے ساتھ جیسے چپک سے گئے۔

جیپ خاصی تیز رفتاری سے اُسی طرف آ رہی تھی جہاں یہ چاروں موجود تھے۔ اس کی ہیڈ لائٹس روشن تھیں اور جیپ کے اوپر نیلے رنگ کی موونگ لائٹ جل رہی تھی۔

بوڑھا باس خاموش بیٹھا دیکھ رہا تھا۔ اور پھر جیسے ہی وہ جیپ مارٹن اور اس کے ساتھیوں کے قریب پہنچی مارٹن یک لخت ہاتھ اٹھائے تیزی سے سڑک کے درمیان میں پہنچ گیا ــــ اس کا رخ جیپ کی طرف ہی تھا۔ دوسرے لمحے جیپ کے ٹائر یک لخت چرچرائے اور جیپ بالکل مارٹن کے قریب آ کر رک گئی۔ جیپ کے رکتے ہی اس میں سے دو مسلح افراد اچھل کر نیچے آئے ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

وہ مشین گنیں اٹھائے جیسے ہی مارٹن کی طرف بڑھے۔ مارٹن کے دو ساتھی یک لخت عقابوں کی طرح اپنی جگہ سے اچھلے۔ اور دونوں مسلح افراد کو چھاپ کر زمین پر گر گئے جب کہ مارٹن اور اس کا چوتھا ساتھی تیزی سے جیپ میں سوار ہو گئے ــــــ مارٹن نے ڈرائیور کو دوسری طرف سے نیچے کھینچ لیا تھا اور جیپ میں شاید وہی تین افراد تھے۔ کیونکہ مارٹن کا چوتھا ساتھی جو جیپ پر چڑھا تو تیزی سے باہر آ گیا۔ مسلح افراد اور ڈرائیور صرف چند لمحے مارٹن اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ گتھم گتھا ہوتے نظر آئے پھر وہ ساکت ہو گئے ــــــ مارٹن اور اس کے ساتھیوں نے انتہائی تیز رفتاری سے ان تینوں کو اٹھایا اور سڑک کی سائیڈ پر لے آئے۔ اور پھر انہوں نے ان کی یونیفارم اتارنی شروع کر دیں ــــــ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے مارٹن اور اس کے دو ساتھیوں نے یونیفارم پہن لی اور سر پر ٹوپیاں جما کر وہ چاروں تیزی سے جیپ میں سوار ہوئے۔ دوسرے لمحے جیپ مڑی اور تیزی سے پاور ہاؤس کے مغربی حصے کی طرف بڑھنے لگی ــــــ پاور ہاؤس کا مغربی حصہ مین پاور ہاؤس سے قدرے ہٹ کر بنا ہوا تھا۔ اس کا براہِ راست تعلق مین پاور ہاؤس سے نہ تھا بلکہ اس میں ایسی مشینری نصب تھی کہ جو ہنگامی صورت حال میں پاور ہاؤس کو کور کر سکتی تھی ــــــ جیپ اسی حصے کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر مارٹن خود تھا۔ اس کے ساتھ اس کا ایک ساتھی یونیفارم پہنے مشین گن اٹھائے بیٹھا ہوا تھا۔ جب کہ باقی دو ساتھی پچھلی سیٹ پر تھے۔

جیپ خاصی تیز رفتاری سے مغربی حصے کی خاصی بڑی عمارت

کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ اب اس حصے کے باہر مشین گنوں سے مسلح تقریباً دس افراد پہرہ دے رہے تھے۔ اور کئی لوگ عمارت سے اندر اور باہر آ جا رہے تھے ــــــ مارٹن نے جیپ عمارت کے قریب جا کر روکی اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کو اشارہ کرتے ہوئے نیچے اتر آیا۔ اس کے دو ساتھی نیچے اترے تھے جنہوں نے یونیفارمیں پہنی ہوئی تھیں ــــــ انہوں نے پشت پر لدے ہوئے تھیلے اب ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھے۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتے عمارت کی طرف بڑھنے لگے۔ ان تینوں کی ٹوپیاں ان کی آنکھوں پر جھکی ہوئی تھیں۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتے عمارت میں داخل ہو گئے ــــــ وہاں پہرے پر موجود افراد نے ان کی طرف توجہ ہی نہ کی تھی۔ مارٹن اور اس کے دو ساتھی ایک راہداری میں سے گزرتے ہوئے یک لخت ایک دروازے میں مڑ کر داخل ہوئے ــــــ یہ ایک بڑا سا ہال تھا جس کے عین درمیان میں ایک بہت بڑی مشین موجود تھی۔ اس مشین نے پورے ہال کو گھیر رکھا تھا۔ اندر داخل ہوتے ہی مارٹن نے یک لخت اپنا ہاتھ اونچا کیا تو اس کے ساتھیوں نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھیلے اس مشین کے عین اوپر اچھال دیئے ــــــ اور وہ تیزی سے واپس دروازے کی طرف مڑنے۔ دوسرے لمحے مشین کے اوپر جیسے بجلیاں سی چمکتی ہیں اس طرح بجلیاں چمکیں اور اس کے ساتھ ہی ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا ــــــ لیکن یہ ہلکا سا دھماکہ بھی خاصا زوردار تھا۔ اس لئے پوری عمارت میں یک لخت سائرن سے بجنے لگے۔ اور اِدھر اُدھر کمروں سے لوگ نکل نکل کر راہداری میں دوڑنے لگے۔

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

ادھر جیپ میں بیٹھے ہوئے مارٹن کے تیسرے ساتھی نے یک لخت عمارت سے باہر موجود مسلح افراد پر مشین گن کا فائر کھول دیا۔ اور مسلح افراد یک لخت اچھل اچھل کر نیچے گرنے لگے ــــ وہ چونکہ سائرن بجتے ہی عمارت کے اندرونی حصے کی طرف رخ موڑ چکے تھے اس لئے مارٹن کے ساتھی نے انتہائی آسانی سے انہیں نشانہ بنا لیا تھا۔ پھر مارٹن کے ساتھی نے برآمدے میں طاقتور بم اچھالا اور ایک خوفناک دھماکے سے عمارت کے سامنے والے برآمدے کا ایک حصہ یک لخت بیٹھ گیا۔

اسی لمحے مارٹن اور اس کے ساتھی انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتے ہوئے عمارت سے نکلے اور وہ سب بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر جیپ میں سوار ہوئے ــــ اور دوسرے لمحے جیپ توپ سے نکلنے والے گولے کی طرح آگے بڑھی اور مڑ کر واپس اسی طرف کو دوڑنے لگی جہاں سے مارٹن اور اس کے ساتھیوں نے اس پر قبضہ کیا تھا۔ جیپ کی تمام بتیاں بجھا دی گئی تھیں۔

ابھی جیپ اس جگہ تک پہنچی بھی نہ تھی کہ یک لخت عمارت میں سے اس طرح شعلوں کا ایک مینار سا نکل کر آسمان کی طرف بلند ہوا جیسے کوئی خوفناک آتش فشاں یک لخت پھٹ پڑا ہو ــــ اور اس کے بعد اس قدر خوفناک دھماکہ ہوا کہ ڈبے میں سے نکلنے والی آواز کے علاوہ بھی دھماکے کی خوفناک آواز بوڑھے باس کی کار تک پہنچی۔ اس آواز میں اس قدر قوت تھی کہ کار تھرتھرا کر رہ گئی۔

سکرین پر نظر آنے والی جیپ دھماکے کے ساتھ ہی ایک جھٹکے سے دائیں طرف کو مڑ گئی۔ اور ایک لمحے کے لئے تو ایسے محسوس ہوا جیسے وہ الٹ جائے

گی۔ لیکن دوسرے لمحے وہ سنبھل گئی۔ اور اب اس کا رخ خاردار تاروں والی باڑ کے اس حصے کی طرف تھا جہاں تاروں میں خلا تھا۔ خلا سے کچھ دور پہلے جیپ رکی اور اس میں سے مارٹن کے تین ساتھی اچھل کر باہر نکلے ــــ اور جیپ تیزی سے آگے بڑھی۔ اور پھر کچھ دور جا کر رک گئی۔ اس کے ساتھ ہی مارٹن اس میں سے نکلا اور خرگوش کے سے انداز میں انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھا جو اب اس خلا کو پار کر کے زمین پر لیٹ گئے تھے۔

مارٹن نے اس خلا کو پار کیا اور پھر وہ مشین پر جھک گیا۔ اس نے جلدی سے اس کے بٹن پریس کئے۔ اور پھر ستونوں سے ہک ہوتی اس کی تاروں کو علیحدہ کر کے وہ مشین اٹھائے تیزی سے واپس کار کی طرف دوڑنے لگا۔

"ہوں ــــ اب سرکل ٹوٹنے کی وجہ سے پورے پاور ہاؤس میں خطرے کے سائرن بج اٹھے ہوں گے" ــــ بوڑھے باس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے ڈیش بورڈ پر رکھے ہوئے ڈبے کے بٹن آف کئے اور اس ڈبے کو اٹھا کر اپنی سیٹ کے نیچے کھسکا دیا۔ اب مارٹن اور اس کے ساتھی کار کی طرف آتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

بوڑھے نے کار کا انجن سٹارٹ کر دیا ــــ دوسرے لمحے مارٹن اور اس کے ساتھی کار کے قریب پہنچ گئے۔

"جلدی بیٹھو۔ ابھی یہ سارا علاقہ گھیر لیا جائے گا" ــــ بوڑھے نے چیخ کر کہا۔ اور وہ سب بجلی کی سی تیزی سے کار میں سوار ہو گئے۔ اور بوڑھے باس نے تیزی سے کار کو موڑا اور پھر اس نے کار کو پوری رفتار سے دوڑانا

Scanned By Saad

شروع کر دیا۔

"یونیفارمیں اتار دو"۔۔۔۔ بوڑھے نے کہا۔

اور مارٹن اور اس کے ساتھیوں نے سر ہلاتے ہوئے بیٹھے بیٹھے یونیفارمیں اتارنی شروع کر دیں۔ یونیفارمیں اتار کر انہوں نے کار سے باہر اچھال دیں۔

"اس لباس پر سوٹ پہن لو۔ ہم مین روڈ پر پہنچنے والے ہیں" بوڑھے نے رفتار کم کرتے ہوئے کہا۔ اور مارٹن اور اس کے ساتھی تیزی سے سیٹوں کے نیچے موجود باکس میں سے سوٹ نکال نکال کر پہننے میں مصروف ہو گئے۔۔۔۔ وہ ذرا سا اونچا ہو کر پتلون پہنتے اور پھر اس کے اوپر کوٹ پہن لیتے۔ سیاہ لباس کے اوپر ہی وہ سوٹ پہن رہے تھے۔ کوٹ کے ساتھ ہی سفید رنگ کا کپڑا سا پڑا ہوا تھا۔ جس کے سامنے کا حصہ باقاعدہ قمیص کی شکل میں تھا۔۔۔ اور کالر کے ساتھ ٹائی تک موجود تھی۔ اس کپڑے کو پتلون کے اندر کر لینے کے بعد وہ باقاعدہ سوٹوں میں ملبوس ہو گئے تھے۔

چند لمحوں بعد کار کچی سڑک سے نکل کر مین روڈ پر چڑھ گئی۔ لیکن جیسے ہی کار نے موڑ کاٹا۔ بوڑھے نے یک لخت بریک لگا دیئے۔ کیونکہ سڑک پر پولیس کی گاڑیاں ترچھی ہو کر کھڑی تھیں۔۔۔۔ اور دس کے قریب مشین گنوں سے مسلح سپاہی سڑک پر موجود تھے۔

"ہوشیار"۔۔۔۔ بوڑھے نے بریک لگاتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھیوں نے سر ہلا دیئے۔

بوڑھے کی کار رکتے ہی مسلح سپاہیوں نے آگے بڑھ کر کار کو گھیر لیا۔

"آپ باہر آجائیں"۔۔۔۔ ایک آفیسر نے آگے بڑھ کر کرخت لہجے

میں بوڑھے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ میرا ریڈ۔ ٹی کارڈ دیکھ لیجئے۔ اس کے بعد بھی اگر آپ ہمیں باہر آنے کے لئے کہیں گے تو باہر بھی آجائیں گے"۔۔۔۔ بوڑھے نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"میں کہتا ہوں باہر نکل آؤ۔ کارڈ وغیرہ بعد میں دیکھے جائیں گے" آفیسر نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر کار کا دروازہ کھولنے کے لئے ہینڈل پر ہاتھ ڈالا۔

"ہٹ جاؤ آفیسر۔ تم نہیں جانتے کہ ریڈ۔ ٹی کو روکنا کتنی بڑی حماقت ہے"۔۔۔۔ بوڑھے نے یک لخت چیختے ہوئے کہا۔

اور آفیسر اس کے لہجے کی وجہ سے ٹھٹھک کر ایک قدم پیچھے ہٹا ہی تھا کہ بوڑھے نے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔

"فائر"۔۔۔۔ بوڑھے نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی کار کی کھڑکیوں میں سے دونوں اطراف میں سے گولیوں کی بارش سی ہوئی اور چھ سپاہی چیختے ہوئے زمین پر گرے۔ آفیسر نے بجلی کی سی تیزی سے نیچے گرتے ہوئے ریوالور نکالنا چاہا۔۔۔۔ لیکن اسی لمحے کار پوری قوت سے سڑک پر ترچھی کھڑی ہوئی پولیس کار سے ٹکرائی۔ اور پولیس کار لٹو کی طرح گھومتی ہوئی ایک طرف کو الٹ گئی اور بوڑھے کی کار بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے آگے بڑھ گئی۔

"اب یہ کاروں میں ہمارا تعاقب کریں گے"۔۔۔۔ ساتھ والی سیٹ پر بیٹھے ہوئے مارٹن نے کہا۔

"ہاں۔ کرنے دو۔ ویسے مجھے ان سے اس قدر مستعدی کی توقع نہیں

www.urduzanz.com

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

تھی۔ اور اگر ہم باہر نکل آتے تو کار کی تلاشی کے دوران ہر چیز سامنے آجاتی" بوڑھے نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے انتہائی تیزی سے کار کو یک لخت دائیں ہاتھ پہ موڑ دیا۔ انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی کار دو پہیوں پہ اٹھ کر گھومی ——— اور پھر ایک دھماکے سے سیدھی ہو کر دوڑنے لگی۔

" زیرو گنیں نکالو اور کار سے باہر آجاؤ۔ ہمیں اب ان پولیس کاروں کو تباہ کرنا ہوگا۔ ہم یہاں کار چھوڑنے کا رسک نہیں لے سکتے" بوڑھے نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک چوڑے تنے والے درخت کی اوٹ میں کار روک دی۔ اور پھر وہ سب انتہائی تیز رفتاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کار سے باہر نکل آئے اب ان کے ہاتھوں میں چھوٹی لیکن چپٹی نالوں کی گنیں موجود تھیں ——— وہ ایک دوسرے سے بکھر کر زمین کے ساتھ جھکے جھکے انداز میں دوڑتے ہوئے سڑک سے قدرے قریب ہو کر رک گئے۔ اب ان کے جسم زمین سے چپک سے گئے تھے ——— چار پولیس کاریں یکے بعد دیگرے انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی ان کی طرف بڑھی چلی آرہی تھیں۔

" مارٹن ——— پہلی کار پہ فائر کھولو۔ باقی باری باری دوسری کاروں پہ فائر کریں گے۔ ایک ایک کار چن لو" ——— بوڑھے نے جو ان سب سے ایک طرف زمین سے چپکا ہوا پڑا تھا چیخ کر کہا۔

اور اسی لمحے فاصلے پہ موجود مارٹن کی گن سے ایک شعلہ سا چمکا اور دوسرے لمحے سب سے آگے آنے والی پولیس کار ایک دھماکے سے سائیڈ میں الٹ گئی ——— اس کے ساتھ ہی دوسرا شعلہ چمکا اور پہلی کار کے

بعد آنے والی دوسری کار کا بھی پہلے جیسا ہی حشر ہوا۔

ان دونوں کے پیچھے آنے والی دونوں کاروں کے ڈرائیور شاید صورت حال سمجھ گئے تھے۔ انہوں نے خود ہی کاروں کو دائیں بائیں موڑ دیا ——— لیکن اس طرح بھی وہ زیرو گنوں کے فائروں سے نہ بچ سکے۔ اور چند ہی لمحوں میں وہ چاروں کاریں الٹ چکی تھیں۔ اور پھر یکے بعد دیگرے ان چاروں کاروں کی پٹرول ٹنکیاں خوفناک دھماکوں سے پھٹ گئیں۔ اور آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں میں کاروں کے پرزے اڑتے ہوئے صاف دکھائی دے رہے تھے۔

" اب نکل چلو" ——— بوڑھے نے چیخ کر کہا۔ اور وہ سب اٹھ کر تیزی سے اس درخت کی طرف بھاگے جس کے پیچھے ان کی کار موجود تھی۔

تھوڑی دیر بعد ان کی کار دوبارہ مین روڈ پر دوڑتی ہوئی شہر کی طرف بڑھی جارہی تھی۔ شہر کو جانے والی مین روڈ پہ پہنچتے ہی بوڑھے نے کار کو ایک بائی روڈ پہ موڑا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو گئی ——— آدھی سے زیادہ رات گزر جانے کی وجہ سے کالونی کی سڑکیں بے اولاد عورت کی گود کی طرح ویران پڑی ہوئی تھیں۔

بوڑھا پہلے تو کار کو ادھر ادھر دوڑاتا رہا۔ وہ کبھی ایک سڑک پہ مڑ جاتا اور پھر چکر کاٹ کر دوسری سڑک پہ آجاتا۔ وہ شاید تعاقب کے متعلق پوری طرح اندازہ لگانا چاہتا تھا یا پھر وہ اس خیال سے مختلف سڑکوں پہ کار دوڑاتا پھر رہا تھا کہ کوئی چوکیدار یا کوئی دوسرا آدمی حتمی طور پر نہ بتا سکے کہ کار کدھر گئی ہے ——— اور پھر کار ایک بڑی سی کوٹھی کے گیٹ کے سامنے رک گئی۔ کار رکتے ہی مارٹن تیزی سے نیچے اترا۔ اور اس نے پھاٹک

کا باہر سے بند کنڈا کھولا اور پھاٹک کو دھکیل کر کھول دیا۔ بوڑھا باس کار کوٹھی کے اندر لیتا چلا گیا۔ مارٹن نے کار کے اندر جانے کے بعد پہلے ادھر ادھر دیکھا اور پھر کسی کو وہاں نہ پا کر وہ بھی اندر داخل ہوا۔ اور اس نے مڑ کر گیٹ کو بند کیا ـــــ اور اندر سے بڑا کنڈہ لگا کر وہ بڑے اطمینان سے مڑ کر عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔ جس کے سامنے کار جا کر رک چکی تھی۔ اس کے چہرے پر خاصا نہ اطمینان تھا۔

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

چوہان اور **نعمانی** کی آنکھیں کھلیں تو وہ دونوں ایک دوسرے کو اس حالت میں دیکھ کر حیران رہ گئے۔ وہ ایک بڑے سے ہال کمرے میں موجود اکٹھی رکھی ہوئیں لوہے کی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے ـــــ ان کرسیوں کے بازوؤں کے درمیان لوہے کی مضبوط سلاخیں نصب تھیں جس کی وجہ سے ان کے جسم کرسی سے چپک کر رک گئے تھے۔

"یہ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں" ـــــ چوہان نے حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے یہ اسی ریڈ۔ ٹی کی ہی کارستانی ہو گی۔ اس نے کسی گیس کی مدد سے ہمیں اکٹھا ہی بے ہوش کیا اور اب اکٹھا ہی ہمیں ہوش میں بھی لے آیا۔" ـــــ نعمانی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ چوہان اس کی بات کا جواب دیتا ان کے سامنے موجود ہال کا اکلوتا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک

غیر ملکی نوجوان اندر داخل ہوا۔ نوجوان کا جسم تو خاصا سڈول اور توانا تھا۔ لیکن چہرے سے وہ خاصا کم عمر دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے پیچھے مشین گنوں سے مسلح دو غیر ملکی تھے۔

نوجوان تیز تیز قدم اٹھاتا ان کے سامنے آ کر رک گیا۔ اس کی تیز نظریں ان دونوں پر جمی ہوئی تھیں۔

"ہوں ۔۔۔ تو تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے رکن ہو اور تمہارے نام چوہان اور نعمانی ہیں"۔۔۔ نوجوان نے بھاری آواز میں کہا اور اس کا لہجہ سنتے ہی وہ دونوں چونک پڑے کیونکہ یہ اسی ریڈ۔ٹی کا لہجہ تھا جس نے انہیں فلیٹ پر فون کر کے پیغام دیا تھا۔

"تم ریڈ۔ٹی ہو"۔۔۔ نعمانی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔۔۔ میں ریڈ۔ٹی ہوں۔ اور سنو۔ ریڈ۔ٹی کے سامنے جھوٹ بولنے والے دوسرا سانس نہیں لے پاتے۔ اس لئے جو کچھ میں پوچھوں سچ سچ بتا دینا"۔۔۔ نوجوان نے کرخت لہجے میں کہا۔

"تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے مسٹر ۔۔۔ ہمارا کسی سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں ہے"۔۔۔ اس بار چوہان نے جواب دیا اور نوجوان بے اختیار طنزیہ انداز میں ہنسنے لگا۔

"میں نے عمران کو فون کر کے اطلاع دے دی ہے کہ تم ختم ہو چکے ہو۔ لیکن اگر تم نے میرے ساتھ تعاون کیا تو ہو سکتا ہے کہ میں تمہیں زندگی بخش دوں ۔۔۔ کیونکہ میرا ٹارگٹ تم جیسے حقیر ممبر نہیں ہیں۔ میں تمہارے باس ایکسٹو کا شکار کھیلنے یہاں آیا ہوں"۔۔۔ ریڈ۔ٹی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم کیا پوچھنا چاہتے ہو"۔۔۔ نعمانی نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"پہلے تو یہ بتاؤ کہ کیا علی عمران سیکرٹ سروس کا ممبر ہے"۔ ریڈ۔ٹی نے سوال کیا۔

"نہیں ۔۔۔ وہ ممبر نہیں ہے۔ البتہ سیکرٹ سروس کے لئے کام ضرور کرتا ہے"۔۔۔ نعمانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ میں چیک کر لوں گا۔ اب تم ایکسٹو کا پتہ بتا دو اور اس کا حلیہ بھی"۔۔۔ ریڈ۔ٹی نے کہا۔

"ہم نے اسے کبھی دیکھا ہی نہیں ہے۔ اس لئے نہ ہمیں اس کے حلیے کا علم ہے اور نہ ہی اس کے پتے کا"۔۔۔ نعمانی نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"تو پھر تمہیں وہ کس طرح کنٹرول کرتا ہے"۔۔۔ ریڈ۔ٹی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ٹیلی فون پر"۔۔۔ نعمانی نے جواب دیا۔

"میں یہ بھی چیک کر لوں گا۔ ویسے تم گھبراؤ نہیں۔ مجھے اس کے فون کا نمبر معلوم ہے۔ وہ میں تم سے نہیں پوچھوں گا۔ لیکن اس کی رہائش گاہ تو بہرحال تمہیں بتانی ہی پڑے گی"۔۔۔ ریڈ۔ٹی نے کرخت لہجے میں کہا۔

"جب میں نے کہہ دیا کہ علم نہیں ہے تو اس کا یہی مطلب ہے۔ کہ ہمیں علم نہیں ہے"۔۔۔ نعمانی نے بھی لہجے کو کرخت کرتے ہوئے کہا۔

"سوچ لو۔ میں ایک بار پھر بتا دوں کہ میرے سامنے جھوٹ بولنے

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

والے دوسرا سانس نہیں لے پاتے ـــــ ریڈ۔ٹی نے نعمانی کو گھورتے ہوئے کہا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے جھوٹ بولنے کی۔ جھوٹ تو اس کے سامنے بولا جاتا ہے جس سے آدمی خوفزدہ ہو" ـــــ نعمانی نے طنزیہ انداز میں کہا۔

لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ ریڈ۔ٹی نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے یک لخت اپنا چہرہ ایک جھٹکے سے بائیں طرف کو موڑا ـــــ حالانکہ اس طرف اس کا کوئی آدمی بھی موجود نہ تھا۔ وہ چند لمحے اسی حالت میں رہا اور پھر اس نے دوبارہ ایک جھٹکے سے چہرہ ان کی طرف کیا۔ ان دونوں کے جسموں کو زوردار جھٹکے لگے ـــــ ریڈ۔ٹی کی آنکھوں میں بے پناہ چمک تھی۔ ایسی چمک جیسے وہ انسانی آنکھوں کی بجائے کسی خونخوار درندے کی آنکھیں ہوں۔ دوسرے لمحے ان دونوں کو یہی محسوس ہوا جیسے ان کے ذہنوں میں یک لخت روشنی کے جھماکے ہوئے ہوں ـــــ چند لمحوں تک ان کی یہی حالت رہی۔ اور پھر ریڈ۔ٹی نے دوبارہ ایک جھٹکے سے اپنا چہرہ بائیں طرف موڑا۔ اور ان دونوں کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسم انتہائی طاقتور بجلی کے کرنٹ سے یک لخت علیحدہ ہو گئے ہوں ـــــ چند لمحوں بعد جب ریڈ۔ٹی نے چہرہ موڑا تو اس کی آنکھیں پہلے کی طرح نارمل تھیں۔

"تم نے واقعی جھوٹ نہیں بولا۔ میں نے معلوم کر لیا ہے۔ اس لئے تم زندہ بیٹھے ہو۔ ورنہ اگر تم نے جھوٹ بولا ہوتا تو اب تک

تمہاری کھوپڑیاں بلندی سے گرنے والے تربوز کی طرح پھٹ چکی ہوتیں"۔ ریڈ۔ٹی نے نرم لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا۔ اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے پیچھے کھڑے ہوئے دونوں مسلح نوجوان بھی واپس مڑے ـــــ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ سب دروازے سے باہر نکل گئے۔ دروازہ بند ہو گیا تو ان دونوں کے حلق سے بے اختیار طویل سانس نکل گئے۔

"یہ ریڈ۔ٹی ہپناٹزم کا ماہر لگتا ہے۔ خدا کی پناہ۔ اس کی آنکھوں میں کس قدر خوفناک چمک تھی" ـــــ چوہان نے کہا۔

"ہاں۔ چمک تو تھی۔ لیکن وہ خود جھوٹ بول رہا تھا کہ اس نے ہماری چیکنگ کر لی ہے کہ ہم جھوٹ نہیں بول رہے۔ حالانکہ اگر واقعی ایسا ہوتا تو پھر کم از کم ہیڈ کوارٹر کا پتہ تو اسے معلوم ہو ہی جاتا" نعمانی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے یہ سلاخیں تو ہل رہی ہیں۔ میں نے پہلے خیال ہی نہیں کیا" یک لخت چوہان کی آواز سنائی دی۔ جو اب بازوؤں کو حرکت دینے کی کوشش میں تھا ـــــ اور چند لمحوں بعد جیسے ہی اس نے زور لگایا۔ یک لخت ٹھک کی آواز سے کرسی کے بازوؤں کے درمیان موجود لوہے کی سلاخیں ایک بازو کے اندر غائب ہو گئیں اور چوہان ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا

"اوہ ـــــ میرے خیال میں اس کرسی کا میکنزم خراب ہے۔ بہرحال مجھے چھٹکارا دلاؤ" ـــــ نعمانی نے کہا۔

اور چوہان تیزی سے مڑ کر نعمانی کی کرسی کی پشت پر آیا اور اس نے

Scanned By Saad

اس کے پچھلے پائے پر موجود ایک بٹن پر جیسے ہی بوٹ کی ٹو ماری - کھٹاک کی آواز سے نعمانی کی کرسی کی سلاخیں بھی بازو میں غائب ہو گئیں - اور نعمانی بھی اٹھ کھڑا ہوا -

" یہ تو اچھا خاصا اتفاق ہو گیا " ___ نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا - اور پھر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا - اس نے دروازے کا ہینڈل پکڑ کر اسے نیچے کر کے جیسے ہی کھینچا دروازہ بڑی آسانی سے کھلتا چلا گیا ___ اور وہ دونوں ایک دوسرے کو اس طرح دیکھنے لگے جیسے انہیں یقین نہ آرہا ہو -

" ہمارے کرسیوں میں جکڑے ہونے کی وجہ سے انہوں نے دروازہ لاک کرنے کی ضرورت ہی نہیں سمجھی ہوگی " ___ نعمانی نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا - اور چوہان نے سر ہلا دیا -

دروازے کے باہر ایک طویل راہداری تھی جس کا دائیں طرف کا سرا دیوار سے بند تھا جب کہ بائیں طرف اس کا اختتام ایک برآمدے میں ہوتا نظر آرہا تھا - برآمدے کے پار وسیع لان نظر آرہا تھا -

وہ دونوں تیزی سے راہداری میں چلتے ہوئے آگے بڑھنے لگے - وہ دونوں چونکہ خالی ہاتھ تھے - اس لئے وہ بڑے محتاط انداز میں آگے بڑھ رہے تھے ___ لیکن ابھی تک انہیں برآمدے میں کسی آدمی کی جھلک نہ دکھائی دے رہی تھی -

برآمدے کے قریب پہنچ کر وہ رک گئے - اور پھر چوہان نے آہستہ سے سر آگے بڑھا کر برآمدے میں جھانکا دوسرے لمحے وہ آگے بڑھ کر برآمدے میں آگیا - برآمدہ خالی پڑا ہوا تھا -

" اوہ ___ کوٹھی تو خالی ہے " ___ چوہان نے بھی برآمدے میں آتے ہوئے ادھر ادھر دیکھ کر کہا -

" ہاں وہ شاید صرف اس بنا پر چلے گئے ہیں کہ ہم تو حرکت بھی نہیں کر سکتے " ___ نعمانی نے کہا - اور پھر وہ دونوں تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھتے چلے گئے - پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی باہر سے بند تھی نعمانی نے پھاٹک کا بڑا کنڈا کھولا اور پھر پھاٹک کھول کر وہ تیزی سے باہر نکل گئے ___ یہ ایک رہائشی کالونی تھی جو دارالحکومت کے مضافات میں واقع تھی - وہ دونوں ابھی سڑک پر تھوڑی ہی دور آگے گئے ہوں گے کہ اچانک ایک کار ان کے قریب آکر رکی اور وہ دونوں اچھل پڑے -

" تم دونوں یہاں سیر کرتے پھر رہے ہو اور ہماری جان عذاب میں آئی ہوئی ہے " ___ کار میں سے تنویر کی آواز سنائی دی -

" اوہ تنویر تم ___ اور یہاں " ___ نعمانی اور چوہان نے حیران ہو کر کہا - اور پھر وہ تیزی سے دروازہ کھول کر کار میں سوار ہو گئے -

" ساری ٹیم تمہیں شہر میں تلاش کرتی پھر رہی ہے - عمران کو اطلاع ملی تھی کہ تمہیں فلیٹ سے اغوا کر لیا گیا ہے - اور ایکسٹو نے پوری ٹیم کی جان عذاب میں ڈال رکھی ہے کہ فوراً تم دونوں کو ٹریس کیا جائے " تنویر نے کہا -

" تو تمہارے خیال میں ہم یہاں سیر کرتے پھر رہے ہیں " چوہان نے ہنستے ہوئے کہا -

" تو اور کیا کرتے پھر رہے ہو مجھے تو ایسا ہی محسوس ہوا ہے " تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا - اور وہ دونوں ہنس پڑے - اس کے

www.urdufanz.com

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

بعد انہوں نے تفصیل سے تنویر کو ساری کہانی سنا دی۔

"اوہ ـــــ پھر تو اس کوٹھی کی نگرانی ہونی چاہیئے۔ وہ لوگ لازماً واپس آئیں گے" ـــــ تنویر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار ایک پبلک فون بوتھ کے قریب روک دی۔

"میں خود بات کرتا ہوں تاکہ تفصیل بتا سکوں" ـــــ نعمانی نے کار رکتے ہی دروازہ کھول کر اترتے ہوئے کہا۔ اور پھر تیزی سے چلتا ہوا فون بوتھ میں داخل ہو گیا۔ فون بوتھ میں داخل ہو کر اس نے سکوں کے لئے جیبیں ٹٹولیں تو منہ بنا کر فون بوتھ سے باہر آ گیا۔ کیونکہ جیبیں تو خالی تھیں۔ اس کا سارا سامان غائب تھا۔

"میری تو جیبیں ہی خالی ہیں" ـــــ نعمانی نے باہر نکل کر کہا۔ اور تنویر نے جیب میں ہاتھ ڈال کر چند سکے نکالے اور نعمانی کے ہاتھ پر رکھ دیئے۔ نعمانی دوبارہ فون بوتھ میں داخل ہوا اور اس نے سکے ڈال کر ایکسٹو کے نمبر گھمائے۔

"ایکس ٹو" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"نعمانی بول رہا ہوں جناب" ـــــ نعمانی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ـــــ کہاں سے بول رہے ہو" ـــــ ایکسٹو نے چونک کر پوچھا۔ اور جواب میں نعمانی نے انہیں پوری رپورٹ دینی شروع کر دی۔ اور ساتھ ہی تنویر کی تجویز بھی بتا دی کہ کوٹھی کی نگرانی ہونی چاہیئے۔

"تنویر کا خیال درست ہے۔ وہ لوگ یقیناً واپس آئیں گے۔ تم وہیں رکو میں جولیا کو ہدایات دے کر تمہارے پاس بھیج رہا ہوں"

"یس سر" ـــــ نعمانی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اس ہیڈ۔ ٹی کا حلیہ کیا تھا" ـــــ ایکسٹو نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پوچھا۔ اور نعمانی نے نوجوان کا حلیہ بتانے کے ساتھ ساتھ اس کی آنکھوں کی بدلتی ہوئی کیفیت بھی بتا دی۔

"ٹھیک ہے۔ اب وہ بچ کر نہ جا سکے گا" ـــــ ایکسٹو نے کرخت لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ نعمانی نے رسیور رکھا اور فون بوتھ سے باہر آ گیا۔

"ہمیں یہیں رکنے کا حکم ملا ہے۔ جولیا آ رہی ہے" ـــــ نعمانی نے فون بوتھ سے باہر آ کر تنویر اور چوہان سے کہا۔ اور پھر وہ کار کا دروازہ کھول کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

تنویر نے کار فون بوتھ کے سامنے سے ہٹا کر اسے ایک طرف درختوں کے ایک گھنے جھنڈ میں روک دیا۔

"یہ میں نے اس لئے کیا ہے کہ کہیں مجرم یہاں سے گزرتے ہوئے تمہارے چہرے دیکھ کر نہ چونک پڑیں۔ ظاہر ہے جب تک وہ کوٹھی کے اندر نہ جائیں گے ہمیں تو ان کے متعلق معلوم نہ ہو سکے گا۔ اور جس کوٹھی کے متعلق تم نے بتایا ہے وہ بھی یہاں سے صاف نظر آ رہی ہے" تنویر نے درختوں کے جھنڈ میں کار روکتے ہوئے کہا۔

"تمہاری کار میں میک اپ باکس تو ہو گا" ـــــ نعمانی نے تنویر کی بات سن کر چونکتے ہوئے پوچھا۔

Scanned By Saad

"ہاں ہے ــــ کیوں۔ میک اپ کرنا ہے" ـــــ تنویر نے چونک کر پوچھا۔

"میرا خیال ہے ان لوگوں کے آنے تک ہمیں میک اپ کر لینا چاہیے۔ اس طرح ہم آزادی سے ان کی نگرانی کر سکیں گے۔" نعمانی نے جواب دیا۔

"اچھا آئیڈیا ہے" ـــــ تنویر نے کہا۔ اور پھر اس نے اپنی سیٹ کے نچلے حصے میں ہاتھ ڈال کر ایک بڑا سا میک اپ باکس نکالا اور اُسے نعمانی کی طرف بڑھا دیا۔

www.urdufanz.com

"یہ ریڈ۔ ٹی کے آخر چاہتا کیا ہے" ـــــ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا

"کم از کم جولیا کو تو نہیں چاہتا۔ اتنا تو مجھے یقین ہے" ـــــ میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھے ہوئے عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ ظاہر ہے عمران کا جواب ہی بتا رہا تھا کہ وہ اس کے سوال کا جواب دینے کے موڈ میں نہیں ہے اور اتنا تو بلیک زیرو جانتا تھا کہ جب عمران موڈ میں نہ ہو تو پھر سوال کرنا بھی بے کار ہے۔ اس لئے وہ خاموش ہو گیا۔

عمران چند لمحے تو آنکھیں بند کئے کرسی کی پشت سے سر ٹکائے خاموش بیٹھا رہا۔ پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھا اور آپریشن روم کے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جو لائبریری کی طرف جاتا تھا ـــــ بلیک زیرو خاموش بیٹھا اُسے دیکھتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد عمران خالی ہاتھ واپس آیا۔

Scanned By Saad

اس کی فراخ پیشانی پر پڑی ہوئی سلوٹیں بتا رہی تھیں کہ وہ ذہنی طور پر خاصا الجھا ہوا ہے۔

"یہ کوئی نیا ہی مجرم ہے۔ اس کی کوئی فائل لائبریری میں موجود نہیں ہے" ۔۔۔ عمران نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو اس کی بات کا جواب دیتا میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ عمران کہاں ہے" ۔۔۔ دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"موجود ہیں۔ بات کیجئے" ۔۔۔ عمران نے اسی لہجے میں کہا۔ اور پھر ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد وہ اپنی اصل آواز میں بولا۔

"یہ آپ کا سر کہاں گیا۔ جو آپ آج خالی سلطان بول رہے ہیں اور پھر حیرت ہے کہ بغیر سر کے بھی آپ بول رہے ہیں" ۔۔۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر موجود سنجیدگی اور پیشانی پر پڑی ہوئی سلوٹیں یک لخت غائب ہو گئی تھیں۔ اور بلیک زیرو حیرت سے اسے دیکھنے لگا ۔۔۔ اتنی تیزی سے موڈ بدلنے کا ملکہ صرف عمران کو ہی حاصل تھا۔ ورنہ بلیک زیرو اگر چاہتا بھی تو اتنی تیزی سے موڈ نہ بدل سکتا تھا۔

"عمران بیٹے۔ صورت حال خاصی سنجیدہ ہو چکی ہے۔ تم نے اخبار میں تو پڑھ لیا ہو گا کہ تین وفاقی محکموں کے اعلیٰ عہدیداران کے گھروں

کو بموں سے اڑا دیا گیا ہے۔ اور نہ صرف وہ عہدیدار ہلاک ہو گئے ہیں بلکہ ان کے اہل خانہ بھی شدید زخمی ہوئے ہیں۔ ادھر اٹیمک پاور ہاؤس کے مغربی حصے کو باقاعدہ تخریبی کارروائی سے تباہ کر دیا گیا ہے۔ صدر مملکت نے اس کا بڑی سنجیدگی سے نوٹس لیا ہے"۔

سر سلطان نے عمران کی بات نظر انداز کرتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"صدر مملکت کا تو کام ہی نوٹس لینا ہے۔ سنجیدگی سے ہیں یا غیر سنجیدگی سے۔ یہ ان کی مرضی ہے" ۔۔۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں ہی جواب دیا۔

"عمران ۔۔۔ میں سنجیدگی سے بات کر رہا ہوں۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اٹیمک بجلی گھر کس قدر اہم پراجیکٹ ہے۔ اگر اسے تباہ کر دیا گیا تو یہ ملک کا بہت بڑا نقصان ہو گا۔ ناقابل تلافی نقصان۔ اور سنو۔ صدر مملکت نے فوری طور پر یہ کیس انٹیلی جنس سے سیکرٹ سروس کو منتقل کرنے کے احکامات بھی جاری کر دیئے ہیں۔ اس لئے اب تمہیں اس بارے میں سنجیدہ ہونا چاہیئے"۔

سر سلطان کا لہجہ فہمائشی تھا۔

"یعنی سپرنٹنڈنٹ فیاض کی جان بچ گئی۔ کیا اسے تنخواہ صرف اس بات کی ملتی ہے کہ وہ ایک گولی کھا کر گھر پڑا رہے۔ اور کیس سیکرٹ سروس بھگتاتی پھرے" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اب جو صورت حال سامنے آئی ہے۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کیس انٹیلی جنس کے بس کا بھی نہیں ہے۔ ویسے مجھے اطلاع

www.urdufanz.com

ملی تھی کہ ریڈ۔ ٹی نے سوپر فیاض کو گولی تمہارے فلیٹ کے سامنے ماری تھی۔ اس لئے ظاہر ہے تم اپنی عادت سے مجبور ہو کر لازماً اس کیس پر کام کر رہے ہو گے ۔۔۔ میں نے صدر مملکت سے بھی اسی بنا پر کہہ دیا ہے کہ ایکسٹو غافل نہیں رہتا۔ وہ اس کیس پر پہلے سے ہی کام کر رہا ہے۔ اور مجرم کسی بھی لمحے پکڑا جا سکتا ہے" سر سلطان نے کہا۔

"اچھا۔ تو یہ آپ ہیں جو ہماری جانوں کے دشمن بنے ہوئے ہیں۔ میرے خیال میں آپ کی اس بات پر ہی صدر مملکت نے کیس سیکرٹ سروس کو ٹرانسفر کرنے کے احکامات جاری کئے ہوں گے۔ کہ جب ایکسٹو کام کر ہی رہا ہے تو چلو اس پر احسان کر ہی دو کہ کیس بھی اسے ٹرانسفر کر دو" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو کیا میرا خیال غلط ہے" ۔۔۔ سر سلطان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے ۔۔۔ آپ تو ناراض ہو گئے۔ ویسے ایک بات تو بتائیں۔ جب فیاض کو گولی لگی تو آپ ملک سے باہر تھے۔ اور میرے خیال میں آپ کی آمد آج صبح ہی ہوئی ہے۔ پھر آپ کو یہ اطلاع کیسے مل گئی کہ سوپر فیاض کو گولی میرے فلیٹ کے سامنے ماری گئی ہے" عمران نے پوچھا۔

"میں آج صبح نہیں بلکہ کل شام کو ہی واپس آگیا تھا۔ اور یہاں آتے ہی مجھے ایک عہدیدار کے قتل اور اعلیٰ عہدیداروں کے نام ریڈ۔ ٹی کے دھمکی آمیز خطوط کا پتہ چلا تو میں نے تمہارے ڈیڈی سے بات

کی۔ انہوں نے بتایا کہ کیس ان کے پاس ہے اور اس کیس کی تفتیش کے سلسلہ میں فیاض زخمی بھی ہو گیا ہے۔ اور ریڈ۔ ٹی نے انہیں فون پر دھمکیاں بھی دی ہیں ۔۔۔ لیکن انہیں یہ معلوم نہ تھا۔ کہ فیاض تمہارے فلیٹ کے سامنے زخمی ہوا ہے۔ میں نے ان سے بات کرنے کے بعد جب تمہارا معلوم کرنے کے لئے فلیٹ پر فون کیا تو سلیمان نے مجھے بتایا کہ فیاض کو تمہارے فلیٹ کے سامنے گولی ماری گئی ہے ۔۔۔ اور تم نے اس کا اپنے فلیٹ میں ہی آپریشن کیا تھا" ۔۔۔ سر سلطان نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو سلیمان نے اب پارٹ ٹائم جاب بھی شروع کر دیا ہے۔ میں ابھی اس سے حساب لیتا ہوں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"پارٹ ٹائم جاب ۔۔۔ کیا مطلب ۔۔۔ میں سمجھا نہیں" ۔۔۔ سر سلطان نے چونک کر پوچھا۔

"یہی مخبری کا دھندہ ۔۔۔ ظاہر ہے آپ کو یہ بتا کر اس نے معقول معاوضہ وصول کر لیا ہو گا" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"اوکے ۔۔۔ پھر میں صدر مملکت کو بتا دوں کہ ریڈ۔ ٹی جلد ہی گرفتار ہو جائے گا کیونکہ اعلیٰ عہدیداروں کے قتل کے ساتھ ساتھ پاور ہاؤس والی واردات سے وہ بے حد پریشان ہیں"۔ سر سلطان نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ جو چاہیں کہہ دیں۔ اب بھلا میں صدر مملکت اور سیکرٹری وزارت خارجہ کے درمیان ہونے والی گفتگو میں کیسے رکاوٹ بن

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

Scanned By Saad

سکتا ہوں" ــــ عمران نے کہا۔ اور سر سلطان نے آہستہ سے ہنستے ہوئے خدا حافظ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ عمران نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"مبارک ہو ایکسٹو صاحب۔ اب یہ کیس آپ کو ٹرانسفر ہو چکا ہے۔ اب آپ کو بھی ریڈ۔ ٹی کے ذائقہ سے لطف اندوز ہونے کا پورا موقعہ ملے گا" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو آپ اس لئے اس میں دلچسپی نہ لے رہے تھے کہ کیس انٹیلی جنس کے پاس تھا" ــــ بلیک زیرو نے پلکیں جھپکاتے ہوئے کہا۔

"یہ بات نہیں۔ بس جب میں تصور میں سرخ رنگ کی چائے دیکھتا تو مجھے یہ محسوس ہوتا جیسے پیالی میں خون بھرا ہوا ہو" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اُسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ــــ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر ــــ میں ٹائیگر بول رہا ہوں۔ عمران صاحب سے بات کرنی تھی۔ وہ فلیٹ پر موجود نہیں ہیں" ــــ دوسری طرف سے ٹائیگر کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہولڈ کرو۔ میں اُس سے تمہاری کال ڈائریکٹ کر دیتا ہوں" عمران نے اُسی مخصوص لہجے میں کہا۔ اور پھر چند لمحے خاموش رہنے کے بعد وہ دوبارہ اپنی اصل آواز میں بولا۔

"عمران بول رہا ہوں۔ یہ تمہیں کس حکیم نے کہا ہے کہ اگر میں

فلیٹ میں نہ ہوں تو تم سیدھے ایکسٹو کو فون کر دو۔ پتہ ہے مجھے اس نے کتنی جھاڑ پلائی ہے" ــــ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ ــــ سوری عمران صاحب۔ بات ہی ایسی تھی کہ آپ سے بات کرنی ضروری تھی۔ بہر حال آئندہ میں احتیاط کیا کروں گا" دوسری طرف سے ٹائیگر نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں بتاؤ کیا بات ہے" ــــ عمران نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"سر میں اس پولیس آفیسر سے ہسپتال میں ملا تھا۔ جو پاور ہاؤس سے کچھ دور ایک پکٹنگ کے دوران شدید زخمی ہو گیا تھا۔ اس سے جو تفصیلات معلوم ہوئی ہیں۔ اس سے پتہ چلا ہے کہ وہ معمول کی چیکنگ کے لئے روڈ پر موجود تھا تاکہ مجرموں کو چیک کیا جا سکے ــــ تو وہاں سیاہ رنگ کی ایک بڑی سی کار پاور ہاؤس کی طرف سے آئی جسے پکٹنگ سپاٹ پر روکا گیا۔ اس کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا تھا ــــ آفیسر نے بتایا ہے کہ جب اُسے اور اس کے ساتھیوں کو جو تعداد میں چار تھے اور باقاعدہ سوٹوں میں ملبوس تھے۔ کار سے باہر آنے کے لئے کہا گیا تاکہ کار کے ساتھ ساتھ ان کی جسمانی تلاشی بھی لی جا سکے ــــ اور ان سے آدھی رات کے وقت اس طرف آنے کے متعلق پوچھ گچھ کی جا سکے۔ تو اس بوڑھے نے اُسے کہا کہ اس کے پاس ریڈ۔ ٹی کا کارڈ ہے وہ پہلے دیکھ لو۔ پولیس آفیسر نے اپنے حکم کی تعمیل پر اصرار کیا تو بوڑھے نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا کہ وہ نہیں جانتا کہ ریڈ۔ ٹی کو روکنا کتنی بڑی حماقت ہے ــــ اور اس

www.urdufanz.com

کے بعد اچانک کار سے فائرنگ شروع ہو گئی اور کار سڑک پر موجود ایک پولیس کار کو ٹکر مار کر نکل گئی۔ پولیس آفیسر نے اپنے بچے ہوئے ساتھیوں سمیت چار کاروں پر ان کا تعاقب کیا ——— لیکن کوئی بم یا میزائل مار کر ان کی کاریں الٹ دی گئیں۔ اور پولیس آفیسر شدید زخمی ہو کر ہسپتال پہنچ گیا۔ آپ نے چونکہ نعمانی اور چوہان کی تلاش کا کہا تھا اس لئے میں ان کی تلاش میں ہسپتال پہنچا تو وہاں جا کر مجھے اس حادثے کا علم ہوا ——— چونکہ یہ حادثہ پاور ہاؤس کے قریب ہوا تھا۔ اس لئے میں اس پولیس آفیسر سے ملا تھا" ——— ٹائیگر نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"جو بات تم نے آخر میں بتائی ہے۔ وہ پہلے کہنی چاہئے تھی۔ کہ اس پولیس آفیسر کا کیا حادثہ ہوا۔ اور کہاں ہوا۔ بہر حال تم نے اس پولیس آفیسر سے اس بوڑھے کا حلیہ تفصیل سے معلوم کیا" عمران نے کہا۔

"یس سر ——— اس کے سر اور داڑھی کے بال برف کی طرح سفید تھے۔ چہرے پر جھریوں کا جیسے جال سا بچھا ہوا تھا۔ لیکن اس کا جسم خاصا توانا اور تندرست دکھائی دیتا تھا۔ وہ غیر ملکی تھا۔ اسی طرح اس کے باقی چار ساتھی بھی غیر ملکی تھے ——— میں نے پولیس آفیسر سے اس کار کا نمبر معلوم کیا تو اس نے بتایا کہ اس پر نمبر پلیٹ موجود ہی نہ تھی۔ پولیس آفیسر کو پہلے اس بات کا خیال نہ آیا تھا۔ میرے پوچھنے پر اس نے سوچ کر بتایا تھا ——— ویسے اس نے بتایا ہے کہ کار کا ماڈل نیا تھا۔ اور وہ ہنڈا اکارڈ کار تھی۔ رنگ سیاہ تھا" ——— ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ——— تم شہر میں سیاہ رنگ کی ہنڈا اکارڈ کاروں کو چیک کرو۔ ہنڈا اکارڈ کاروں میں سیاہ رنگ بہت کم آتا ہے" ——— عمران نے کہا۔ اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"ٹائیگر نے نئی بات بتائی ہے کہ ریڈ۔ ٹی بوڑھا آدمی ہے جب کہ نعمانی اور چوہان نے اُسے جوان بتایا ہے" ——— عمران نے رسیور رکھ کر سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

"ہو سکتا ہے ان دونوں میں سے کوئی اسسٹنٹ ہو" بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہونے کو تو بہت کچھ ہو سکتا ہے" ——— عمران نے بڑبڑانے کے سے انداز میں جواب دیا۔ اور اس نے ایک بار پھر کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔ پھر چند لمحوں بعد اس نے آنکھیں کھولیں اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اگر کوئی خاص بات سامنے آئے تو مجھے فلیٹ پر اطلاع دے دینا" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور بلیک زیرو کا جواب سنے بغیر وہ آپریشن روم سے باہر نکل آیا۔

چند لمحوں بعد اس کی کار دانش منزل سے نکل کر اپنے فلیٹ کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ لیکن اس کے ذہن میں عجیب سی کھچڑی پک رہی تھی۔ اس ریڈ۔ ٹی کا کوئی سر پیر اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا ——— نعمانی اور چوہان سے پوچھ گچھ کرنے کے بعد اس کوٹھی پر کسی کا لوٹ کر نہ آنے کا یہی مطلب تھا کہ اس ریڈ۔ ٹی نے جان بوجھ کر انہیں آزاد ہونے اور نکل جانے کا موقع دیا ورنہ

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

کرسی کا میکنزم پہلے ہی ڈھیلا محسوس ہوتا۔ ادھر اعلیٰ عہدیداروں کا قتل۔ ادھر سیکرٹ سروس کے ارکان کی گرفتاری۔ ادھر پاور ہاؤس میں تخریبی کارروائی ــــ اور یہ سب کچھ ایک ہی وقت میں کیا جا رہا تھا۔ تو پھر اس ریڈ۔ ڈی کا اصل مشن کیا ہے۔ عجیب سا گورکھ دھندہ بن کر رہ گیا تھا۔ اور عمران اس لئے دانش منزل سے اٹھ آیا تھا تاکہ فلیٹ میں جا کر وہ یکسوئی سے اس سارے مسئلے پر غور کر سکے۔

فلیٹ کے سامنے گاڑی روکتے ہوئے وہ بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ وہاں پہلے سے ہی ایک گاڑی موجود تھی۔ اور یہ وہی گاڑی تھی جس سے فرینک اترا تھا ــــ اس کا مطلب ہے فرینک اس کے فلیٹ میں موجود تھا۔ عمران کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے ناخوشگواری کے تاثرات پیدا ہوئے۔ عمران نے کار روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر دروازے پر پہنچ گیا ــــ دروازہ اس کی توقع کے مطابق کھلا ہوا تھا۔

" ارے سلیمان۔ یہ دروازہ کیوں کھول رکھا ہے۔ کوئی محترمہ کھلا دروازہ دیکھ کر اندر آ گئی تو " ــــ عمران نے دروازے میں داخل ہوتے ہی اونچی آواز میں کہا۔

" تو کیا ہوگا ــــ کیا کسی محترمہ کا داخلہ یہاں بند ہے " ــــ ڈرائنگ روم سے فرینک کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی۔

" ارے فرینک تم ــــ شکر ہے۔ اللہ میاں نے جنس بدل دی ورنہ " عمران نے ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہی ایسے لہجے میں کہا جیسے اُسے بڑا اطمینان ہوا ہو۔

" جنس بدل دی ــــ اچھا سمجھ گیا۔ تو میں تمہارے فلیٹ پر آنے سے

پہلے محترمہ تھا اور اب محترم بن گیا ہوں " ــــ فرینک نے غصیلے انداز میں کہا۔

" یار۔ تو اس میں ناراض ہونے والی کون سی بات ہے۔ محترمہ اور محترم میں صرف " ہ " کا ہی فرق ہے۔ وہ تم فلیٹ سے باہر بھی چھوڑ سکتے ہو " عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور فرینک بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

" میں ہوٹل میں بڑا بور ہو رہا تھا۔ میں نے سوچا کہ چلو تم سے گپ شپ کر کے وقت گزاروں۔ اور ہاں یار۔ یہ تم نے ملازم اپنے سے بھی سپر رکھا ہوا ہے ــــ ایک گھنٹہ تو دروازے پر ہی اُسے یہ یقین دلاتے ہوئے گزر گیا کہ میں تمہارا بہت گہرا دوست ہوں۔ لیکن دیکھ لو اس نے مجھے ڈرائنگ روم میں بٹھانے کے بعد اب تک واپس آ کر اتنا بھی نہیں پوچھا کہ میں کچھ پینا بھی چاہتا ہوں یا نہیں " ــــ فرینک نے غصیلے انداز میں منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" تو تمہیں اس نے دوستوں والا کارڈ نہیں دکھایا " ــــ عمران نے چونک کر پوچھا۔

" دوستوں والا کارڈ ــــ وہ کیا ہوتا ہے " ــــ فرینک نے چونک کر پوچھا۔

" سلیمان " ــــ عمران نے فرینک کی بات کا جواب دینے کی بجائے بڑے سنجیدہ انداز میں سلیمان کو آواز دی۔

" یس سر " ــــ چند لمحوں بعد سلیمان کی دروازے سے آواز سنائی دی۔ وہ بڑے مؤدبانہ انداز میں کھڑا تھا۔

" تم نے میرے دوست کو دوستوں والا کارڈ نہیں دکھایا۔ کیوں ؟ "

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

عمران کے لہجے میں شدید غصہ تھا۔

"س۔ س۔ وہی کارڈ تو میں ڈھونڈھ رہا ہوں۔ آج سے پہلے تو اس کارڈ کے دکھانے کا موقعہ ہی نہیں ملا تھا۔ اس لئے سنبھالنے میں وہ کہاں رکھ کر بھول گیا ہوں" ـــــ سلیمان نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

فرنیک حیرت بھرے انداز میں منہ اٹھائے ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا۔

"تو پھر زبانی بتاؤ۔ تمہیں یاد ہونا چاہیئے۔ یہ تمہاری ڈیوٹی میں شامل ہے" عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"جب کوئی دوست فلیٹ میں آئے گا تو اس پر لازم ہوگا کہ وہ تمام شرائط پر پورا پورا عمل کرے۔ شرط نمبر (۱) وہ کھانے پینے کے لئے کچھ نہ کچھ ساتھ ضرور لائے گا۔ تاکہ دوستی کا ثبوت مہیا کر سکے ـــــ شرط نمبر (۲) وہ قرضہ نہ مانگے گا۔ بلکہ اگر اس سے قرضہ مانگا جائے تو وہ انکار نہ کرے گا۔ تاکہ اس کی دوستی کا بھرم قائم رہ سکے۔ تیسری اور آخری شرط۔ کہ وہ جس معیار کا دوست ہوگا۔ اسی معیار سے دوست فنڈ میں رقم چھوڑے گا"

سلیمان نے کسی ٹیپ کی طرح بولنا شروع کیا۔ اور آخری شرط بتلاتے ہی وہ اس طرح مڑ کر دروازے سے غائب ہو گیا جیسے وہ انسان کی بجائے کوئی روبوٹ ہو۔ جو اپنا کام ختم ہوتے ہی میکانکی انداز میں واپس چلا گیا ہو۔

"تم نے دوستوں کے کارڈ کی شرائط سن لیں فرنیک" ـــــ عمران نے سلیمان کے جاتے ہی سر ہلا کر کہا۔

"کیا بکواس ہے" ـــــ فرنیک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ بکواس نہیں ہے فرنیک۔ اس فلیٹ کا قانون ہے۔ اور سلیمان قانون نافذ کرنے کے بارے میں بہت سخت ہے۔ اسی لئے تو میں نے تمہیں فلیٹ پر آنے کی دعوت نہیں دی تھی۔ لیکن اب تقدیر کا کیا کیا جائے۔ وہ تمہیں لے ہی آئی" ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرے ساتھ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایسی بکواس اس سے کیا کرو جو تمہیں جانتا نہ ہو۔ پہلے تو پینے کے لئے کچھ منگواؤ۔ ورنہ میں نے اپنا کارڈ سنانا شروع کر دیا تو تم دونوں فلیٹ چھوڑ کر ہی بھاگ جاؤ گے" ـــــ فرنیک نے کہا۔

اور عمران نے یوں دونوں ہاتھوں سے سر تھام لیا جیسے وہ کسی بڑی پریشانی میں پھنس گیا ہو۔

"سلیمان ـــــ اے بھائی سلیمان" ـــــ عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"اب کیا ہے ـــــ میں ایک بار ہی سنا سکتا ہوں۔ دوسری بار کے لئے اوورٹائم دینا پڑے گا" ـــــ سلیمان نے اس بار منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اس کے پاس ہمارے سے بھی زیادہ سخت شرائط والا کارڈ ہے۔ اس لئے بھائی کچھ پینے پلانے کا بندوبست کر ہی دو" ـــــ عمران نے سہمے سے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کا حکم" ـــــ سلیمان نے بڑے فرمانبردارانہ لہجے میں کہا اور واپس چلا گیا۔

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

"تم دونوں ہی ایک دوسرے کی ٹکر کے ہو۔ اچھا یہ بتاؤ کہ اب اس ریڈ۔ ٹی کا کیا کروں۔ میں نے فیاض سے ملنے کی کوشش کی لیکن پتہ چلا کہ وہ نہ گھر پہ ہے نہ ہسپتال میں ——— اور یار۔ تمہارے ڈیڈی سے ملنے کی مجھے ہمت ہی نہیں پڑی۔ میں نے سوچا کہ جس کا بیٹا عمران ہو اس کا باپ تو اس سے دو ہاتھ آگے ہی ہوگا" ——— فرنیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے دماغ سے ابھی سرخ چلنے کا بخار نہیں اترا۔ یار کیوں خواہ مخواہ کے چکر میں پڑے ہوئے ہو۔ آرام سے یہاں گھومو پھرو۔ اور پھر واپس ہالینڈ چلے جاؤ۔ فیاض جانے اور وہ سرخ جائے" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے تم لوگوں نے اُسے سنجیدگی سے نہیں لیا۔ حالانکہ آج صبح اخبار دیکھ کر میں سمجھ گیا تھا کہ اس نے یہاں تباہی کا آغاز کر دیا ہے ——— اخبار میں تھا کہ چار اعلیٰ عہدیدار اچانک قتل ہو گئے ہیں۔ ان کی رہائش گاہوں کو ٹائم بموں سے اڑا دیا گیا ہے۔ اور وہ تمہارے اٹھک بیٹھک گھر میں بھی تخریبی کارروائی ہوئی ہے۔ گو اخبار میں ریڈ۔ ٹی کا ذکر نہ تھا ——— لیکن میں سمجھ گیا ہوں کہ لازماً یہ اُسی کی کارروائی ہے" فرنیک نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا جواب دیتا۔ سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ ٹرالی پہ پانی کا ایک جگ اور دو گلاس رکھے ہوئے تھے۔ سلیمان نے بڑے مودبانہ انداز میں گلاس اور جگ میز پہ رکھے ——— اور پھر ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس چلا گیا۔ فرنیک بڑے

غور سے جگ کو دیکھ رہا تھا۔ عمران نے جگ اٹھا کر دونوں گلاس بھرے اور پھر ایک گلاس فرنیک کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"لو۔ تم بھی کیا یاد کرو گے کہ کوئی مشروب پیا تھا" ——— عمران کا لہجہ سنجیدہ تھا۔

"یہ مشروب ہے۔ کمال ہے۔ شکل تو سادہ پانی جیسی ہے" فرنیک نے گلاس لیتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور پھر جیسے ہی اس نے گھونٹ لیا۔ دوسرے لمحے اس نے گلاس میز پہ رکھ دیا۔

"تو تم سادہ پانی کو مشروب کہہ رہے ہو۔ یار۔ اگر میرا آنا تمہیں اتنا بُرا لگا ہے تو مجھے صاف کہہ دیتے۔ کم از کم میری توہین تو نہ کرتے" فرنیک نے اس بار واقعی غصیلے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ارے ——— تم اس مشروب کو سادہ پانی کہہ رہے ہو۔ کمال ہے یار۔ تم اتنا عرصہ آکسفورڈ میں پڑھے۔ وہاں سے ڈاکٹریٹ کی۔ پھر ہالینڈ میں رہے۔ اور تم اسے سادہ پانی کہہ رہے ہو۔ بھئی حد ہے کمال ہے تمہاری سادگی کی ——— یہ تو بڑا نایاب مشروب ہے۔ اسے ہمارے ہاں وائٹ واٹر کہتے ہیں۔ بس اس کا ذائقہ سادہ پانی جیسا ہوتا ہے۔ اور یہی اس کی خاص بات ہے" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"وائٹ واٹر ——— عجیب نام ہے۔ سادہ پانی بھی تو وائٹ واٹر ہی ہوا" ——— فرنیک نے دوبارہ گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔

"وہ تو نیچرل واٹر کہلاتا ہے۔ وائٹ واٹر یہ ہے۔ اس کے پینے

سے دماغ کے خلیات کھل جاتے ہیں۔ آنکھوں میں روشنی آجاتی ہے۔ جگر کی گرمی دور ہو جاتی ہے۔ آدمی تازہ دم ہو جاتا ہے۔ تازہ دم جانتے ہو کسے کہتے ہیں" ــــ عمران نے کہا۔

"مطلب ہے فریش" ــــ فرنیک نے اب اس طرح سادہ پانی کے گھونٹ لینے شروع کر دیئے جیسے وہ واقعی کوئی نایاب مشروب پی رہا ہو۔

"تم جب باتیں کرتے ہو تو یقین کرو مجھے اپنی ڈگری پہ شرم آنے لگ جاتی ہے۔ تازہ دم کا مطلب ہے جوان" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ ــــ اچھا اچھا۔ سمجھ گیا۔ پھر تو واقعی یہ نایاب مشروب ہو گا۔ تھینک یو تھینک یو" ــــ فرنیک نے اب باقاعدہ شکریہ ادا کرنا شروع کر دیا۔ اور عمران کے لبوں پہ مسکراہٹ تیرنے لگی۔ سلیمان نے واقعی ستم ظریفی سے کام لیا تھا۔ اور یہ عمران کا ہی کام تھا جو اس ستم ظریفی کو نبھانے میں کامیاب ہو گیا تھا ــــ ویسے عمران سادہ پانی لانے پر ہی سمجھ گیا تھا کہ سلیمان اور فرنیک کے درمیان لازماً گڑبڑ ہوئی ہو گی۔

"اچھا یہ تو بتاؤ فرنیک ــــ یہ ریڈ۔ ٹی صاحب کس عمر کے ہیں" اچانک عمران نے ایک خیال آتے ہی پوچھا۔

"کس عمر کے ہیں ــــ کیوں" ــــ فرنیک نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"پہلے تم بتاؤ۔ پھر تمہاری بات کا جواب بھی دے دوں گا" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں نے اُسے دیکھا تو نہیں۔ لیکن سنا ہے کہ جوان آدمی ہے" فرنیک نے جواب دیا۔

"ارے پھر تو مارے گئے۔ یار یہ مجرم صرف جوانی میں ہی ادھر کا رخ کیوں کرتے ہیں بوڑھے ہو کر آیا کریں" ــــ عمران نے بُرا سا منہ بنا کر کہا۔

"کیوں ــــ بوڑھے ہو کر کیوں آیا کریں۔ مقصد کیا ہے تمہارا" فرنیک نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یار۔ سارا مسئلہ معاشی ہے۔ تمہارے یورپ میں تو عورتیں امیر بوڑھوں کو پسند کرتی ہیں مگر ہمارے ہاں الٹا حساب ہے۔ یہاں اُسے پسند کیا جاتا ہے جو جوان بھی ہو اور امیر بھی" ــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر کیا ہوا۔ کرتی رہیں پسند۔ اس سے تمہاری صحت پر کیا اثر پڑتا ہے" ــــ فرنیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بڑا فرق پڑتا ہے۔ میرے لئے تو بوڑھی عورتیں ہی رہ جائیں گی" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا تو یہ بات ہے لیکن تمہیں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ریڈ۔ ٹی کو عورتوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے" ــــ فرنیک نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ بڑی حتمی بات کر رہے ہو" عمران نے کہا۔

"اس کے متعلق آج تک ایسی کوئی رپورٹ نہیں ملی اس لئے کہہ رہا

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

Scanned By Saad

ہوں" ۔۔۔۔ فرنیک نے جواب دیا۔

" ویسے ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ آخر اس ریڈ۔ٹی کا یہاں آنے کا مقصد کیا ہے۔ عہدیداروں کو ختم کر دینا۔ پاور ہاؤس کے ایک حصے کو تباہ کر دینا۔ اور بس۔ بات کچھ جچتی نہیں" ۔۔۔۔ عمران نے یک لخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" بس اس کا طریقہ کار ہے۔ پہلے وہ تباہی مچاتا ہے۔ خوب قتل و غارت کرتا ہے۔ جب حکومت بوکھلا جاتی ہے تو پھر وہ انتہائی بھاری رقم آسانی سے حاصل کر لیتا ہے" ۔۔۔۔ فرنیک نے جواب دیا۔

" یار۔ ایک کام کرو۔ اس ریڈ۔ٹی سے اتنا ہی پوچھ دو کہ اس کی ڈیمانڈ کیا ہے۔ میں سپرنٹنڈنٹ فیاض سے کہہ کر اس کا بندوبست کر دوں گا ۔۔۔۔ خواہ مخواہ کی دردسری سے تو جان چھوٹ جائے گی" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" میں پوچھ دوں۔ جیسے وہ میرے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے۔ میں تو خود اسی چکر میں آیا ہوں کہ اس کے حلق سے اپنے ملک کی رقم اگلواؤں اور تم مجھے کہہ رہے ہو" ۔۔۔۔ فرنیک نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

" تو پھر اب تک تم نے کیا کیا ہے۔ کچھ مجھے بھی تو پتہ چلے" ۔ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

" میں نے ۔۔۔۔ یار سچ پوچھو تو یہاں آ کر مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی کہ کیا کروں۔ میں نے تو سوچا تھا کہ یہاں کی انٹیلی جنس کی مدد سے اس کے گرد گھیرا ڈالوں گا۔ لیکن یہاں آ کر میں نے تو یہی محسوس کیا ہے کہ یہاں کی انٹیلی جنس وغیرہ سرے سے کام ہی نہیں کر رہی۔ کوئی کارروائی

www.urdufanz.com

نہیں ہو رہی۔ ہر طرف خاموشی ہی خاموشی ہے۔ میں اس لئے تم سے ملنے آیا تھا کہ کم از کم پتہ تو چلے کہ کیا سیکرٹ سروس کام کر رہی ہے یا نہیں" ۔۔۔۔ فرنیک نے کہا۔

" سیکرٹ سروس کو کیا ضرورت پڑی ہے۔ ایسے گھٹیا قسم کے مجرموں کے خلاف کام کرتی پھرے" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" گھٹیا ۔۔۔۔ تم اسے گھٹیا کہہ رہے ہو۔ حیرت ہے۔ تمہارے اتنے آدمی مارے گئے۔ پاور ہاؤس تباہ ہو گیا۔ اور تم اسے گھٹیا کہہ رہے ہو۔ اس بھول میں نہ رہنا۔ مجھے تو یقین ہے کہ اگر تمہاری سیکرٹ سروس حرکت میں آئی تو وہ اس کا بھی خاتمہ کر دے گا۔ وہ بے حد تیز طرار مجرم ہے" ۔۔۔۔ فرنیک نے کہا۔

" اچھا ہے خاتمہ کر دے۔ چلو اپنی بے روزگاری تو دور ہو گی۔ اب بات کرو تو نوکری کے الفاظ ہی سننے پڑتے ہیں" ۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور فرنیک سر ہلاتا رہ گیا۔

" تو پھر میرا خیال ہے مجھے واقعی واپس چلا جانا چاہئے۔ ریڈ۔ٹی کو پکڑنا یہاں کے لوگوں کے بس کی بات نہیں۔ وہ کسی اور ملک میں جائے گا تو پھر دیکھا جائے گا" ۔۔۔۔ فرنیک نے یک لخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" یہ بھی ٹھیک ہے۔ ویسے تم اپنا پتہ دیتے جاؤ۔ جیسے ہی وہ کسی اور ملک میں پہنچا۔ میں تمہیں اطلاع کر دوں گا۔ لیکن اگر وہ اور دنیا میں چلا گیا تو پھر تم وہاں کیسے جاؤ گے" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور فرنیک چونک کر عمران کو دیکھنے لگا۔

Scanned By Saad

" اوہ ـــــ اس کا مطلب ہے کہ تم اس پر کام کر رہے ہو" ـــــ فرنیک نے چونکتے ہوئے کہا۔

" مجھے بھلا کیا ضرورت ہے اس پر کام کرنے کی۔ ویسے مجھے تو اس بات پر حیرت ہے کہ تم آخر اس گھٹیا ٹائپ کے مجرم کو اتنی اہمیت کیوں دے رہے ہو۔ ایسے تو چھتیس مجرم روز یہاں آتے ہیں اور پھر عالم بالا میں شفٹ ہو جاتے ہیں" ـــــ عمران نے کہا۔

" یہ تمہاری غلط فہمی ہے عمران۔ اور میرا مشورہ ہے کہ اس غلط فہمی کو دل سے نکال دو۔ تم اسے نہیں جانتے۔ میں جانتا ہوں۔ کہ وہ کیا چیز ہے۔ وہ اگر چاہے تو تمہارے ملک کو مکمل طور پر تباہ کر کے رکھ دے" ـــــ فرنیک کا لہجہ غصیلا ہو گیا۔

" ہونہہ ـــــ وہ بس تم جیسوں کو ہی مرعوب کر سکتا ہے۔ یہی اس کی کامیابی ہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اچھا دیکھ لینا۔ ایک دن تمہیں خود ہی احساس ہو جائے گا۔ اور میں اب چلتا ہوں" ـــــ فرنیک نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" ایک گلاس اور وائٹ واٹر پی لو۔ تاکہ تمہیں شکایت نہ ہو کہ یہاں دوستوں کی خاطر تواضع نہیں ہوتی" ـــــ عمران نے بڑے مخلصانہ لہجے میں کہا۔

" نہیں ـــــ تھینک یو" ـــــ فرنیک نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ اور تیزی سے مڑ کر ڈرائنگ روم سے باہر نکلا۔ اور چند لمحوں تک اس کے قدموں کی آوازیں راہداری میں سنائی دیتی رہیں۔

پھر بیرونی دروازہ ایک دھماکے سے بند ہونے کی آواز سنائی دی۔ اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ وہ جلدی سے اٹھا۔ اور اس نے ایک الماری کے خفیہ خانے سے جدید ترین گائیگر نکالا اور اس کی مدد سے اس نے ڈرائنگ روم میں موجود ہر چیز کو چیک کرنا شروع کر دیا ـــــ خاص طور پر ٹیلی فون کی اس نے بڑی باریک بینی سے چیکنگ کی۔ لیکن گائیگر خاموش ہی رہا۔

" میرا بھی واقعی دماغ خراب ہو گیا ہے جو کہ ایک دوست پر شک کرنے لگا ہوں" ـــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور گائیگر کو دوبارہ الماری میں رکھ کر وہ دھم سے صوفے پر بیٹھ گیا۔

" چلا گیا وہ آپ کا دوست۔ مجھے کہہ رہا تھا کہ میں عمران کا دوست ہوں اس لئے تم میرے بھی ملازم ہو" ـــــ اسی لمحے سلیمان نے دروازے میں آ کر بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ابھی تمہارا غصہ باقی ہے۔ غریب کو وائٹ واٹر پر ٹرخا دیا" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں تو اسے یہ بھی نہ پلاتا۔ نجانے مجھے کیوں اس پر رحم آ گیا" سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کسی دن مجھ پر تمہیں رحم نہیں آ سکتا۔ مونگ کی دال کھا کھا کر میں اب واقعی قابلِ رحم ہو گیا ہوں" ـــــ عمران نے بڑی بے بسی سے کہا۔

" اس تنخواہ میں مونگ کی دال بھی پکی پکائی مل جاتی ہے۔ اسے غنیمت سمجھیں" ـــــ سلیمان نے کہا۔ اور گلاس اور جگ اٹھا کر

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

واپس مڑ گیا۔

سلیمان کے جانے کے بعد عمران اٹھ کر بیڈ روم کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اب بیڈ پر لیٹ کر اس ریڈ۔ٹی کے معاملے پر یکسوئی سے غور کرنا چاہتا تھا ـــ کیونکہ اس کیس میں سے اُسے اب تک کوئی لائن آف ایکشن بھی نظر نہ آ رہی تھی۔ اور شاید یہ پہلا کیس تھا جس میں اب تک مجرم نے تو خاصی کارروائی کر ڈالی تھی۔ لیکن عمران اور سیکرٹ سروس کی طرف سے ایک بھی جوابی اقدام نہ ہو سکا تھا۔ اور اب وہ باقاعدہ طور پر ریڈ۔ٹی کے خلاف کام کرنا چاہتا تھا۔

لیکن ابھی اس نے بیڈ پر لیٹ کر آنکھیں بند ہی کی تھیں کہ پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ٹھمن بھائی۔ دھی بھن فیلڈ ملک کمپنی" ـــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن لہجہ اصل ہی تھا۔

"عمران صاحب۔ میں ٹائیگر بول رہا ہوں۔ میں نے وہ سیاہ رنگ کی ہنڈا اکارڈ کار ڈھونڈ نکالی ہے" ـــ دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"اچھا ـــ کیا وہ شہر میں اکیلی ہی سیاہ رنگ کی ہنڈا اکارڈ کار ہے" ـــ عمران نے کہا۔

"یہ بات نہیں ـــ لیکن اس ہنڈا اکارڈ کار پر میں نے اس بوڑھے کو دیکھا ہے۔ بالکل وہی حلیہ۔ جو اس پولیس آفیسر نے بتایا تھا" ـــ ٹائیگر نے کہا۔

www.urdufanz.com

"اوہ ـــ ویری گڈ ـــ اب پوری تفصیل بتاؤ" ـــ عمران اس کی بات سنتے ہی ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔ کیونکہ یہ ایک انتہائی واضح کلیو تھا۔

"میں اس ہنڈا اکارڈ کار کی تلاش میں گھومتا ہوا مالا بار کالونی میں پہنچا تو میں نے ایک کوٹھی سے اس کار کو نکلتے ہوئے دیکھا۔ اُسے دیکھ کر میں چونک پڑا" ـــ ٹائیگر نے کہا۔

"اور چونکنے کے بعد میں نے ناک کھجائی۔ سر کے بالوں [illegible] کیا۔ ٹائی کی ڈھیلی ناٹ کو درست کیا۔ اپنے جوتوں کی پالش پر نظریں دوڑائیں۔ کیوں" ـــ عمران نے انتہائی طنزیہ لہجے میں اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــ سوری سر" ـــ ٹائیگر اس کی بات سمجھ گیا کہ عمران اس کی تمہید پر طنز کر رہا ہے۔

"میں نے تمہیں ہزار بار سمجھایا ہے کہ مختصر اور ٹو دی پوائنٹ بات کیا کرو۔ تم کوئی افسانہ نہیں سنا رہے۔ سمجھے۔ اور اگر آئندہ تم نے ایسا کیا تو پھر تمہاری باقی زندگی افسانے سناتے ہی گزر جائے گی" ـــ عمران کا لہجہ بے حد سخت تھا۔

"ٹھیک ہے سر۔ میں خیال رکھوں گا۔ اس کار کو دیکھتے ہی میں آگے بڑھا۔ تاکہ اُسے چیک کر سکوں تو میں نے اُسی حلیے کے بوڑھے کو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے دیکھا ـــ وہ کار میں اکیلا تھا۔ بوڑھے کو دیکھ کر میں کنفرم ہو گیا کہ یہی ہماری مطلوبہ کار ہے۔ میں نے اس کا تعاقب کیا تو وہ بوڑھا کار سمیت گلشن خیام کالونی کی

Scanned By Saad

کوٹھی نمبر بارہ میں چلا گیا اور اب تک اندر موجود ہے" ___ ٹائیگر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم وہیں رکو۔ میں آ رہا ہوں" ___ عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ کر وہ اچھل کر بستر سے اٹھا اور ملحقہ باتھ روم میں داخل ہو گیا۔

کچھ دیر بعد وہ لباس بدلے۔ میک اپ کئے۔ کار اڑاتا گلشن جہلم ...ن کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں چمک تھی۔ ظاہر ہے ...لا ریہ واضح کلیو سامنے آیا تھا۔ اس لئے عمران اب اس کلیو ...صورت چھوڑنا نہ چاہتا تھا۔

www.urdufanz.com

میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلتے ہی میز کے پیچھے بیٹھا ہوا نوجوان چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ___ ڈیوڈ کالنگ باس اوور" ___ بٹن دبتے ہی ایک تیز آواز سنائی دی۔

"یس ___ ریڈی۔ ٹی آن دی لائن اوور" ___ نوجوان نے بھاری آواز میں کہا۔

"باس۔ عمران کے فلیٹ سے ابھی ابھی ایک نوجوان نیچے اترا ہے۔ اس کا قد و قامت تو بالکل عمران جیسا ہے۔ لیکن چہرہ قطعاً مختلف ہے۔ اور وہ اسی کار کو چلا رہا ہے جس پر عمران آ کر فلیٹ میں داخل ہوا تھا اوور" ڈیوڈ نے کہا۔

"اوہ ___ وہ کہاں جا رہا ہے وہ یقیناً عمران ہی ہو گا۔ کیا کوئی فون کال

ئی تھی اوور — ریڈ۔ ٹی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس — عمران کے نمبر پر ایک کال آئی ہے جسے ہم نے
یپ کیا ہے۔ کوئی ٹائیگر بول رہا تھا۔ اس نے بتایا ہے کہ اس نے سیاہ
نگ کی ہنڈا اکارڈ کار تلاش کر لی ہے جسے ایک بوڑھا چلا رہا تھا اور وہ
کار مالابار کالونی کی کوٹھی سے نکل کر گلشن خیام کی کوٹھی نمبر بارہ میں داخل ہوئی
ہے — اس پر عمران نے اُسے کہا کہ وہ وہیں رکے وہ خود آ رہا ہے اور
س کال سے کچھ دیر بعد وہ آدمی فلیٹ سے اترا ہے اور اب اس کا
رخ گلشن خیام کالونی کی طرف ہی ہے اوور — ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"ہوں — ٹھیک ہے۔ سنو۔ تم اس کی نگرانی بند کر دو۔ وہ انتہائی
عیار آدمی ہے۔ اگر اُسے ذرا سا بھی شک ہو گیا تو سارا معاملہ خراب ہو
جائے گا۔ میں اُسے خود سنبھال لوں گا۔ ویسے تم بدستور اس کے فلیٹ
کی نگرانی جاری رکھو — اور ہاں۔ اس آدمی کا حلیہ تفصیل سے بتاؤ اوور"
ریڈ۔ ٹی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس — جیسا آپ کا حکم — ڈیوڈ نے جواب دیا۔ اور
ساتھ ہی اس نے پوری تفصیل سے حلیہ بتا دیا۔

"تم نے خاص طور پر اس کی وہ کال چیک کرنی ہے جو کسی ایکسٹو کی طرف
سے آئے۔ اس کال کی اطلاع مجھے فوراً دینی ہے۔ اس لئے تمہاری وہاں
ہر وقت موجودگی ضروری ہے — ایسا نہ ہو کہ تمہاری کار وہاں سے
ہٹ جائے اور اس دوران ایسی کال آ جائے۔ سمجھ گئے اوور"
ریڈ۔ ٹی نے کہا۔

"یس باس — میں سمجھ گیا اوور" — دوسری طرف سے ڈیوڈ
نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوور اینڈ آل" — ریڈ۔ ٹی نے کہا۔ اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر کے اس نے جلدی سے ٹرانسمیٹر کے ساتھ ہی پڑے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس — مارٹن سپیکنگ" — چند لمحوں بعد ہی ایک آواز سنائی دی۔

"ریڈ۔ ٹی بول رہا ہوں" — نوجوان ریڈ۔ ٹی نے اسی طرح بھاری آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس" — مارٹن نے تیز لہجے میں کہا۔

"سنو — فوری طور پر مالابار کالونی والا سنٹر خالی کر کے پوائنٹ تھری پر شفٹ ہو جاؤ۔ یہ سنٹر یہاں کی انٹیلی جنس کی نظروں میں آ گیا ہے" ریڈ۔ ٹی نے تیز لہجے میں کہا۔

"سنٹر نظروں میں آ گیا ہے۔ وہ کیسے باس۔ ہماری سکرین پر تو کوئی مشکوک آدمی نظر نہیں آیا ہم تو باقاعدہ چیک کر رہے ہیں" — مارٹن کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"انہوں نے مجھے کوٹھی سے نکلتے ہوئے چیک کر لیا ہے۔ تم فوراً حکم کی تعمیل کرو۔ میں بعد میں تم سے رابطہ کر دوں گا۔ اور سنو۔ ابھی سیکنڈ مشن ملتوی کر دو۔ جب تک میں چیک کرنے والوں کا بندوبست کر لوں" — ریڈ۔ ٹی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر" — مارٹن نے جواب دیا۔

اور ریڈ۔ ٹی نے جلدی سے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر تیزی سے

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

ایک اور نمبر گھمانے لگا۔

"یس ـــــ راکی بول رہا ہوں" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"راکی۔ میں ریڈ ٹی بول رہا ہوں۔ تمہارا سنٹر چیک ہو گیا ہے۔ ایک حلیہ مجھ سے سن لو۔ اس حلیے کا آدمی ابھی تمہارے سنٹر میں شاید داخل ہونے کی کوشش کرے گا ـــــ یہ بہت خطرناک آدمی ہے۔ تم نے اسے ہر صورت میں زندہ گرفتار کرنا ہے۔ اس کا ایک اور ساتھی بھی ہے۔ لیکن اس کا حلیہ معلوم نہیں۔ تم اپنے آدمی باہر نگرانی پہ لگا دو۔ تو اس کا بھی پتہ چل جائے گا۔ ان دونوں کی گرفتاری ضروری ہے" ـــــ ریڈ۔ ٹی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس" ـــــ راکی نے جواب دیا۔

"جیسے ہی یہ گرفتار ہوں مجھے اطلاع کرنا۔ اور ان کی کڑی نگرانی کرنا۔ میں خود آ کر ان سے بات چیت کروں گا" ـــــ ریڈ۔ ٹی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار تھے۔ اس نے سامنے پڑی ہوئی ایک فائل کھولی اور اس کے مطالعے میں مصروف ہو گیا ـــــ پھر نجانے کتنا وقت گزرا تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی یک لخت بج اٹھی۔ ریڈ۔ ٹی نے چونک کر سر اٹھایا۔ اور فائل بند کر کے اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس ـــــ ریڈ۔ ٹی سپیکنگ" ـــــ ریڈ۔ ٹی نے مخصوص بھاری لہجے میں کہا۔

"راکی بول رہا ہوں باس۔ دونوں آدمی پکڑ لئے گئے ہیں وہ اس

وقت تہہ خانے میں بند ہیں" ـــــ راکی نے کہا۔

"کیسے ٹریپ کیا انہیں ـــــ تفصیل بتاؤ" ـــــ ریڈ۔ ٹی نے چونک کر پوچھا۔

"آپ کی کال ملتے ہی میں نے چار آدمی باہر نگرانی پہ لگا دیئے۔ اور خود بھی ہم سب چوکنا ہو گئے۔ آپ کے بتائے ہوئے حلیے کا آدمی ایک کار میں وہاں آیا ـــــ سامنے کیفے کی سائیڈ پہ ایک اور کار موجود تھی۔ اس میں سے ایک نوجوان نکل کر آنے والی کار والے کے پاس آیا۔ اور اس نے اشارے سے ہماری کوٹھی اُسے دکھائی۔ اس سے ہم سمجھ گئے کہ یہ اس کا ساتھی ہے ـــــ کار میں آنے والا آدمی کار روک کر نیچے اترا۔ اور پھر وہ عقبی طرف سے کوٹھی میں داخل ہوا۔ ہم چونکہ پہلے سے ہی تیار تھے۔ اس لئے وہ عقبی طرف سے جیسے ہی ایک کمرے میں پہنچا ہم نے اس پہ اچانک گیس فائر کیا اور اُسے بے ہوش کر کے تہہ خانے میں پہنچا دیا۔ اس کے بعد باہر موجود اس کے ساتھی کو اغوا کر لیا ـــــ اور اُسے بھی بے ہوش کر کے تہہ خانے میں پہنچا دیا گیا۔ ویسے اب بھی ہمارے آدمی باہر نگرانی کر رہے ہیں" ـــــ راکی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ ـــــ ان دونوں کی کڑی نگرانی کرو۔ اور سنو۔ نعمانی اور چوہان کی رہائی کے بعد سیکرٹ سروس کے باقی کتنے آدمی ان سے رابطے کے دوران تمہاری نظروں میں آئے ہیں" ـــــ ریڈ۔ ٹی نے پوچھا۔

"ایک غیر ملکی عورت اور پانچ مقامی مرد جناب ـــــ ان سب کے ٹھکانوں کی نگرانی جاری ہے" ـــــ راکی نے جواب دیا۔

"او۔ کے ـــــ اپنے آدمیوں کو احکامات جاری کر دو کہ ان سب کو

اغوا کر کے فوری طور پر تمہارے سنٹر میں پہنچا دیں - اور تم نے انہیں اس تہہ خانے میں رکھنا ہے - جہاں یہ دونوں موجود ہیں - سارا کام انتہائی احتیاط سے ہونا چاہئے ——— کیونکہ یہ سب سیکرٹ سروس کے ممبر ہیں - اس لئے یہ لوگ انتہائی تیز طرار ثابت ہو سکتے ہیں " ——— ریڈ - ٹی نے جواب دیا -

" آپ بے فکر رہیں باس - وہ ہم سے زیادہ تیز نہیں ہو سکتے ہماری تو تمام عمر ہی کھیل کھیلتے گزر گئی ہے " ——— راکی نے بڑے با اعتماد لہجے میں کہا -

" گڈ ——— تمہارا یہ اعتماد بتا رہا ہے کہ تم تنظیم میں اور اونچے جاؤ گے ، اور سنو - جب یہ سب لوگ تہہ خانے میں پہنچ جائیں تو مجھے کال کرنا - اس کے بعد میں خود وہاں آؤں گا " ——— ریڈ - ٹی نے سر ہلاتے ہوئے کہا - اور رسیور رکھ دیا - اور ایک بار پھر اس نے سامنے رکھی ہوئی فائل کھول دی -

پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ٹیلی فون کی گھنٹی دوبارہ بجی تو ریڈ - ٹی نے رسیور اٹھا لیا -

" یس ——— ریڈ - ٹی " ——— ریڈ - ٹی نے مخصوص لہجے میں کہا -

" راکی بول رہا ہوں باس " ——— دوسری طرف سے راکی کی آواز سنائی دی -

" یس ——— کیا رپورٹ ہے " ——— ریڈ - ٹی نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا -

" وکٹری باس ——— یہ سب لوگ تہہ خانے میں پہنچ چکے ہیں - میرے

…یوں نے انہیں بڑی آسانی سے ٹریپ کر لیا ہے " ——— راکی نے …انہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا -

" اوہ ——— ویری گڈ ——— ویری گڈ راکی - تم نے تنظیم کے لئے ایک …ت بڑا کارنامہ سر انجام دیا ہے - اس کا تمہیں خصوصی طور پر انعام …ے گا - میں تھوڑی دیر میں آ رہا ہوں - تم انتہائی کڑی نگرانی رکھنا " …ٹی نے مسرت سے بھرپور لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر وہ ایک جھٹکے …ے اٹھ کھڑا ہوا - اس کی آنکھوں میں کامیابی کی چمک ابھر آئی تھی -

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

Scanned By Saad

عمران نے آنکھیں کھولیں تو ارد گرد کا ماحول دیکھ کر اس کے چہرے پر پراسرار سی چمک لہرا گئی۔ اُسے واقعی انتہائی چابکدستی سے ٹریپ کیا گیا تھا ___ کمرے میں داخل ہوتے ہی اچانک ایک روشندان سے اس کی ناک پر ایک غبارہ سا پھٹا اور جب تک عمران سنبھلتا انتہائی زود اثر گیس نے اس کے ذہن پر قبضہ کر لیا۔ اور اب اس کی آنکھیں کھلیں تو اس نے اپنے آپ کو ایک بڑے تہہ خانے میں ایک کرسی پر رسیوں سے جکڑا ہوا پایا ___ اور اس تہہ خانے میں وہ اکیلا نہ تھا۔ بلکہ اس کے ساتھ ٹائیگر اور جولیا سمیت پوری سیکرٹ سروس موجود تھی۔ وہ سب بھی اُسی کی طرح کرسیوں پر رسیوں سے جکڑے ہوئے بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

"خوب ___ اس کا مطلب ہے ریڈ۔ ٹی خاصا کامیاب رہا ہے۔" عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے

www.urdufanz.com

ناخنوں میں لگے ہوئے بلیڈوں کا استعمال شروع کر دیا۔ اور چند لمحوں بعد اس کے جسم پر موجود رسیاں اس پوزیشن میں آ گئیں کہ وہ جب بھی چاہے ایک جھٹکے سے ان رسیوں کی گرفت سے آزاد ہو سکتا تھا۔ اور ویسے بھی رسیاں بڑے معمولی سے انداز میں باندھی گئی تھیں۔ شاید باندھنے والوں نے انہیں کچھ زیادہ اہمیت نہ دی تھی۔

رسیاں ایڈجسٹ کرنے کے بعد عمران سوچنے لگا کہ اب واقعی اُسے فَن آف ایکشن ملی ہے۔ لیکن الجھن جو اس کے ذہن میں تھی وہ صرف اتنی تھی کہ نعمانی اور چوہان نے اُسے ریڈ۔ ٹی کا جو حلیہ بتایا تھا وہ نوجوان آدمی کا تھا ___ جب کہ پاور ہاؤس میں تخریبی کارروائی کرنے والے افراد میں سے ایک بوڑھے نے اپنے آپ کو ریڈ۔ ٹی بتایا تھا۔ اور اب عمران بوڑھے کا تعاقب کرتے ہوئے یہاں پہنچا تھا۔ اور سیکرٹ سروس کی یہاں موجودگی کا مطلب تھا کہ اس کا یہ آئیڈیا درست تھا کہ نعمانی اور چوہان کو جان بوجھ کر رہا کیا گیا تھا ___ اور اب ان کی رہائی کا مقصد بھی سامنے آ گیا تھا۔ نعمانی اور چوہان کے ذریعے انہوں نے سیکرٹ سروس کے باقی ارکان کو بھی تلاش کر لیا تھا۔ لیکن عمران اس بات پر حیران تھا کہ سیکرٹ سروس کے کسی رکن نے بھی اس نگرانی اور تعاقب کا احساس تک نہیں کیا۔

ابھی وہ بیٹھا یہی باتیں سوچ رہا تھا کہ تہہ خانے کا دروازہ کھلتا ہوا محسوس ہوا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک نے ہاتھ میں بیگ اٹھایا ہوا تھا جب کہ دوسرے کے ہاتھ میں مشین گن تھی وہ دونوں ہی غیر ملکی تھے۔

Scanned By Saad

"ارے —— اسے تو ہوش آگیا ہے۔ لیکن کیسے۔ گیس اٹیک میں جب تک انٹی انجکشن نہ لگائے جائیں ہوش نہیں آسکتا" —— بیگ والے نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں ک جو بڑے مطمئن انداز میں آنکھیں کھولے بیٹھا ہوا تھا۔

"تم ڈاکٹر ہو" —— عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں ڈاکٹر ہوں" —— بیگ والے نے سر ہلاتے ہو جواب دیا۔

"تو پھر تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ جس آدمی کے جسم میں خون کی بجا چائے دوڑ رہی ہو۔ اور وہ مونگ کی دال سے ہر وقت بھرا رہتا ہو اُسے انٹی انجکشن لگانے کی ضرورت نہیں رہتی" —— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"خون کی بجائے چائے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے" —— ڈاکٹر نے اور زیادہ حیرت زدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"جب ایک آدمی دن میں سو سے زیادہ پیالیاں چائے پی جاتا ہو اور پچھلے کئی سالوں سے صرف مونگ کی دال ہی کھاتا چلا آرہا ہو تو اس کا یہی نتیجہ ہی نکلتا ہے" —— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر —— تم کام شروع کرو بحث مت کرو۔ باس ابھی آنے والے ہیں" —— مشین گن بردار نے قدرے کرخت لہجے میں کہا اور ڈاکٹر سر ہلاتا ہوا بیگ اٹھائے ٹائیگر کی طرف بڑھ گیا ا نے بیگ کھول کر اس میں سے سرنج نکالی جس میں زرد رنگ کا محل بھرا ہوا تھا —— اور پھر اس نے یہ محلول تھوڑا تھوڑا۔ ٹائیگر اور سیکر

سروس کے باقی ممبران کے بازوؤں میں انجکٹ کر دیا۔ اور اس کے بعد وہ دونوں ہی واپس چلے گئے۔ اور دروازہ باہر سے بند ہو گیا۔

چند لمحوں بعد سب کی آنکھیں خود بخود کھل گئیں۔ اور وہ سب حیرت سے ایک دوسرے کو یوں دیکھنے لگے جیسے انہیں یقین ہی نہ آرہا ہو۔

"میرے خیال میں اب تم سب کو ریٹائر ہو جانا چاہیئے"۔ عمران نے ان کے ہوش میں آتے ہی کہا۔

"اوہ عمران۔ تم" —— سب نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا عمران چونکہ میک اپ میں تھا۔ اس لئے پہلے وہ اسے پہچان نہ سکے تھے۔

"اچھا۔ ابھی تمہاری عقل سلامت ہے۔ لیکن اگر اس طرح مجرم پوری سیکرٹ سروس کو اغوا کر کے اپنے اڈے پر لے آسکتے ہیں تو پھر میرے خیال میں تنظیم کا نام سیکرٹ کی بجائے اوپن سروس رکھ دینا چاہیئے" —— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہمیں خود حیرت ہے عمران صاحب۔ کہ آخر یہ کیسے ہو گیا۔ ہم تو اپنے فلیٹوں میں تھے۔ بس اچانک ہی ذہن پر اندھیروں نے قبضہ کر لیا" —— صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اسی طرح کسی روز اچانک ہی دو چھٹانک سیسہ تمہارے دلوں میں گھس جائے گا۔ اور تم منکر نکیر سے پوچھتے رہ جاؤ گے کہ یہ سب کیسے ہو گیا" —— عمران کا غصہ بدستور جاری تھا۔

"لیکن تم بھی تو یہاں لے آئے گئے ہو" —— جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اُسے شاید اس بات پر غصہ آگیا تھا کہ عمران ان سے

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

اس طرح جواب طلب کر رہا ہے جیسے وہی ان کا باس ہو۔

"میں سے آیا نہیں گیا بلکہ خود آیا ہوں" ___ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا۔ دروازہ ایک بار پھر کھلا اور وہ سب چونک کر دروازے کو دیکھنے لگے۔ دروازے سے ایک نوجوان بڑے فاتحانہ انداز میں مسکراتا ہوا اندر داخل ہو رہا تھا ___ اس کے پیچھے مشین گنوں سے مسلح چار افراد بڑے مؤدبانہ انداز میں چل رہے تھے۔

"ہوں ___ تو سیکرٹ سروس کا اجلاس ہو رہا ہے" ___ نوجوان نے اندر داخل ہوتے ہی بھاری آواز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

اور عمران اس کی آواز سن کر چونک پڑا۔ کیونکہ آواز واقعی ریڈ۔ ٹی کی تھی۔ ویسے بھی نعمانی اور چوہان نے جو حلیہ بتایا تھا۔ نوجوان کا وہی حلیہ تھا۔

"تمہاری معلومات بڑی پرانی سی ہیں۔ سیکرٹ سروس کا نہیں بلکہ اوپن سروس کا اجلاس ہو رہا ہے" ___ عمران نے کہا۔

اور نوجوان چونک کر عمران کو دیکھنے لگا۔ دوسرے لمحے اس کی آنکھوں میں تحسین کے آثار ابھر آئے۔

"گڈ ___ تمہیں واقعی میک اپ کرنا آتا ہے" ___ نوجوان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کہاں آتا ہے۔ میں تو سوچ رہا ہوں کہ باقاعدہ مٹھائی لے کر تمہارا شاگرد بن جاؤں۔ تم تو جنس تک تبدیل کر لیتے ہو" ___ عمران

نے بڑے احترام بھرے انداز میں کہا۔

"کیا مطلب ___ کیا کہنا چاہتے ہو" ___ نوجوان نے چونک کر پوچھا۔

"کمال ہے ___ جنس تبدیل کر لی۔ لیکن عقل وہی زنانہ ہی رہ گئی۔ یعنی ناقص العقل۔ ریڈ۔ ٹی مؤنث ہے اور تم مذکر نظر آ رہے ہو۔ میک اپ ہو تو ایسا ہو۔ کمال ہے" ___ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب ___ اچھا مذاق کر لیتے ہو مسٹر عمران۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ آج تمہارے مذاق کا آخری دن ہے" ___ ریڈ۔ ٹی نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اچھا ___ یعنی اس کے بعد مذاق والا رشتہ ختم" ___ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

اور ریڈ۔ ٹی شاید چند لمحوں تک اس کے فقرے پر غور کرتا رہا پھر وہ بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے تو پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کے متعلق بڑی کہانیاں سنی تھیں۔ لیکن میرے خیال میں تم مشرقی لوگ کام کم کرتے ہو پروپیگنڈہ زیادہ کرتے ہو ___ جتنی آسانی سے میں نے تم کو ٹریس کر لیا۔ اس سے بھی زیادہ آسانی سے میرے آدمیوں نے تمہیں اغوا کر لیا ہے۔ ان حالات میں تو تمہارے متعلق پھیلی ہوئی سب باتیں محض پروپیگنڈہ ہی معلوم ہوتی ہیں" ___ ریڈ۔ ٹی نے کہا۔

"اصل میں بات اور ہے ریڈ۔ ٹی صاحبہ۔ ہم سب تمہارے متعلق یہ سوچتے رہ گئے کہ تم خوب صورت سی لڑکی ہو۔ اس لئے ہم سب

www.urdufanz.com

نے یہی فیصلہ کیا تھا۔ کہ باقاعدہ سوئمبر رچایا جائے۔ کہ قرعہ فال کس کے نام نکلتا ہے۔ لیکن اب تمہیں دیکھ کر ہم سوچ رہے ہیں کہ خواہ مخواہ اپنا بھی اور تمہارا بھی وقت ضائع کیا "۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ تم جان بوجھ کر یہاں آئے ہو۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ جب تمہاری لاشیں تمہارے باس ایکسٹو کے پاس پہنچیں گی تو اُسے یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ تم جان بوجھ کر آئے ہو۔ یا تمہیں زبردستی لایا گیا ہے ۔۔۔۔ اور میرے خیال میں تمہارے باس کے لئے تمہاری لاشیں سب سے زیادہ قیمتی تحفہ ہو گا "۔۔۔۔ ریڈ۔ ٹی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ویسے تم اب اتنے بھی میک اپ میں ماہر نہیں ہو جتنے اپنے آپ کو ثابت کر رہے ہو۔ اصل ریڈ۔ ٹی تو بوڑھا آدمی ہے۔ تم شاید اس کے اسسٹنٹ وغیرہ ہو گے۔ یا پھر جانشین ہو گے ۔۔۔۔ لیکن جب اصل ریڈ۔ ٹی کو معلوم ہو گا کہ اس کے اسسٹنٹ نے اپنی زندگی کی سب سے بڑی حماقت کی ہے۔ تو یقیناً وہ اپنا سر پیٹ لے گا" عمران نے جواب دیا۔

"ریڈ۔ ٹی کیل ہے۔ اور اس کے کتنے روپ ہیں یہ آج تک دنیا کا بڑے سے بڑا جاسوس نہیں معلوم کر سکا۔ تمہاری تو حیثیت ہی کچھ نہیں ہے ۔۔۔۔ بہرحال اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ تمہاری زندگی کا انجام اب قریب آ گیا ہے "۔۔۔۔ ریڈ۔ ٹی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ تو وقت بتائے گا کہ انجام کس کا قریب ہے۔ لیکن ایک بات بتاؤ۔ کیا واقعی تمہارا مشن صرف رقم حاصل کرنا ہے۔ اگر ایسی ہی بات ہے تو پھر اس قدر کھڑاک پھیلانے کی کیا ضرورت تھی ۔۔۔۔ ہم مشرقی لوگ بڑے سخی ہوتے ہیں۔ حاتم طائی کا تعلق بھی مشرق سے ہی تھا۔ تم بازار میں کپڑا بچھا کر بیٹھ جاتے تو تمہیں تمہاری توقع سے کہیں زیادہ رقم خیرات میں مل جاتی "۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"سنو مسٹر عمران ۔۔۔۔ ریڈ۔ ٹی میں اتنی طاقت ہے کہ اس کی آنکھ کے اشارے پر تمہارے ملک کی ساری دولت اس کے قدموں میں ڈھیر ہو جائے۔ اُسے رقم کی نہیں ایکسٹو کی ضرورت ہے۔ میرا دشمن ایکسٹو کا خاتمہ ہے ۔۔۔۔ اور تم نے دیکھ لیا کہ میں ۔۔۔۔ کتنی آسانی سے تم لوگوں کو ٹریس کر کے یہاں لے آیا ہوں۔ اب تمہاری لاشیں جب ایکسٹو کے پاس پہنچیں گی تو وہ یقیناً بوکھلا کر اپنے بل سے باہر آ جائے گا ۔۔۔۔ اور اس کے بعد اس کا شکار آسان ہو جائے "۔۔۔۔ ریڈ۔ ٹی نے جواب دیا۔

"کس ملک نے تمہاری خدمات حاصل کی ہیں "۔۔۔۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں اس سے کیا مطلب ۔۔۔۔ یہ میرا جاب ہے "

ریڈ۔ ٹی نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"ویسے جس نے بھی تمہیں یہ مشن سونپا ہے وہ دنیا کا سب سے احمق ہے ۔۔۔۔ سمجھے۔ اس نے شاید یہ سوچا ہو کہ بڑے مجرموں کی بجائے ایک گھٹیا مجرم شاید کامیاب ہو جائے "۔۔۔۔ عمران نے

Scanned By Saad

لہجے میں اب چٹانوں جیسی سنجیدگی تھی۔

" اوہ ۔۔۔ تو مجھے گھٹیا مجرم کہہ رہے ہو۔ تم شاید میری نرمی کی وجہ سے ایسا کہہ رہے ہو۔ لیکن ابھی تمہیں پتہ چل جائے گا کہ ریڈ۔ ٹی کتنا سفاک ہے " ۔۔۔ ریڈ۔ ٹی نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

" تم جرائم کی دنیا میں ابھی دودھ پیتے بچے ہو ریڈ۔ ٹی ۔۔۔ تم یقیناً اس بات پہ خوش ہو رہے ہو کہ تم نے مجھے اور سیکرٹ سروس کو اتنی آسانی سے ٹریس بھی کر لیا اور یہاں اغوا بھی کر لائے۔ لیکن تم نہیں جانتے کہ اگر ہم خود نہ چاہتے تو تمہارے فرشتے بھی ہمیں یہاں نہ لا سکتے تھے ۔۔۔ ہم صرف اتنا چیک کرنا چاہتے تھے کہ نوجوان اور بوڑھے ریڈ۔ ٹی میں کیا فرق ہے۔ کیا یہ دو علیحدہ علیحدہ شخصیتیں ہیں اور اس کا ہم نے پتہ کر لیا ہے " ۔۔۔ عمران کا لہجہ بے حد سخت تھا۔

" تم مجھے غصہ دلانے کی کوشش کر رہے ہو۔ تمہارا یہ مقصد پورا نہیں ہو سکتا۔ اور یہ بھی سن لو کہ ہمارے پاس تمہاری چیکنگ کی جدید ترین مشینیں ہیں ۔۔۔ اگر یقین نہ آئے تو سوچ لو کہ فیاض کو جب تمہارے فلیٹ کے سامنے گولی ماری گئی تو مجھے تمہارے فون نمبر کا بھی علم ہو گیا۔ اس طرح نعمانی اور چوہان جیسے ہی فلیٹ میں پہنچے ہمیں ان کے فلیٹ کا نمبر معلوم ہو گیا ۔۔۔ اور جب یہ سب لوگ نعمانی اور چوہان جس کوٹھی سے نکلے تھے اس کی نگرانی کر رہے تھے تو ہم ان سے بہت دور ہونے کے باوجود ان کے بے حد قریب تھے۔ اس لئے یہ یقین کر لو کہ تمہاری یہاں موجودگی کا سوائے ہمارے کسی اور کو قطعاً

علم نہیں ہے۔ باقی رہی جوان اور بوڑھے والی بات تو یہ میرا طریقہ کار ہے۔ ابھی تیسرا ریڈ۔ ٹی بھی موجود ہے جو ادھیڑ عمر ہے۔ ہم تینوں کا مشن علیحدہ علیحدہ ہے ۔۔۔ اور ہم تینوں ہی اصل ریڈ۔ ٹی ہیں۔ میرا مشن سیکرٹ سروس کا خاتمہ ہے۔ جب کہ ادھیڑ عمر ریڈ۔ ٹی کا مشن حکومت کے اعلیٰ عہدیداروں کا خاتمہ ہے اور بوڑھے ریڈ۔ ٹی کا مشن پاکیشیا کے اہم ترین مراکز کی تباہی ہے ۔۔۔ ہم سب اپنے اپنے مشنوں پہ کام کر رہے ہیں۔ اور تم دیکھنا کہ ہم سب کامیاب رہیں گے " ۔۔۔ ریڈ۔ ٹی نے طنزیہ انداز میں کہا۔

" اور تم تینوں ہی اصل ہو " ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" بالکل سو فیصد اصل " ۔۔۔ ریڈ۔ ٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یعنی اسے دن ان کھری بھی کہا جا سکتا ہے اور دان میں شو بھی " عمران نے اس طرح سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے بات اب اس کی سمجھ میں آ گئی ہو۔

" جو تمہارے جی میں آئے کہہ لو " ۔۔۔ ریڈ۔ ٹی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ وہ شاید عمران کی کیفیت سے لطف لے رہا تھا۔

" لیکن تمہارے اصل مشن کا تو پھر بھی طے نہ ہوا۔ چلو مان لیا کہ تم تینوں ہی مشن میں کامیاب ہو جاتے ہو۔ تم سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر دیتے ہو ۔۔۔ اور تمہارا نمبر دو حکومت کے اعلیٰ عہدیداران کا۔ اور اولڈ مین اہم مراکز کا۔ لیکن اس کے بعد کیا ہو گا " ۔۔۔ عمران نے اس طرح منہ بناتے ہوئے کہا۔ جیسے اس کا واسطہ احمقوں سے پڑ گیا ہو۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

"ہا ۔۔۔ ہا ۔۔۔ یہی تو ریڈ۔ ٹی کا کمال ہے۔ اصل مشن کی تو وہ آخر تک ہوا بھی نہیں لگنے دیتا" ۔۔۔ ریڈ۔ ٹی نے فاتحانہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"ارے ۔۔۔ ہم نے تو بقول تمہارے ابھی مرجانا ہے۔ اگر تمہیں اس بات کا واقعی یقین ہے تو پھر یہ ہوا اگر ہمیں لگ بھی جائے تو تمہارا کیا بگڑتا ہے۔ اور اگر تمہیں یقین نہیں ہے تو پھر بے شک اس ہوا کو فی الحال بند ہی رہنے دو۔ میں خود ہی نکال دوں گا" ۔۔۔ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"اچھا طریقہ ہے پوچھنے کا۔ لیکن مسٹر علی عمران۔ تم مجھے چکر دے کر کوئی بات نہیں پوچھ سکتے۔ لیکن اگر تم درخواست کرو تو میں بتا بھی دوں گا ۔۔۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ آج کے بعد تمہاری زبان حرکت کرنے سے ہی ہمیشہ کے لئے معذور ہو جائے گی" ۔۔۔ ریڈ۔ ٹی نے بڑے فاتحانہ انداز میں کہا۔

"درخواست لکھ کر کرنی پڑے گی یا زبانی بھی چل جائے گی۔ میرے ہاتھ کھول دو تو لکھ کر بھی دے دوں گا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاتھ کھولنے والا رسک تو نہیں لیا جا سکتا۔ البتہ تمہاری زبانی درخواست منظور کی جاتی ہے۔ سنو۔ اس ملک میں ریڈ۔ ٹی کا اصل مشن فائل ایس۔ ایکس۔ بی ون کا حصول ہے" ۔۔۔ ریڈ۔ ٹی نے بڑے پراسرار سے لہجے میں کہا۔

"کون سی دکان سے ملتی ہے" ۔۔۔ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"تم اس فائل کے متعلق نہیں جانتے" ۔۔۔ ریڈ۔ ٹی نے اُسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"کیوں نہیں جانتا۔ میرا ایک دوست فائلیں تیار کرنے کا کاروبار کرتا ہے۔ وہ ایسے ہی نام رکھتا ہے ان فائلوں کے۔ ایس۔ ٹی۔ ون تھری۔ اور ایکس زیرو۔ بی ون وغیرہ وغیرہ" ۔۔۔ عمران نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ ۔۔۔ اچھا جوک کر لیتے ہو۔ تو تمہیں واقعی علم نہیں ہے کہ یہ فائل کیسی ہے" ۔۔۔ ریڈ۔ ٹی کا لہجہ یک لخت سخت ہو گیا۔

"بتایا تو ہے۔ کہو تو لکھ کر بھی دے دوں" ۔۔۔ عمران نے جھنجلاتے ہوئے انداز میں کہا۔ تو ریڈ۔ ٹی نے یک لخت ایک جھٹکے سے اپنا سر دائیں طرف کو گھمایا۔ اور پھر چند لمحوں بعد جب اس نے دوبارہ ایک جھٹکے سے چہرہ عمران کی طرف کیا تو اس کی آنکھوں میں سے روشنی کا ایک ریلا سا نکلتا محسوس ہو رہا تھا ۔۔۔ اور یہ ریلا سیدھا عمران کی آنکھوں کے ذریعے اس کے ذہن میں داخل ہوا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی کھوپڑی میں سورج طلوع ہو گیا ہو۔ دوسرے لمحے ریڈ۔ ٹی کا چہرہ ایک جھٹکے سے عمران سے ہٹ کر ٹائیگر کی طرف مڑ گیا ۔۔۔ اور ٹائیگر کا جسم یک لخت کانپنے لگ گیا۔ ریڈ۔ ٹی اسی طرح چند لمحوں کے لئے اپنا چہرہ ہر ممبر کی طرف گھماتا اور پھر مزید گھما دیتا۔ جس ممبر کے سامنے اس کا چہرہ ہوتا اس کا جسم نمایاں طور پر کانپنے لگ جاتا ۔۔۔ جب ریڈ۔ ٹی کا چہرہ ہٹ جاتا تو وہ نارمل ہو جاتا۔

عمران بڑی دلچسپ نظروں سے ریڈ۔ ٹی کا یہ کھیل دیکھ رہا تھا۔ آخری ممبر کو دیکھنے کے بعد ریڈ۔ ٹی نے یکلخت ایک زوردار جھٹکے سے اپنا چہرہ دوبارہ بائیں طرف کو موڑا ـــــ اور پھر جب اس کا چہرہ دوبارہ عمران کی طرف مڑا تو وہ بالکل نارمل آدمی تھا۔ البتہ پہلے کی نسبت اب اس کے چہرے پر قدرے مایوسی کے آثار نمایاں تھے۔

" فائل کا پتہ لگ گیا۔ ویسے لیزر ایکس رینج کا یہ استعمال واقعی دلچسپ ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ ـــ تو تم لیزر ایکس رینج کے بارے میں جانتے ہو"

ریڈ۔ ٹی اس بار واقعی حیرت سے اچھل پڑا۔

" ابھی یہ ابتدائی سٹیج پر ہے۔ اس لئے تمہیں بار بار آنکھوں کے کونوں میں فٹ لائنز کو جھٹکے سے آن آف کرنا پڑتا ہے"

عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اوہ ـــ اس کا مطلب ہے۔ تم جتنے احمق نظر آتے ہو اتنے نہیں ہو" ـــــ ریڈ۔ ٹی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اب اس کی آنکھوں سے نرمی کے آثار یک لخت غائب ہو گئے تھے۔

" خدا تمہارا بھلا کرے۔ یہی بات تم جولیا کو اگر سمجھا سکو تو اس سے بہتوں کا۔ ارے سوری میرا بھلا ہو جائے گا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے ایک طرف بیٹھی جولیا کی طرف آنکھ سے اشارہ بھی کر دیا۔

" جولیا ـــ اوہ تو تم اس لڑکی کے عشق کے چکر میں ہو"

ریڈ۔ ٹی نے چونکتے ہوئے کہا۔

" بس چکر ہی چکر ہے۔ عشق بے چارہ تو ابھی پیدا ہی نہیں ہوا"

عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

" سنو عمران ـــــ میں نے ان سب کے ذہنوں کو اچھی طرح چیک کر لیا ہے۔ انہیں اس فائل کا علم نہیں ہے۔ تمہاری بات کرنے سے پہلے میں یہی سمجھا تھا کہ تمہیں بھی اس کا علم نہیں ہے۔ تم نے لیزر ایکس ریز کا حوالہ دے کر مجھے مشکوک کر دیا ہے ـــــ یقیناً تم اس پروسس سے واقف ہو۔ تو پھر ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ تم اس کا توڑ کر چکے ہو۔ جب کہ ہمیں ایک خفیہ رپورٹ ملی تھی کہ یہ فائل سیکرٹ سروس کے چیف باس ایکسٹو کے پاس بھی ہو سکتی ہے" ـــــ ریڈ۔ ٹی نے سخت لہجے میں کہا۔

" بالکل ہو سکتی ہے۔ اس کی تو ہابی ہی مختلف قسم کی فائلیں اکٹھی کرنا ہے۔ بے چارہ سارا دن سٹیشنری کی دکانوں پہ مارا مارا پھرتا رہتا ہے"

عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

" اب میرا پروگرام سن لو۔ میں ایکسٹو کو فون کر کے اس سے سودا بازی کروں گا اگر وہ اپنے ممبران کی زندگی چاہتا ہے تو فائل اسے میرے حوالے کرنی ہوگی" ـــــ ریڈ۔ ٹی نے کرخت لہجے میں کہا۔

" واہ۔ کتنا فائدہ مند سودا ہے۔ اب تو مجھے بھی یہی ہابی اختیار کرنی ہوگی"

عمران نے جواب دیا۔

" لیکن اس سے پہلے تم یہ بتاؤ گے کہ اس کے پاس فائل ہے یا نہیں۔ اس کے لئے تمہاری یہ جولیا کام آئے گی" ـــــ ریڈ۔ ٹی نے کہا۔

" یعنی جولیا کوئی چلہ کھینچ کر تمہیں بتائے گی" ـــــ عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے پوچھا۔

Scanned By Sazo
www.urdufanz.com

"نہیں ___ جہاں تک مجھے علم ہے۔ تم بظاہر سیکرٹ سروس سے متعلق نہیں ہو۔ لیکن تمہارا سیکرٹ سروس سے انتہائی قریبی تعلق ہے۔ اس لئے تم بتاؤ گے کہ فائل ایکسٹو کے پاس ہے یا نہیں۔ اور اگر تم نہیں بتاؤ گے تو پھر اس جولیا کی زندگی اور عزت تمہارے سامنے ختم ہو جائے گی ___ راکی" ___ ریڈ ٹی یک لخت بات کرتے کرتے اپنے پیچھے کھڑے ہوئے نوجوان سے مخاطب ہوا۔

"یس باس" ___ راکی نے مودبانہ انداز میں جواب دیا۔

"فولڈنگ بیڈ لا کر یہاں عمران کے سامنے رکھو اور اس لڑکی کو اس پر باندھ دو۔ اس کے بعد سب سے پہلے اس کی عزت روند دو۔ اور اگر پھر بھی عمران فائل کے متعلق نہ بتلائے تو پھر اس لڑکی کا ایک ایک عضو علیحدہ کر دو" ریڈ ٹی نے یک لخت چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس" ___ راکی نے کہا۔ اور اس نے اپنے ایک ساتھی کو اشارہ کیا اور وہ دونوں تیزی سے تہہ خانے کے ایک کونے کی طرف بھاگ پڑے۔

"سنو ریڈ ٹی ___ اب تک تم نارمل انسانوں کی طرح باتیں کرتے رہے ہو۔ اس لئے میں بھی نارمل رہا ہوں۔ لیکن اب تم ابنارمل ہو گئے ہو۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ اپنے آپ کو سنبھال لو۔ ورنہ پھر تمہیں پچھتانے کا بھی موقع نہ ملے گا" ___ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہا ___ ہا ___ میرا اندازہ ہمیشہ درست رہتا ہے۔ ابھی تو میں نے صرف احکامات جاری کئے ہیں۔ اور تمہاری یہ حالت ہو گئی ہے جب میرے احکامات کی تعمیل شروع ہو گی پھر دیکھنا تمہارا کیا حشر ہوتا ہے۔ تم

نے خود ہی جولیا کا مجھے اشارہ دیا ہے" ___ ریڈ ٹی نے فاتحانہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے راکی اور اس کے ساتھی نے فولڈنگ بیڈ لا کر عمران کے سامنے بچھا دیا۔ اب بیڈ کی ایک طرف عمران کرسی پر بندھا بیٹھا ہوا تھا۔ جب کہ دوسری طرف ریڈ ٹی اپنے ساتھیوں کے ساتھ کھڑا تھا۔

"تم نے شاید جولیا کو عام سی لڑکی سمجھ لیا ہے کہ جو بے چاری تمہارے احکامات کے خلاف جدوجہد بھی نہ کر سکے گی" ___ عمران نے یک لخت مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے احکامات کی تعمیل کرو" ___ ریڈ ٹی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"سنو سور کے بچے ___ اگر تم یا تمہارے آدمیوں نے جولیا کو ہاتھ بھی لگایا تو میں تمہارا خون پی جاؤں گا" ___ یک لخت تنویر نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ ___ تو یہاں بھی رقابت چل رہی ہے۔ کیوں مسٹر عمران۔ یک نہ شد دو شد" ___ ریڈ ٹی نے مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"رقابت نہیں ___ موت کہو موت۔ سنو تنویر واقعی درست کہہ رہا ہے۔ تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ تم اپنے اس ارادے سے باز آ جاؤ" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

لیکن اسی لمحے راکی اور اس کا ساتھی جولیا کی پشت پر پہنچ گئے۔ راکی نے مشین گن کی نال جولیا کی پسلیوں سے لگا دی جب کہ اس کا ساتھی جولیا کی رسیاں کھولنے لگا۔

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

"ابھی پتہ چل جاتا ہے کہ تم دونوں میں سے مس جولیا کا سچا عاشق کون ہے" ریڈ۔ ڈی نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے پیچھے کھڑے ہوئے باقی دو مسلح افراد کو اشارہ کیا تو وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے تیزی سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی پشت پر آ گئے ——— اور ان میں سے ایک نے عمران کی اور دوسرے نے تنویر کی گردن سے مشین گن کی نال لگا دی۔

"اگر اس لڑکی نے ذرا بھی غلط حرکت کی تو تم دونوں کو گولی مار دی جائے گی" ——— ریڈ۔ ڈی نے کہا۔

"اٹھو لڑکی ——— اور چل کر اس بیڈ پر دراز ہو جاؤ" ——— رسیاں کھلتے ہی راکی نے انتہائی کرخت لہجے میں جولیا سے کہا۔ جو بالکل خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے اب تک ایک لفظ بھی منہ سے نہ نکالا تھا۔

"تم میں سے کوئی حرکت نہ کرے گا یہ میرا حکم ہے" ——— اچانک جولیا نے کرسی سے اٹھتے ہوئے انتہائی تحکمانہ لہجے میں عمران اور تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ویری گڈ ——— اچھا رعب ہے عاشقوں پر" ——— ریڈ۔ ڈی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جولیا بڑے اطمینان سے چلتی ہوئی اس بیڈ کی طرف بڑھی۔ سب کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں۔ راکی اب مشین گن اس کی پشت سے لگائے اس کے پیچھے چل رہا تھا ——— جب کہ اس کا دوسرا ساتھی رسیاں اٹھائے راکی کے پیچھے تھا۔ تاکہ ان رسیوں کی مدد سے جولیا کو اس بیڈ پر باندھا جا سکے۔

"گڈ ——— تم واقعی تابعدار قسم کی لڑکی ہو۔ اور یہی تمہارے حق میں بہتر

ہے کہ تم تابعداری کرتی رہو" ——— ریڈ۔ ڈی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے یک لخت چیخ نکلی اور وہ کسی گیند کی طرح اچھل کر پشت کے بل فرش پر جا گرا۔ اسی لمحے ریٹ ریٹ کی تیز آوازیں تہہ خانے میں گونجیں ——— اور ان آوازوں میں چار انسانی چیخیں بھی شامل ہو گئیں۔ انتہائی بھیانک چیخیں سن کر ہی احساس ہوتا تھا کہ چیخنے والے موت کی دلدل میں تیزی سے ڈوبتے جا رہے ہیں۔

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"عمران میرا دوست ہے سوپر فیاض آخر تم یقین کیوں نہیں کرتے" فرینک نے جھنجلائے ہوتے لہجے میں کہا۔

"وہ آج تک اپنے باپ کا دوست نہیں بنا۔ پھر تمہارا کیسے بن سکتا ہے۔ یہ ٹھیک ہے وہ تمہارا کلاس فیلو ہوگا۔ آکسفورڈ یونیورسٹی میں تمہارے ساتھ پڑھتا رہا ہوگا۔ لیکن دوست۔ یہ ناممکن ہے" ــــ فیاض نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ وہ آج کافی دنوں بعد دفتر آیا تھا۔ اور یہاں آتے ہی جب اُسے معلوم ہوا کہ ریڈ۔ ٹی کا کیس سیکرٹ سروس کو منتقل ہو چکا ہے تو اس نے نہ صرف اطمینان کا ایک طویل سانس لیا ــــ بلکہ یہ فیصلہ بھی کر لیا۔ کہ وہ شکرانے کے طور پر باقاعدہ دو نفل ادا کرے گا۔ کیونکہ جس دیدہ دلیری سے ریڈ۔ ٹی نے اُسے عمران کے فلیٹ کے سامنے گولی مار دی تھی۔ اس سے واقعی وہ بے حد خوف زدہ ہو گیا تھا۔

اور ابھی اُسے دفتر میں بیٹھے تھوڑی ہی دیر گزری ہوگی کہ فرینک اس سے ملنے آگیا۔ فرینک نے اُسے ہالینڈ کی انٹیلی جنس کے سرکاری کاغذات دکھائے تو اُسے یقین ہو گیا کہ واقعی فرینک کا تعلق ہالینڈ کی انٹیلی جنس سے ہے ــــ اور فرینک نے اُسے بتایا کہ وہ عمران کا دوست ہے۔ اور آکسفورڈ میں اس کا کلاس فیلو رہا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ عمران سے کئی بار مل بھی چکا ہے لیکن عمران ریڈ۔ ٹی کے معاملے میں قطعاً کوئی دلچسپی نہیں رکھتا تو فیاض نے اُسے بتایا کہ اگر وہ واقعی ریڈ۔ ٹی سے اپنے ملک کی رقم واپس لینا چاہتا ہے تو پھر عمران کی ہی خدمات حاصل کرے۔ وہی اس کا مسئلہ حل کر سکتا ہے ــــ لیکن اس کے لئے اُسے رقم خرچ کرنی پڑے گی۔ عمران بغیر رقم کے کسی معاملے میں دلچسپی نہیں لیتا۔ جس پر فرینک نے جھنجلاتے ہوتے انداز میں اُسے یقین دلانے کی کوشش کی کہ عمران واقعی اس کا دوست ہے۔

"تو تمہارا کیا مطلب ہے سوپر فیاض۔ میں جھوٹ بول رہا ہوں" فرینک نے سوپر فیاض کا جواب سن کر ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"سنو فرینک ــــ تم یہ دوستی وغیرہ کا چکر دل سے نکال دو۔ وہ تم سے زیادہ میرا دوست ہے۔ لیکن جہاں کاروباری مسئلہ آئے گا وہاں اس کی دوستی کی حدیں یک لخت ختم ہو جاتی ہیں۔ وہ دراصل پیسے کا دوست ہے۔ سمجھے ــــ تم ٹھیک کہتے ہو۔ تم نے صرف دوستی جتائی ہوگی۔ اس لئے اس نے کوئی دلچسپی نہ لی ہوگی" ــــ فیاض نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تو تمہارا مطلب ہے۔ میں عمران کو باقاعدہ اس مشن کے لئے بک کر لوں۔ کیا اس کا سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں ہے"

www.urdufanz.com

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

فرینک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں نے بتایا تو ہے اس کا تعلق صرف رقم سے ہے۔ یہ رقم چاہے سیکرٹ سروس مہیا کرے یا سوپر فیاض۔ اُسے اس سے کوئی مطلب نہیں"۔۔۔۔ فیاض نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اگر میں اسے رقم دے دوں تو کیا وہ ریڈ۔ ڈی کو پکڑے گا" فرینک نے یک لخت سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

"وہ کیا پکڑے گا۔ تم دیکھنا ریڈ۔ ڈی ہاتھ باندھے اس کے سامنے حاضر ہوا کھڑا ہو گا۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے"۔۔۔۔ فیاض نے جواب دیا۔

"کیا تم اس مشن میں میری مدد نہیں کر سکتے۔ آخر تم بھی تو انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ ہو اور کیس بھی انٹیلی جنس کے پاس ہے"۔۔۔۔ فرینک نے کہا۔

"کبھی تھا۔ لیکن اب یہ کیس انٹیلی جنس سے لے لیا گیا ہے۔ اب یہ سیکرٹ سروس کا کیس ہے۔ وہی اسے ڈیل کرے گی"۔۔۔۔ فیاض نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ میں سمجھ گیا۔ لیکن تم نے بھی تو بہرحال اس کیس پہ کام کیا تھا۔ اس کی فائل تو تمہارے پاس ہو گی"۔۔۔۔ فرینک نے کہا۔

"وہ فائل سر رحمان کے پاس جمع ہو چکی ہے۔ اور اب کسی قیمت پہ بھی برآمد نہیں ہو سکتی۔ اور ویسے بھی اس فائل میں کچھ نہیں تھا۔ بس بھاگ دوڑ کی رپورٹیں تھیں۔ ناکام رپورٹیں"۔۔۔۔ فیاض نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تو اب تمہارا اس کیس سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ کیا تم اب اسے حل نہیں

کرو گے یا نہیں کرنا چاہتے"۔۔۔۔ فرینک نے کہا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے خواہ مخواہ کی مصیبت مول لینے کی۔ سیکرٹ سروس جانے اور ریڈ۔ ڈی جانے"۔۔۔۔ فیاض نے پیچھا چھڑانے والے انداز میں کہا۔

"تم عمران کے دوست ہو تو پھر تمہیں یہ تو معلوم ہو گا کہ سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"۔۔۔۔ فرینک نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"نہیں۔۔۔۔ مجھے معلوم نہیں ہے۔ اور نہ ہی میں نے کبھی معلوم کرنے کی کوشش کی ہے"۔۔۔۔ فیاض نے بیزار سے لہجے میں کہا۔

"او۔ کے مسٹر فیاض۔۔۔۔ بہت بہت شکریہ۔ اب مجھے اجازت دیجئے"۔۔۔۔ فرینک نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔ ویسے اگر کسی لمحے میری امداد کی ضرورت آپ محسوس کریں تو میں حاضر ہوں"۔۔۔۔ فیاض نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"۔۔۔۔ فرینک نے سر ہلا کر کہا۔ اور پھر فیاض سے مصافحہ کر کے وہ دفتر سے باہر نکل آیا۔

دفتر سے باہر آ کر وہ ادھر ادھر دیکھتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا۔ کہ اچانک اس کی نظریں ایک کمرے پر لگی ہوئی نیم پلیٹ پر پڑیں۔ اس پہ ڈائریکٹر جنرل انٹیلی جنس کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔۔۔۔ باہر ایک باوردی چپڑاسی کھڑا تھا۔ فرینک سر جھٹکتا ہوا اس طرف کو بڑھ گیا۔

اس نے قریب جا کر جیب سے ایک کارڈ نکالا اور اسے چپڑاسی کی طرف بڑھا دیا۔ چپڑاسی نے بغیر کچھ کہے صرف سر ہلایا۔ اور پھر وہ

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

ہٹا کر اندر چلا گیا۔ فرنیک باہر کھڑا ادھر ادھر دیکھتا رہا۔ چند لمحوں بعد ہی چپڑاسی باہر آیا۔

"آئیے جناب۔ تشریف لے آئیے" ——— چپڑاسی نے اس بار بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی پردہ اٹھا دیا۔

فرنیک سر ہلاتا ہوا کمرے میں داخل ہوا تو میز کے پیچھے موجود سر رحمان نے سامنے رکھی ہوئی فائل سے سر اٹھایا اور پھر غور سے میز کی طرف بڑھتے ہوئے فرنیک کی طرف دیکھنے لگے ——— جیسے اُسے پہچاننے کی کوشش کر رہے ہوں۔

"آپ کا شکریہ جناب کہ آپ نے ملاقات کا وقت دے دیا ہے" فرنیک نے قریب جا کر کہا۔

"تشریف رکھیں۔ آپ ہمارے مہمان ہیں۔ آپ کے لئے ہر وقت وقت نکل سکتا ہے" ——— سر رحمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔ فرنیک مصافحہ کر کے بیٹھ گیا۔

"فرمائیے ——— کیسے آنا ہوا" ——— سر رحمان نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"میں ریڈ۔ ٹی کے سلسلے میں آیا تھا۔ ریڈ۔ ٹی آپ کے ملک میں آنے سے پہلے ہمارے ملک میں کارروائیاں کرتا رہا۔ اور وہ وہاں سے بہت بڑی رقم اینٹھ کر آیا ہے ——— میں اس سے وہ رقم واپس لینے آیا ہوں۔ اس لئے مجھے غیر سرکاری طور پر آنا پڑا۔ کیونکہ سرکاری طور پر ایسا مشن ملک کی بدنامی کا باعث بن سکتا تھا" ——— فرنیک نے

جواب دیا۔

"آپ کب آئے ہیں اور ہالینڈ کی انٹیلی جنس میں آپ کا عہدہ کیا ہے" سر رحمان نے پوچھا۔

"میرا عہدہ وہاں چیف اسسٹنٹ کا ہے۔ اور مجھے یہاں آئے ہوئے تقریباً ایک ہفتہ ہو چکا ہے۔ ابھی میں آپ کے محکمے کے سپرنٹنڈنٹ سے مل کر آیا ہوں ——— انہوں نے تو یہی جواب دیا ہے کہ ریڈ۔ ٹی کا کیس ٹرانسفر ہو چکا ہے۔ اس لئے وہ میری کوئی مدد نہیں کر سکتے میں نے ان سے وہ فائل مانگی جس میں انہوں نے کچھ کام کیا تھا۔ تاکہ میں ان معلومات سے فائدہ اٹھا کر آگے کام کر سکوں ——— لیکن انہوں نے بتایا ہے۔ کہ فائل آپ کے پاس جمع ہو چکی ہے" ——— فرنیک نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک کہا ہے انہوں نے۔ اور آپ شاید میرے پاس وہ فائل دیکھنے آئے ہیں" ——— سر رحمان نے کہا۔

"آپ نے درست سمجھا ہے۔ میں اپنے طور پر یہاں ریڈ۔ ٹی کے خلاف کام کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن چونکہ یہاں میں اکیلا ہوں۔ پہلے میرا خیال تھا۔ کہ میں یہاں کی انٹیلی جنس کے ساتھ مل کر ریڈ۔ ٹی کے خلاف کام کروں گا ——— لیکن سپرنٹنڈنٹ فیاض صاحب نے اس معاملے میں سرے سے ہی دلچسپی لینے سے انکار کر دیا ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ چلو وہ فائل ہی دیکھ لوں شاید کوئی لائن آف ایکشن مل جائے" ——— فرنیک نے جواب دیا۔

"جیگ کا کیا حال ہے۔ وہ خود کیوں نہیں آیا" ——— سر رحمان

Scanned By Saad

نے اچانک کہا۔

"آپ چیف باس کی بات کر رہے ہیں۔ چیف باس نے ہی مجھے بھیجا ہے" ——— فرینک نے چونک کر جواب دیا۔

"اس کارڈ کے علاوہ کوئی اور ثبوت آپ کے پاس ہے کہ آپ واقعی ہالینڈ کی انٹیلی جنس سے متعلق ہیں" ——— سر رحمان نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"یس سر ——— آپ پوری تسلی کر لیجئے" ——— فرینک نے جواب دیا۔ اور پھر جیب سے اس نے ایک شناختی کارڈ نکالا اور اُسے سر رحمان کی طرف بڑھا دیا۔ یہ کارڈ باقاعدہ ہالینڈ کی حکومت کی طرف سے جاری کیا گیا تھا۔ اس پر دستخط اور مہریں موجود تھیں۔

"ٹھیک ہے۔ میری تسلی ہوگئی ہے۔ اب میں وہ فائل آپ کو دکھا سکتا ہوں" ——— سر رحمان نے کہا اور پھر میز کی دراز کھول کر انہوں نے ایک فائل نکالی اور فرینک کی طرف بڑھا دی۔

"شکریہ" ——— فرینک نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور فائل سر رحمان کے ہاتھوں سے لے کر اُسے پڑھنے میں مصروف ہوگیا۔ فائل میں صرف چند کاغذات تھے۔ وہ ان پر نظریں دوڑاتا رہا۔ اور پھر اس نے فائل بند کر دی۔

"اس میں تو کچھ نہیں ہے۔ ایک بھی کام کی بات نہیں ہے" فرینک نے مایوسی سے فائل واپس سر رحمان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے کیا ہونا تھا۔ ابھی سوپر فیاض نے کام شروع ہی کیا تھا۔

کہ وہ زخمی ہوگیا۔ اور جب وہ ٹھیک ہوا تو کیس ہمارے محکمے سے ٹرانسفر ہوگیا تھا" ——— سر رحمان نے جواب دیا۔

"سوپر فیاض نے بتایا ہے کہ کیس سیکرٹ سروس کو ٹرانسفر ہوا ہے۔ کیا آپ ان سے میرا تعارف کرا سکتے ہیں" ——— فرینک نے کہا۔

"سوری مسٹر ——— میرا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے" ——— سر رحمان نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ یہ تو بہرحال آپ کو علم ہی ہوگا کہ ان کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ میں خود ان سے مل لوں گا۔ ویسے میں اتنا مزید بتا دوں کہ میں آپ کے بیٹے علی عمران کا آکسفورڈ میں کلاس فیلو بھی رہا ہوں اور دوست بھی" فرینک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تمہیں اِدھر اُدھر مارے پھرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس احمق سے مل لو۔ وہ سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا رہتا ہے" ——— سر رحمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"میں ان سے ملا ہوں۔ لیکن وہ اس معاملے میں دلچسپی ہی نہیں لیتے وہ ہر بات کو مذاق میں اڑا دیتے ہیں" ——— فرینک نے کہا۔

"اس کی یہی عادت تو اُسے خراب کئے ہوئے ہے۔ بہرحال آئی۔ ایم۔ سوری۔ اس معاملے میں میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا" سر رحمان نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی انہوں نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

فرینک سمجھ گیا کہ یہ اس کے جانے کا اشارہ کیا ہے۔ چنانچہ وہ

www.urdufanz.com

تیزی سے اٹھا۔ اس نے سر رحمان سے مصافحہ کر کے ان کا شکریہ ادا کیا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"سنو نوجوان" ـــــ اچانک اُسے اپنی پشت پر سر رحمان کی ٹھہری ہوئی آواز سنائی دی۔ اور وہ تیزی سے مڑا۔

"یس سر" ـــــ فرنیک نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ کیونکہ سر رحمان کے اس طرح اچانک بلانے کی وجہ اُسے سمجھ نہ آئی تھی۔ کیونکہ سر رحمان تو اپنی بات ختم کر چکے تھے۔

"ادھر آؤ ـــ بیٹھو" ـــــ سر رحمان نے کرسی کی پشت سے سر ٹکاتے ہوئے کہا۔

اور فرنیک اُسی طرح حیرت بھرے انداز میں انہیں دیکھتا ہوا واپس آیا اور میز کے سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم واقعی ریڈ۔ ٹی سے اپنے ملک کی رقم واپس لینا چاہتے ہو" سر رحمان نے پوچھا۔

"یس سر ـــ اسی لئے تو میں یہاں آیا ہوں" ـــــ فرنیک نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو اب تک تم نے کیا کیا ہے" ـــــ سر رحمان نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے پوچھا۔

"میں اکیلا کیا کر سکتا ہوں۔ میرا پروگرام تو یہ تھا کہ میں یہاں کی انٹیلی جنس کے ساتھ مل کر کام کروں گا۔ اس طرح ریڈ۔ ٹی کا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔ اور ہماری رقم بھی برآمد ہو جائے گی ـــ لیکن یہاں آنے کے بعد میں عجیب سی صورت حال میں پھنس گیا ہوں۔ پہلے سپرنٹنڈنٹ فیاض تھی

ہو گئے۔ میں نے ان سے گھر پر ملنا چاہا تو ملاقات ہی نہ ہو سکی۔ اب ملا ہوں تو کیس محکمے سے ہی ٹرانسفر ہو چکا ہے۔ سیکرٹ سروس کو میں جانتا نہیں اور اس کے ہیڈ کوارٹر کا کسی کو علم ہی نہیں" ـــــ فرنیک نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا تم عمران سے ملے ہو" ـــــ سر رحمان نے اُسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"بالکل ملا ہوں۔ ایک بار نہیں دو بار۔ لیکن وہ صاحب پٹھے پہ ہاتھ ہی نہیں رکھنے دیتے۔ ہر بات مذاق میں اڑا دیتے ہیں" فرنیک نے جواب دیا۔

"تم اس سے کس مقصد کی خاطر ملے تھے" ـــــ سر رحمان نے پوچھا۔

"میں نے سنا تھا کہ وہ سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہیں۔ اس لئے میں نے سوچا کہ انہیں سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کا علم ہو گا" ـــــ فرنیک نے جواب دیا۔

"آج سے کتنے روز پہلے ملے تھے" ـــــ سر رحمان نے پوچھا۔

"دو روز قبل" ـــــ فرنیک نے ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد جواب دیا۔

"اور فیاض سے کب ملے تھے" ـــــ سر رحمان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"ابھی۔ آپ سے ملنے سے پہلے" ـــــ فرنیک نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا۔

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

"ہوں ــــ تو اس کا مطلب ہے تمہیں سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کے متعلق بتا دینا چاہیئے۔ ٹھیک ہے۔ میں اس کی فائل منگواتا ہوں۔" سر رحمان نے کہا۔ اور میز پر پڑا ہوا انٹرکام کا بٹن دبا دیا۔

"یس سر" ــــ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"فیاض کو بھیجو" ــــ سر رحمان نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس سر" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور سر رحمان نے انٹرکام کا بٹن دوبارہ پریس کر دیا۔

چند لمحوں بعد ہی دروازہ سے فیاض کی شکل نظر آئی۔

"وہیں دروازے پر ہی رک جاؤ فیاض" ــــ سر رحمان نے فیاض کو دیکھتے ہی تیز لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی میز کی دراز میں پڑا ہوا ان کا ہاتھ تیزی سے باہر آیا۔ اور فرنیک بُری طرح چونک پڑا۔ سر رحمان کے ہاتھ میں ریوالور تھا۔

"اب سچ سچ بتا دو کہ تم دراصل کون ہو۔ اور تمہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کی کیوں تلاش ہے" ــــ سر رحمان نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ میں تو آپ کو ذمہ دار افسر سمجھتا رہا ہوں۔ لیکن آپ انتہائی غیر ذمہ دارانہ اقدام کر رہے ہیں۔ بتایا تو ہے کہ میں ریڈ۔ ٹی کو پکڑنے کے لئے سیکرٹ سروس کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہتا ہوں" ــــ فرنیک نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے جواب دیا۔ اس بار اس کے لہجے میں بے پناہ تلخی تھی۔

"تم عمران اور فیاض کو تو بیوقوف بنا سکتے ہو مجھے نہیں۔ سمجھے۔

آج سے پہلے تمہیں علم ہی نہ تھا کہ کیس سیکرٹ سروس کے پاس ٹرانسفر ہو چکا ہے یا نہیں۔ کیونکہ کیس بھی کل ہی ٹرانسفر ہوا ہے۔ تو پھر تم اس سے پہلے سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کو کیوں تلاش کر رہے تھے"، سر رحمان نے کھا جانے والے لہجے میں کہا۔

"آپ کو خواہ مخواہ غلط فہمی ہوئی ہے جناب۔ آپ نے میرے سرکاری کاغذات دیکھ کر اطمینان کر لیا ہے۔ مزید اطمینان چاہیئے تو آپ چیف باس کو کال کر کے ان سے تسلی کر لیں ــــ دراصل مجھے پہلے سے یقین تھا کہ ریڈ۔ ٹی یہاں کی انٹیلی جنس کے بس کا روگ نہیں ہے۔ جس طرح اس نے سوپر فیاض کو دیدہ دلیری سے کھلے عام گولی مار دی تھی ــــ اس کے بعد کیس کا انٹیلی جنس سے ٹرانسفر ہو جانا ایک یقینی امر تھا۔ اور ظاہر ہے اس کے بعد کیس لازماً سیکرٹ سروس کو ہی جاتا۔ میں نے کوشش کی کہ عمران سنجیدہ ہو جائے لیکن وہ آخر تک غیر سنجیدہ ہی رہا" ــــ فرنیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہوں ــــ ٹھیک ہے۔ تمہاری توجیہ قابل قبول ہے"

سر رحمان نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا۔ اور ریوالور واپس جیب میں رکھ لیا۔ ان کے اچانک ریوالور نکالنے پر فیاض نے بھی تیزی سے ریوالور نکال لیا تھا ــــ اور شاید سر رحمان نے اُسے بلایا بھی اسی مقصد کے لئے تھا۔ سر رحمان کے ڈھیلے پڑتے ہی فیاض نے بھی ریوالور واپس ہولسٹر میں ڈال لیا۔

"میں نے تمہیں بلایا اور مقصد کے لئے تھا۔ لیکن تمہاری باتوں سے میں مشکوک ہو گیا تھا۔ اگر تم واقعی ریڈ۔ ٹی کے خلاف کام کرنا

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

Scanned By Saad

چاہتے ہو تو تمہیں اس احمق کو راضی کرنا پڑے گا" ــــــ سر رحمان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"احمق" ــــــ فرنیک نے چونک کر پوچھا۔

"میں عمران کی بات کر رہا ہوں ۔ وہ احمق ضرور ہے لیکن جب وہ کام کرنے پر آجائے تو پھر پیچھے نہیں ہٹتا ۔ آخر وہ میرا ہی خون ہے ۔ سمجھے ۔ جاؤ وہ تمہارا دوست ہے ۔ اس لئے تم چاہو تو اُسے راضی کر سکتے ہو" سر رحمان نے کہا ۔ اور فرنیک سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹھیک ہے جناب ۔ میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں ۔ شکریہ" فرنیک نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ فیاض اس کے دروازے کے قریب پہنچتے ہی ایک طرف ہٹا اور فرنیک سر ہلاتا ہوا دروازے سے باہر آگیا ۔ اس کے چہرے پر ایک فیصلہ کن تاثر موجود تھا ۔ جیسے وہ کسی حتمی نتیجے پر پہنچ گیا ہو۔

www.urdufanz.com

جولیا بیڈ کے قریب پہنچتے ہی یک لخت اپنی جگہ سے اچھلی ۔ اور دوسرے لمحے اس نے پوری قوت سے سامنے موجود ریڈ ۔ ٹی کے سینے پر نہ صرف بھرپور فلائنگ کک مار کر اُسے اچھال کر پشت کے بل نیچے گرا دیا تھا بلکہ اچھلتے وقت اس نے بجلی کی سی تیزی سے اپنا اوپر والا دھڑ موڑ کر راکی کے ہاتھ سے مشین گن بھی کھینچ لی تھی ۔ اور مشین گن لیتے ہی اس کا جسم کمان کی طرح گھومتا ہوا واپس زمین کی طرف آیا ــــــ اور پھر اس کے قدم زمین سے بعد میں لگے جب کہ اس کی مشین گن نے شعلے پہلے اگل دیئے ۔ اور عمران اور تنویر کے پیچھے کھڑے ہوئے مشین گن بردار اور ان سے فوراً بعد حیرت سے ٹھٹھک کر رکنے والے راکی اور اس کا ساتھی بیک وقت ہی گولیوں کی زد میں آکر چیختے ہوئے فرش پر گرے ــــــ اور جولیا نے مشین گن کی نال فرش پر پڑے ریڈ ۔ ٹی کی گردن پر جما دی ۔

Scanned By Saad

"ویل ڈن جولیا ویل ڈن"۔۔۔۔ عمران نے یک لخت ایک جھٹکے سے رسیاں ہٹا کر کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر بیڈ پر پیر رکھتا ہوا فرش پر گرے ریڈ۔ ٹی کے سر پر پہنچ گیا۔ یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے ہوا تھا کہ دوسرے ممبر صرف پلکیں جھپکتے ہی رہ گئے تھے۔۔۔۔ ادھر ریڈ۔ ٹی بھی فرش پر گر کر ایک لمحے کے لئے بے حس سا ہو گیا تھا۔ لیکن پھر عمران کے اس کے سر پر پہنچتے ہی اسے جیسے ہوش آگیا۔ اس کی ٹانگیں بجلی کی سی تیزی سے سمٹیں۔ اور اس کے ساتھ ہی جولیا چیختی ہوئی اچھل کر پیچھے گری۔۔۔۔ ریڈ۔ ٹی نے ناقابل یقین تیزی سے ٹانگیں سکوڑ کر یک لخت ایک ٹانگ سیدھی کی اور جولیا اس کی ضرب کھا کر پیچھے جا گری تھی۔ جولیا کے اس طرح چیخ کر اچانک پیچھے گرنے سے عمران نے بے اختیار چونک کر اسے دیکھا اور یہی لمحہ اس کے لئے کمزوری بن گیا۔۔۔۔ کیونکہ دوسرے لمحے وہ بھی ایک زوردار دھکا کھا کر لڑکھڑاتا ہوا پیچھے ہٹتا گیا۔ ریڈ۔ ٹی اچانک ٹانگیں سمیٹ کر اچھلا اور اس نے عمران کے سینے پر سر کی زوردار ٹکر ماری تھی۔

عمران لڑکھڑا کر پیچھے ہٹا تو اپنے پیچھے موجود بیڈ پر جا گرا۔ بیڈ پر گرتے ہی اس نے الٹی قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ کرسی کے پیچھے جا کھڑا ہوا۔

اسی لمحے اس نے ریڈ۔ ٹی کو دروازے کے قریب موجود پایا۔ جولیا بھی اس دوران اٹھ کر کھڑے ہونے میں کامیاب ہو چکی تھی۔ لیکن اچانک گرنے سے اس کے ہاتھ سے مشین گن نکل گئی تھی۔ ریڈ۔ ٹی صرف ایک لمحے کے لئے دروازے پر نظر آیا۔۔۔۔ دوسرے لمحے وہ دوسری

طرف غائب ہو چکا تھا۔

عمران نے یک لخت چھلانگ لگائی اور پھر وہ سائیڈ سے ہو کر تیزی سے دوڑتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا۔ لیکن دروازہ باہر سے بند ہو چکا تھا۔ اور باہر راہداری میں دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں اسے صاف سنائی دے رہی تھیں۔

"جلدی کرو ہمیں یہاں سے فوراً نکلنا ہے"۔۔۔۔ عمران نے چیخ کر کہا۔ اور تیزی سے پیچھے ہٹا۔ اور اس نے دوڑ کر پوری قوت سے اپنے شانے کی ٹکر دروازے پر ماری۔ دروازہ زوردار آواز میں چرچرایا لیکن وہ کھلا نہیں۔۔۔۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے اور پیچھے ہٹا۔ اور پھر اس نے ایک بار پھر زوردار ٹکر ماری اور اس بار دروازہ ایک زوردار دھماکے سے کھلا اور عمران بھاگنے کے سے انداز میں دوڑتا ہوا دروازہ کراس کر کے راہداری کے پار والی دیوار سے جا ٹکرایا۔۔۔۔ اس نے بڑی مشکل سے اپنے دونوں ہاتھ آگے کر کے اپنے جسم کو دیوار سے ٹکرانے سے بچایا اور پھر سنبھل کر وہ اس تنگ سی راہداری میں اسی طرف دوڑنے لگا جدھر اس نے ریڈ۔ ٹی کے دوڑنے کی آوازیں سنی تھیں۔۔۔۔ اس راہداری کا اختتام سیڑھیوں پر ہوا تھا۔ سیڑھیاں خاصی بلندی تک چلی گئی تھیں۔ ان کے اوپر دروازہ تھا جو بند نظر آ رہا تھا۔ عمران سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اوپر چڑھا۔ پھر جب وہ دروازے تک پہنچا تو اس کے ساتھی بھی کمرے سے راہداری میں پہنچ گئے۔۔۔۔ سب سے آگے صفدر تھا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ اس کے پیچھے ٹائیگر اور پھر کیپٹن شکیل تھا۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں بھی مشین گنیں تھیں جب کہ باقی ممبروں کے ساتھ ہی جولیا بھی نمودار ہوئی۔ ایک مشین گن اس کے

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

ہاتھ میں تھی۔

عمران نے ایک لمحے کے لئے رک کر دروازے سے کان لگا دیئے۔ لیکن دوسری طرف خاموشی طاری تھی۔ عمران نے دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا ـــــ اور عمران نے یک لخت باہر چھلانگ لگائی اور پھر وہ تیزی سے فرش پہ رول ہوتا ہوا چلا گیا اور سامنے برآمدے کے ستون کے پیچھے پہنچ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے یہ حرکت اس لئے کی تھی کہ اگر برآمدے میں کوئی موجود ہو تو وہ اس پہ فائر نہ کھول سکے ـــــ لیکن برآمدہ خالی پڑا ہوا تھا۔ یہ ایک کوٹھی کا فرنٹ تھا۔ سامنے لان تھا جس کی دوسری طرف موجود پھاٹک کھلا ہوا تھا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ ریڈ۔ ڈی نکل جانے میں کامیاب ہو گیا ہے ـــــ کوٹھی میں اور کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ عمران نے ہاتھ کے اشارے سے سب کو باہر بلا لیا۔

"اب ہمیں سائیڈ کی کوٹھی سے نکلنا ہو گا۔ ہو سکتا ہے کوٹھی کے سامنے اور عقبی طرف کوئی چیکر موجود ہو ـــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور وہ سب سائیڈ کی کوٹھی کی طرف دوڑ پڑے۔ درمیانی دیوار کچھ زیادہ اونچی نہ تھی۔ اس لئے عمران آسانی سے اُسے پھلانگ گیا۔ اور اب یہ شاید ان کی خوش قسمتی تھی کہ یہ کوٹھی بالکل خالی تھی ـــــ اس کوٹھی کی دوسری طرف گلی تھی۔ عمران نے یہاں بھی احتیاط کی۔ اس کوٹھی کے سامنے اور عقبی طرف سے جانے کی بجائے وہ سائیڈ کی گلی میں دیوار پھلانگ کر اترا۔ اور چند لمحوں بعد باقی ٹیم بھی اس کی پیروی کرتی ہوئی گلی میں پہنچ گئی۔

"تم سب بکھر کر اپنے ٹھکانوں پہ جاؤ گے ـــــ لیکن فلیٹوں پہ نہیں بلکہ ایمرجنسی ٹھکانوں پہ۔ اور آج کے بعد تم سب نے میک اپ

میں رہنا ہے۔ اور ایک دوسرے سے بات چیت کے لئے ٹرانسمیٹر استعمال کرنے ہیں" ـــــ عمران نے گلی میں پہنچتے ہی انہیں ہدایات دیں اور پھر ٹائیگر کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ تیزی سے سامنے کے رخ دوڑتا چلا گیا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

www.urdufanz.com

ریڈ۔ ٹی پاگلوں کے سے انداز میں کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچی ہوئی تھیں۔ اور وہ بار بار انہیں کھولتا اور بند کرتا ــــــ اس کی آنکھوں سے جیسے شعلے سے لپک رہے تھے۔ اور چہرے پر جنون کے آثار نمایاں تھے۔

اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں بلند ہوئیں۔ اور ٹہلتا ہوا ریڈ۔ ٹی تیزی سے ٹرانسمیٹر کی طرف لپکا۔ اس نے جلدی سے اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ــــــ مارٹن کالنگ اوور" ــــــ بٹن دبتے ہی مارٹن کی آواز سنائی دی۔

"یس ــــــ ریڈ۔ ٹی سپیکنگ اوور" ــــــ ریڈ۔ ٹی نے بھاری آواز میں کہا۔

"باس۔ میں نے معلوم کر لیا ہے۔ مطلوبہ فائل سیکرٹ سروس کے

ہیڈ کوارٹر میں سیکرٹ سروس کے باس ایکسٹو کی تحویل میں ہے اوور" مارٹن نے جواب دیا۔

"کیسے اتنے یقین سے کہہ رہے ہو اوور" ــــــ ریڈ۔ ٹی نے تقریباً دھاڑنے والے انداز میں کہا۔

"باس ــــــ میں نے وزارت دفاع کے سپیشل سیکشن کے اسسٹنٹ کو اغوا کیا اور پھر اس کے میک اپ میں خود وزارت کے اس خاص سیکشن میں پہنچ گیا جہاں انتہائی خفیہ معلومات رکھی جاتی ہیں۔ وہاں سے میں نے خود اس کاغذ کو دیکھا ہے ــــــ جس کے تحت فائل کو سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں ٹرانسفر کیا گیا ہے اوور" ــــــ مارٹن نے جواب دیا۔

"ہوں ــــــ تو میرا اندازہ درست تھا۔ تو اب یہ بات طے ہو گئی۔ لیکن سب سے بڑا مسئلہ تو اس ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنے کا ہے۔ اس کا پتہ کسی صورت بھی نہیں معلوم ہو رہا۔ میرا خیال تھا کہ عمران یا سیکرٹ سروس کے ممبران کو اس کا یقیناً علم ہوگا ــــــ لیکن ایسا نہیں ہے۔ میں نے لیزر ایکس ریز سے چیک کر لیا ہے اوور" ــــــ ریڈ۔ ٹی نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لیکن باس۔ اس کا فون نمبر تو معلوم ہے اوور" ــــــ مارٹن نے کہا۔

"لیکن یہ فون کس مقام پر ہے۔ اس کا باوجود کوشش کے پتہ نہیں چل سکا۔ رانا کے زیر دہاؤس سے عمران اور اس کے ساتھی باہر ہی نہیں نکلے۔ ورنہ آرتھو سائیکا ریز کے ذریعے ہی معلوم ہو جاتا کہ وہ کہاں جاتے ہیں۔ لیکن نجانے وہ کہاں سے نکل گئے اوور" ــــــ ریڈ۔ ٹی نے ہونٹ

Scanned By Saad

چباتے ہوئے کہا۔

"باس۔ جب وہ آپ کے ہتھے چڑھ ہی گئے تھے تو کم از کم آپ ان کا خاتمہ تو کر دیتے تاکہ آئندہ وہ ہمارے آڑے نہ آتے اوور"

مارٹن نے دبے دبے لہجے میں کہا۔

"مارٹن ——— تمہیں یہ جرأت کیسے ہوئی کہ تم مجھ پہ اعتراض کر سکو اوور"

ریڈ۔ ٹی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"س س ——— سوری باس ——— مم ——— مم ——— مجھے تو بس ایسے ہی خیال آ گیا تھا اوور" ——— مارٹن نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز بھی خوف سے لرز رہی تھی۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے مجھے ان لوگوں سے ہمدردی تھی اس لئے میں نے انہیں جانے کا موقع دیا۔ ایسی بات نہیں۔ میں سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر کو تلاش کرنا چاہتا ہوں ——— تاکہ وہاں سے فائل حاصل کر سکوں۔ لیکن اس ملک میں عجیب بات یہی ہے کہ یہاں سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کا ہی کسی کو علم نہیں ہے۔ میں نے سوچا کہ اس کے ممبروں کو علم ہو گا۔ اس لئے میں نے انہیں ٹریس کر کے انہیں چیک کیا۔ لیکن وہ بھی اس سے بے خبر نکلے ——— اس کے بعد دو ہی صورتیں رہ جاتی تھیں۔ ایک تو یہ کہ انہیں ہلاک کر کے میں سارے راستے مسدود کر دیتا۔ دوسری صورت یہ تھی کہ میں ان کے ذریعے ہیڈ کوارٹر ٹریس کر لیتا۔ چنانچہ میں نے دوسری صورت اختیار کی اور انہیں نکل بھاگنے کا موقع دیا ——— لیکن سامنے اور عقبی طرف آرتھو ساتھیکارز موجود تھیں۔ جیسے ہی یہ سامنے یا عقبی طرف سے نکلتے۔ یہ ... نے ہماری نظروں

www.urdufanz.com

میں آ جاتے بلکہ ان کی بات چیت بھی چیک ہوتی۔ اور اگر ان میں سے کوئی ہیڈ کوارٹر جاتا تو اس طرح ہم ہیڈ کوارٹر بھی ٹریس کر لیتے۔ لیکن یہ لوگ میری توقع سے کہیں زیادہ چالاک ثابت ہوئے ——— یہ سنجانے کدھر سے نکل گئے۔ ایک ہی راستہ رہ جاتا ہے۔ کہ یہ سائیڈ کی خالی کوٹھی سے باہر نکلے ہوں۔ بہرحال اب ہم ایک بار پھر مکمل اندھیرے میں ہیں اوور"

ریڈ۔ ٹی نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سوری باس ——— میں اتنی دور تک نہ سوچ سکتا تھا۔ البتہ سر میرے ذہن میں ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنے کی ایک صورت آئی ہے۔ سیکرٹری وزارت دفاع کے اسسٹنٹ سے معلومات حاصل کرتے ہوئے مجھے ایک اشارہ ملا ہے۔ کہ سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کے متعلق وزارت خارجہ کے سیکرٹری سر سلطان واقف ہیں اوور"

مارٹن نے کہا۔

"وزارت خارجہ کے سیکرٹری سر سلطان ——— لیکن وہ تو ختم نہیں ہو چکے۔ وہ ہماری ہٹ لسٹ میں تھے اوور" ——— ریڈ۔ ٹی نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ہٹ لسٹ میں تو ضرور تھے۔ لیکن وہ ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے ختم نہیں ہوئے اوور" ——— مارٹن نے جواب دیا۔

"اوہ ——— اگر یہ بات ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ آج ہی انہیں کیوں نہ ٹٹول لیا جائے۔ تم ایسا کرو کہ انہیں اغوا کر کے ہیڈ کوارٹر لے آؤ۔ اوور"

ریڈ۔ ٹی نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس ——— میں انہیں لے آتا ہوں اوور" ——— مارٹن

نے کہا۔

"خیال رکھنا۔ ہوسکتا ہے سیکرٹ سروس ان کی نگرانی کر رہی ہو۔ سارا کام انتہائی احتیاط سے ہونا چاہیئے اوور"۔۔۔ ریڈ۔ ٹی نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس ۔۔۔ ایسا ہی ہوگا اوور"۔۔۔ مارٹن نے بااعتماد لہجے میں جواب دیا۔

"ان کے ہیڈ کوارٹر پہنچتے ہی مجھے اطلاع دینا اوور اینڈ آل"۔ ریڈ۔ ٹی نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

اسی لمحے میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ ریڈ۔ ٹی نے چونک کر پہلے ٹیلی فون کو دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔ ریڈ۔ ٹی نے بھاری آواز میں کہا۔

"باس ۔۔۔ میں دن زیرو بول رہا ہوں۔ ہم مشن نمبر دو میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ تین اور اعلیٰ عہدیدار ختم ہو چکے ہیں۔ مجھے رپورٹ ملی ہے کہ حکومت ان ہلاکتوں سے بُری طرح بوکھلا چکی ہے"۔۔۔ زیرو۔ دن نے کہا۔

"گڈ ۔۔۔ تم ایسا کرو کہ اب وزیر اعظم اور ان کی پوری کابینہ کو ہٹ کرنے کی دھمکی دے دو اور ساتھ ہی دو ارب روپے کی ڈیمانڈ دے دو"۔۔۔ ریڈ۔ ٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا تفصیلی پروگرام کیا ہوگا۔ کیونکہ مجھے اندازہ ہو رہا ہے۔ کہ حکومت فوراً ہی رقم کی ادائیگی پر تیار ہو جائے گی"۔۔۔ زیرو۔ دن نے کہا۔

"ایسی بات نہیں۔ یہ لوگ اتنی آسانی سے نہیں مانیں گے۔ زیرو ٹو کی کارکردگی صحیح نہیں ہے۔ مشن نمبر ایک تو میں نے خود ساتھ جا کر پورا کرا دیا تھا لیکن مشن نمبر دو ناکام ہو گیا اور چار افراد مارے گئے ۔۔۔ اب مشن نمبر تین پر وہ لوگ کام کر رہے ہیں۔ اس کے پورا ہونے کے بعد ہی صحیح معنوں میں حکومت کا دماغ الٹے گا"۔۔۔ ریڈ۔ ٹی نے تیز لہجے میں کہا۔

"تو کیا ابھی زیرو ٹو کے مشن نمبر تین کے نتیجے کا انتظار کیا جائے"۔ زیرو دن نے پوچھا۔

"وہ ہوتا رہے گا تم ایک ہفتے کی مہلت دے دو۔ اور ساتھ ہی مشن نمبر تین کا مبہم سا حوالہ دے دینا تاکہ وہ مشن پورا ہوتے ہی بات بن جائے ۔۔۔ رقم حاصل کرنے کا وہی طریقہ رہے گا۔ یعنی سوئس بنک میں رقم کا جمع ہونا"۔۔۔ ریڈ۔ ٹی نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ ایسا ہی ہوگا۔ زیرو ٹو کا مشن نمبر تین وہی ڈیم کی تباہی ہے ناں"۔۔۔ زیرو دن نے پوچھا۔

"ہاں ۔۔۔ اور یہ ڈیم ان لوگوں کے لئے انتہائی اہم ہے۔ اس کی تباہی کا مطلب آدھے دارالحکومت کی تباہی ہے"۔۔۔ ریڈ۔ ٹی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ مشین نمبر تین کا حوالہ دینے سے وہ لوگ اپنی پوری قوت اسی کی حفاظت پر لگا دیں اور ہمارا یہ مشن ناکام ہو جائے"۔۔۔ زیرو دن نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"احمق ہو تم۔ ہمارا مقصد بھی تو یہی ہے۔ ورنہ ڈیم کے تباہ ہونے سے

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

ہمیں کیا فائدہ ہوگا ۔ یہ سارا مسئلہ تو اسی لئے کیا جارہا ہے ۔ تاکہ اصل مشن کی طرف کسی کی توجہ نہ جائے اور ہم اصل مشن کے ساتھ ساتھ بھاری رقم بھی حاصل کریں ——— آج تک ہم جہاں بھی گئے ہیں ہمارا یہی طریقہ کار ہمیشہ کامیاب رہا ہے ۔ اگر یہ لوگ وہاں اپنی قوت جھونکیں گے ۔ تو ہمیں ان کی قوت توڑنے میں اور بھی زیادہ آسانی ہو جائے گی ۔ زیرو ۔ ٹو کو اس سلسلے میں مکمل ہدایات دی جا چکی ہیں " ——— ریڈ ۔ ٹی نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا ۔

" ٹھیک ہے باس ——— پھر میں اپنے پروگرام کے مطابق آئندہ کام شروع کر دیتا ہوں " ——— زیرو ون نے کہا ۔

" ہاں ——— تم نے اپنے سیکشن کے تحت سارا کام خود کرنا ہے ۔ آئندہ مجھ سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ میں مین مشن میں پھنسا ہوا ہوں " ریڈ ۔ ٹی نے کہا ۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا ۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار ابھر آئے تھے ۔

وہ چند لمحے کھڑا سوچتا رہا پھر اس نے رسیور دوبارہ اٹھایا اور نمبر گھمانے شروع کر دیئے ۔

" کون بول رہا ہے " ——— دوسری طرف سے عمران کے باورچی سلیمان کی آواز سنائی دی ۔

" عمران صاحب موجود ہیں ۔ مجھے ان سے ضروری کام ہے " ریڈ ۔ ٹی نے لہجہ بدلتے ہوئے کہا ۔

" نہیں ——— وہ موجود نہیں ہیں ۔ اور نہ ہی مجھے علم ہے کہ وہ کہاں ہیں " دوسری طرف سے لٹھ مارنے والے انداز میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا ۔ ریڈ ۔ ٹی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا ۔

" عمران کے ساتھ ساتھ اس کا بھی بندوبست کرنا پڑے گا " ریڈ ۔ ٹی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔ اور مڑ کر میز کے پیچھے رکھی ہوئی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا ۔

ابھی اسے کرسی پر بیٹھے ہوئے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ اچانک کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا ۔ اور ریڈ ۔ ٹی نے بری طرح چونک کر دروازے کی طرف دیکھا ——— دوسرے لمحے وہ اس بری طرح اچھل کر کھڑا ہوا جیسے اس کے پیروں تلے اچانک بارودی سرنگ پھٹ گئی ہو ۔ اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا تھا ۔ کیونکہ دروازے پر جو شخص کھڑا تھا ۔ اس کی یہاں اس طرح آمد کا وہ تصور بھی نہ کر سکتا تھا ۔

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

عمران ذہنی طور پر بُری طرح اُلجھ گیا تھا۔ ریڈ۔ ٹی ایک ایسا مجرم تھا جو ہر بار نئے انداز میں سامنے آتا اور پھر یک لخت غائب ہو جاتا نعمانی اور چوہان کے سامنے آیا تو پھر اس کوٹھی کی طرف کوئی لوٹ کر نہ آیا۔ بلکہ نعمانی اور چوہان کے ذریعے اس نے سیکرٹ سروس کے باقی ارکان کی رہائش گاہیں بھی آسانی سے تلاش کر لیں —— اور اب وہ باہر نکلا تو اس کا کوئی پتہ نہ چل رہا تھا۔ کوٹھی بالکل خالی پڑی ہوئی تھی۔ اور ریڈ۔ ٹی نے جو اصل مشن بتایا تھا کہ اُسے فائل ایس۔ ایکس۔ بی۔ ون کی تلاش ہے تو اس مشن نے اُسے اور بُری طرح اُلجھا دیا تھا —— کیونکہ یہ فائل واقعی دانش منزل میں موجود تھی۔ کیونکہ گذشتہ کافی عرصے سے فائلوں کی چوری کے بعد اعلیٰ سطح پر یہی طے ہوا تھا کہ انتہائی اہم ترین فائلیں ایکسٹو کی تحویل میں رہا کریں گی —— اور یہ فائل بھی انتہائی اہم ترین تھی۔ یہ ایک نئے بم کے فارمولے پر مبنی تھی۔ جسے مختصر لفظوں میں سولر بم کہا جاتا تھا۔ یعنی

سورج کی روشنی سے توانائی حاصل کر کے تباہ کاری مچانے والا بم۔ اس کی طاقت ہائیڈروجن بموں سے بھی کئی گنا زیادہ تھی اور یہ فارمولا پاکیشیا کے ایک ذہین سائنسدان کی ایجاد تھی —— اور اس پر سپیشل ڈیفنس لیبارٹری میں انتہائی خفیہ طور پر کام ہو رہا تھا۔ جب کہ اصل فائل دانش منزل میں رکھی گئی تھی۔ اور اب ریڈ۔ ٹی بتا رہا تھا کہ اُسے یہ فائل چاہیئے نجانے اس فارمولے کا راز کیسے بیرون ملک پہنچا تھا —— لیکن اس کے ساتھ ساتھ عمران اس بات پر بھی حیران تھا کہ اس قدر اہم ترین فارمولے کے حصول کے لئے ایک غیر معروف مجرم کو بھیجا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ ریڈ۔ ٹی کسی سپر پاور سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ یہ کوئی اور چھوٹی پارٹی ہے۔ لیکن یہ پارٹی کون ہو سکتی ہے۔

یہ سوچتے سوچتے عمران کو اچانک ایک خیال آیا۔ تو اس نے فون اپنی طرف کھسکا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے —— وہ اس وقت دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔ اور ریڈ۔ ٹی کی کوٹھی سے نکلنے کے بعد اس نے سب سے پہلے تمام حالات سے بلیک زیرو کو آگاہ کرنا زیادہ مناسب سمجھا تھا —— البتہ ٹائیگر کو اس نے ہدایات دی تھیں کہ وہ میک اپ میں اس کے فلیٹ کی مسلسل نگرانی کرے۔ تاکہ اگر اس کے فلیٹ کی نگرانی ہو رہی ہو تو ان آدمیوں کو چیک کیا جا سکے اور اس کے ساتھ ساتھ عمران نے اُسے ایک رقعہ بھی دیا تھا —— یہ رقعہ کوڈ میں تھا اور سیکرٹ سروس کے ایک انتہائی خفیہ سٹور سے جدید ترین گائیگر کے حصول کے لئے تھا۔ کیونکہ ریڈ۔ ٹی کی

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

بات اس کے ذہن میں بیٹھ گئی تھی کہ ریڈ۔ڈی نگرانی کے لئے انتہائی جدید ترین مشینری استعمال کر رہا ہے۔ اس لئے عمران نے ٹائیگر کو سٹور سے یہ جدید ترین گائیگر حاصل کرنے کی نگرانی پر مامور کیا تھا تاکہ اس گائیگر کی مدد سے چیک کرنے والی مشینری کا بھی پتہ چلایا جا سکے۔۔۔ دانش منزل پہنچ کر البتہ اس نے بطور ایکسٹو سٹور کے انچارج کو ہدایت دے دی تھی کہ رقعہ لے آنے والے کو گائیگر دے دیا جائے۔

"یس۔۔۔ سپر کمرشل سٹور"۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے ایک کاروباری سی آواز سنائی دی۔

"چیف منیجر سردار سے بات کراؤ۔۔۔ اٹ از ایکسٹو"۔ عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اوہ۔۔۔ یس سر۔۔۔ ہولڈ آن کیجئے"۔۔۔ دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

اور عمران مسکرا کر رہ گیا۔ سپیشل ڈیفنس لیبارٹری کو خفیہ رکھنے کے لئے یہ سارا کوڈ سسٹم وضع کیا گیا تھا۔ اگر عمران ایکسٹو کا حوالہ نہ دیتا تو شاید سردار سے بات کرنا ہی اس کے لئے محال ہو جاتا۔

"دادر بول رہا ہوں۔ فرمائیے"۔۔۔ چند لمحوں بعد سردار کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"سردار۔۔۔ ایکسٹو بول رہا ہوں۔ عمران سے بات کیجئے"۔ عمران نے احتیاطاً بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ بات کرائیے"۔۔۔ دوسری طرف سے سردار نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

اور عمران ان کے اس لہجے پر مسکرا دیا۔ کیونکہ سردار عمران کی اصل حیثیت کو جانتے تھے۔ لیکن ظاہر ہے وہ انتہائی ذمہ دار آدمی تھے۔۔۔ اس لئے انہوں نے بھی عمران کی اس احتیاط میں اس کا پورا پورا ساتھ دیا تھا۔

"عمران بول رہا ہوں سردار"۔۔۔ چند لمحے خاموش رہنے کے بعد عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"ہاں بولو۔ کیا بات ہے"۔۔۔ سردار کا لہجہ اس بار سپاٹ تھا۔

"سردار۔ سنا ہے آج کل آپ پیٹ کے درد کی دوا پر ریسرچ کر رہے ہیں۔ لیکن سر وہ چورن بیچنے والے تو نجانے کب سے آپ کا فارمولا چرا کر بازار میں چورن بیچتے پھر رہے ہیں"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ ہو کر کہا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو۔ کیسی دوا کیسا چورن"۔۔۔ سردار کا لہجہ غصیلا تھا۔

"یقین کیجئے۔ آج میں بازار سے گزرا تو ایک آدمی سائیکل پر چورن کی بوتلیں رکھے آواز لگا رہا تھا کہ پیٹ کے درد کے لئے دادری چورن خریدیئے اور آزمائیے۔۔۔ دادری چورن اندر اور پیٹ کا درد باہر۔ میں نے اس سے پوچھا کہ بھئی یہ دادری چورن کیا ہوتا ہے۔ تو کہنے لگا کہ سردار کا مخصوص فارمولا ہے"۔۔۔ عمران کی زبان چل پڑی۔

Scanned by Saad
www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"تو کیا اس بکواس کے لئے مجھے ڈسٹرب کیا ہے تم نے۔ جانتے ہو میں کتنا اہم کام کر رہا ہوں" ـــــ سرداور نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس اہم کام کا کیا فائدہ۔ جو خفیہ ہی نہ رہ سکے اور بازار میں بکتا رہا ہو" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا ـــــ کیا مطلب ـــــ تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ صاف بات کرو" سرداور کی یکلخت چونکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"پیٹ کی صفائی کے لئے ہی تو یہ چورن بے حد اکسیر بتایا جاتا ہے سرداور۔ لیکن آپ یہ تو سوچیں کہ آپ کا منصوبہ کتنی صفائی سے لیک آؤٹ ہو گیا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"اوہ ـــــ کہیں تم یہ تو نہیں کہنا چاہتے کہ میں جس منصوبے پر کام کر رہا ہوں وہ لیک آؤٹ ہو چکا ہے۔ ایسا ہونا ناممکن ہے۔ قطعی ناممکن" ـــــ سرداور کے لہجے میں سختی تھی۔

"آپ اس ایس۔ ایکس۔ بی۔ ون چورن پر ہی کام کر رہے ہیں نا وہی پیٹ کے درد کا چورن" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ ٹھیک ہے اس چورن پر کام کر رہا ہوں۔ لیکن تمہارے پیٹ میں یہ کیا درد اٹھا ہے اچانک" سرداور نے عمران کی بات سمجھتے ہوئے جواب دیا۔ اس بار ان کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ پریشانی کا عنصر بھی نمایاں تھا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں جناب ـــــ میں نے خود اس کے پاس چورن دیکھا ہے۔ لیکن شاید اُسے پورے فارمولے کا ابھی علم نہیں"

www.urdufanz.com

جانتا ہے۔ اس لئے وہ صرف اسے داوری چورن کہہ رہا تھا۔ حالانکہ اُسے سرداوری چورن کہنا چاہیے تھا" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"دیکھو عمران۔ مجھے تمہاری ان باتوں سے شدید الجھن ہو رہی ہے۔ یہ چورن وغیرہ کا قصہ مجھ سے نہیں نبھ سکتا۔ تم کھل کر بات نہیں کر سکتے" ـــــ سرداور نے ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد تیز لہجے میں کہا۔

اور عمران سرداور کی الجھن سمجھ گیا۔ سرداور سائنسدان تھے جاسوس تو نہ تھے کہ کوڈ ورڈز میں آسانی سے باتیں کرتے رہتے۔ انہیں واقعی ذہنی طور پر الجھن محسوس ہو رہی تھی۔

"کیا آپ کا فون کہیں سے سنا تو نہیں جا رہا" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"اوہ نہیں ـــــ تم اس لئے ایسی باتیں کر رہے ہو۔ کھل کر بات کرو۔ میں نے اسے پہلے ہی سیکور کر لیا تھا" ـــــ سرداور نے چونک کر کہا۔

"اچھا تو سرداور صاحب۔ ایس۔ ایکس۔ بی۔ ون کی فائل کے حصول کے لئے ایک مجرم میدان میں آ چکا ہے۔ اب بتلایئے کہ یہ کیسے لیک آؤٹ ہوا" ـــــ عمران نے اس بار براہ راست بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ ناممکن ہے۔ لیبارٹری سے یہ راز کیسے لیک آؤٹ ہو سکتا ہے۔ تم جانتے ہو کہ یہاں کس قدر زبردست حفاظتی انتظامات ہیں"

Scanned By Saad

سرداور نے یقین نہ آنے والے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہی تو میں پوچھنا چاہتا ہوں۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ یہ منصوبہ ابھی تک کسی سپر پاور کے پاس نہیں پہنچا کیونکہ جو مجرم سامنے آیا ہے وہ غیر معروف سا مجرم ہے ۔۔۔ ظاہر ہے یہ راز کسی ایسے ملک کے ہاتھ چڑھا ہے۔ جو اس لائن میں زیادہ بڑی حیثیت نہیں رکھتا۔ اس لئے وہ دوسرے درجے کے مجرم کو سامنے لے آیا ہے"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"چھوٹا ملک ۔۔۔ لیکن وہ کون سا ملک ہو سکتا ہے۔ میرے خیال میں تو ایسا ناممکن ہے"۔۔۔ سرداور نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"آپ کی لیبارٹری کا کوئی سائنسدان چھٹی پر گیا ہو۔ یا کسی کانفرنس میں شامل ہوا ہو۔ آخر کہیں نہ کہیں سے تو لیکج ہوئی ہے"۔۔۔ عمران نے اشارہ دیتے ہوئے کہا۔

"چھٹی ۔۔۔ نہیں ۔۔۔ کوئی چھٹی پر نہیں گیا۔ ارے ہاں۔ ایس۔ ٹی طاہر۔ چار یا پانچ ماہ پہلے ہالینڈ ایک سائنس کانفرنس میں ضرور گیا تھا۔ لیکن ایس۔ ٹی طاہر تو انتہائی ذمہ دار سائنسدان ہے۔ اس سے اس قسم کی بات کی توقع بھی نہیں کی جا سکتی"۔۔۔ سرداور نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ایس۔ ٹی۔ طاہر۔ ہالینڈ گیا تھا۔ کیا ایس۔ ٹی۔ طاہر۔ اب لیبارٹری میں موجود ہے"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ موجود ہے۔ اور وہ اس منصوبے پر کام کر رہا ہے۔

کیوں"۔۔۔ سرداور نے پوچھا۔

"آپ اس سے میری بات کرائیں۔ لیکن میں بطور ایکسٹو بات کروں گا۔ اسے میرا پس منظر بتا دیجئے گا تاکہ وہ کوئی بات چھپائے نہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تو کیا تمہارا مطلب ہے کہ یہ لیکج ایس۔ ٹی۔ طاہر سے ہوئی ہے۔ نہیں۔ ایسا ہونا ناممکن ہے۔ میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں وہ انتہائی ذمہ دار آدمی ہے"۔۔۔ سرداور نے کہا۔

"میں کب کہہ رہا ہوں کہ وہ غیر ذمہ دار ہے۔ آپ بات تو کرائیں" عمران نے اس بار سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اوکے ۔۔۔ تم ہولڈ کرو۔ میں اسے بلاتا ہوں"۔۔۔ سرداور نے کہا۔ اور عمران خاموش ہو گیا۔

تھوڑی دیر خاموشی کے بعد سرداور کی آواز سنائی دی۔

"سر ۔۔۔ میں داور بول رہا ہوں جناب۔ ایس۔ ٹی۔ طاہر صاحب موجود ہیں سر"۔۔۔ سرداور نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور عمران سمجھ گیا کہ طاہر کے سامنے سرداور اس سے بحیثیت ایکسٹو بات کر رہے ہیں۔

"یس ۔۔۔ بات کرائیے"۔۔۔ عمران نے بھی ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر ۔۔۔ میں طاہر بول رہا ہوں سر"۔۔۔ دوسرے لمحے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ بولنے والے کے لہجے میں ہلکی سی پریشانی کی لہر بھی موجود تھی۔ جیسے اس کے لاشعور میں کوئی خوف موجود ہو۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"مسٹر طاہر — آپ ہالینڈ میں سائنس کانفرنس میں شرکت کے لئے گئے تھے" — عمران نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"یس سر — حکومت کی طرف سے مجھے بھیجا گیا تھا" طاہر نے جواب دیا۔

"وہاں آپ کی ملاقات سائنسدانوں کے علاوہ کس کس آدمی سے ہوئی تھی۔ ذرا سوچ کر جواب دیجئے گا۔ کیونکہ ہمارے پاس آپ کی وہاں ملاقات کی مکمل تفصیل موجود ہے" — عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"سر۔ مجھے تفصیل سے تو یاد نہیں ہے۔ کیونکہ ایک تو عرصہ کافی ہو گیا ہے دوسرا مجھے یہ خیال بھی نہ تھا کہ مجھے اس قسم کی جواب دہی کرنی پڑے گی" — طاہر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مسٹر طاہر۔ میرے پاس فضول باتوں کے لئے وقت نہیں ہوتا۔ یہ میں آخری بار کہہ رہا ہوں" — عمران نے لہجے کو اور زیادہ سخت بناتے ہوئے کہا۔

"سر۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ میں وہاں صرف تین دن رہا تھا۔ اور اس دوران سائنسدانوں سے ملاقات کے علاوہ اور کسی سے میری بات نہیں ہوئی تھی — البتہ مجھے جس ہوٹل میں رکھا گیا تھا وہاں میری عدم موجودگی میں میرے کمرے کی تلاشی لی گئی تھی۔ میں نے جب اس پر احتجاج کیا تو مجھے بتایا گیا کہ یہ تلاشی سرکاری طور پر ہالینڈ کی انٹیلی جنس نے لی ہے — اور مقصد صرف حفاظتی اقدام تھا" طاہر نے جواب دیا۔

"آپ کو کیسے پتہ چلا کہ کمرے کی تلاشی لی گئی تھی۔ کیونکہ اگر تلاشی انٹیلی جنس نے لی تھی۔ تو وہ لوگ تو اسے ظاہر نہیں ہونے دیتے" عمران نے چونک کر پوچھا۔

"سر۔ ویسے تو شاید مجھے معلوم نہ ہوتا لیکن میرے بیگ میں موجود کاغذات خاصے الٹ پلٹ ہو گئے تھے۔ جس سے میں چونکا تھا" — طاہر نے کہا۔

"آپ کے بیگ میں موجود منصوبے کے متعلق بھی کاغذات تھے" عمران نے پوچھا۔

"کاغذات تو نہیں تھے سر۔ البتہ میری پرسنل ڈائری میں اس کا ذکر ضرور تھا۔ لیکن بے حد مختصر الفاظ میں۔ صرف اپنی یادداشت کے طور پر۔ کوئی واضح بات نہ تھی" — طاہر نے اٹکتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ کی کسی غیر متعلق آدمی سے ملاقات نہیں ہوئی" — عمران نے پوچھا۔

"یس سر — مکمل یقین ہے۔ دراصل سر میں انتہائی کم آمیز سا آدمی ہوں۔ میں ویسے بھی کسی سے ملاقات پسند نہیں کرتا۔ اور ویسے بھی وہاں مجھے اتنی فرصت ہی نہیں ملی" — طاہر نے جواب دیا۔

"اوکے — آپ اپنی ڈائری سردار کو دے دیجئے گا۔ میں اسے دیکھنا پسند کروں گا۔ سیون سردار کو دیجئے" — عمران نے کہا۔

"یس سر" — دوسرے لمحے سردار کی آواز سنائی دی۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"سر داور - ایس ٹی - طاہر صاحب کی ڈائری آپ لے لیں - اگر ضرورت پڑی تو میں منگوا لوں گا - گڈ بائی" ــــ عمران نے کہا - اور سر داور کی بات سنے بغیر رسیور رکھ دیا -

اُسی لمحے اس کے ذہن میں ایس - ٹی - طاہر کی بات سن کر عجیب سی کھلبلی مچ گئی تھی - کیونکہ اس کے دوست فرنیک کا تعلق ہالینڈ کی انٹیلی جنس سے تھا ــــ اور فرنیک یہاں ریڈ - ٹی کے پیچھے آیا تھا - اور اس کے کہنے کے مطابق ریڈ - ٹی نے ہالینڈ میں کارروائی کی تھی - وہ چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا - پھر اچانک اُسے ایک خیال آیا - اس نے جلدی سے دوبارہ رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے -

"یس سر" ــــ چند لمحوں بعد فارن کال آپریٹر کی آواز سنائی دی -

"ڈائریکٹر جنرل انٹیلی جنس سپیکنگ - ہالینڈ کی انٹیلی جنس کے چیف کا نمبر معلوم کر کے بات کراؤ" ــــ عمران نے لہجہ بدل کر تحکمانہ آواز میں کہا -

"یس سر" ــــ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور عمران سر ہلا کر خاموش ہو گیا -

تقریباً پانچ منٹ بعد رسیور سے دوبارہ آواز نکلی -

"یس ــــ ہیگ سپیکنگ چیف آف انٹیلی جنس" ــــ ایک بھاری اور نامانوس آواز سنائی دی -

"میں رحمان بول رہا ہوں - ڈائریکٹر جنرل انٹیلی جنس آف پاکیشیا" عمران نے اپنے والد کی آواز بناتے ہوئے کہا - کیونکہ اُسے یقین تھا

کہ سر رحمان کا تعارف لازماً ان سے ہو گا -

"اوہ ــــ رحمان صاحب - آپ - آج کیسے یاد کر لیا" ــــ اچانک دوسری طرف سے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا - اور عمران نے ایک طویل سانس لیا -

"ایک بات پوچھنی تھی - یہ بتایئے کہ مسٹر فرنیک آپ کی انٹیلی جنس میں ہیں" عمران نے پوچھا -

"مسٹر فرنیک ــــ ہاں وہ میرا بڑا ذہین اور جی دار ایجنٹ ہے - کیوں آپ کیوں پوچھ رہے ہیں" ــــ ہیگ نے بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا -

"وہ آج کل یہاں پاکیشیا میں موجود ہیں - اور انہوں نے مجھے بتایا ہے - کہ وہ ایک مجرم ریڈ - ٹی کا تعاقب کرتے ہوئے یہاں آئے ہیں - ریڈ - ٹی نے ہالینڈ میں حکومت کے خلاف کارروائی کی ہے" ــــ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا -

"ریڈ - ٹی - مجھے تو اس نام کے کسی مجرم کا علم نہیں ہے - اور نہ ہی اس مجرم کی کسی کارروائی کا سرکاری طور پر ہمیں علم ہے اور فرنیک پاکیشیا کیسے پہنچ گیا ــــ وہ تو ایک ماہ کی میڈیکل رخصت پر اکریمیا گیا ہوا ہے" ہیگ کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی -

"اچھا - یہ بتایئے کہ چند ماہ قبل ہالینڈ میں ایک سائنس کانفرنس ہوئی تھی - کیا آپ کو یاد ہے" ــــ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا -

"ہاں ہاں مجھے یاد ہے - بہت بڑی کانفرنس تھی" ــــ ہیگ نے جواب دیا -

"اس کے حفاظتی اقدامات کا انچارج کون تھا" ــــ عمران نے پوچھا -

"ٹھہریئے ایک منٹ - میں دیکھ کر بتا سکتا ہوں - ہولڈ کیجیئے"

www.urdufanz.com

دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو رحمان صاحب" ـــــ چند لمحوں بعد ہیگ کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ فرمائیے" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"میں نے چیک کر لیا ہے۔ اس کانفرنس کے حفاظتی دستے کا انچارج فرینک ہی تھا۔ لیکن رحمان صاحب یہ سلسلہ کیا ہے۔ میں تو بری طرح الجھ گیا ہوں" ـــــ ہیگ نے پریشان لہجے میں پوچھا۔

"پریشان ہونے والی کوئی بات نہیں۔ فرینک میرے لڑکے علی عمران کا آکسفورڈ میں کلاس فیلو اور دوست رہا ہے۔ اس حیثیت سے وہ مجھے ملنے آیا تھا تو بات چیت میں ریڈ۔ ٹی اور پھر اس کانفرنس کا ذکر آ گیا ـــــ میں نے سوچا کہ چلو آپ سے تصدیق بھی کر لوں اور ملاقات کی تجدید بھی ہو جائے گی" عمران نے بات بناتے ہوئے کہا۔ کیونکہ وہ ہیگ کو فوری طور پر چونکانا نہ چاہتا تھا۔

"لیکن اس نے کیسے کہہ دیا کہ ریڈ۔ ٹی کوئی مجرم ہے اور اس نے ہالینڈ میں کوئی کارروائی کی ہے۔ اور پھر وہ ایکریمیا سے پاکیشیا کیسے پہنچ گیا" ہیگ ابھی تک الجھا ہوا تھا۔

"میرے خیال میں اس نے مجھ پر رعب جمانے کے لئے ایک فرضی مجرم کا نام لے دیا ہوگا۔ اور باقی رہی پاکیشیا آنے والی بات۔ تو وہ میرے لڑکے کے ساتھ ہی آیا ہے ـــــ میرا لڑکا ایکریمیا گیا ہوا تھا وہاں دونوں کی ملاقات ہو گئی اور پھر میرے لڑکے کے اصرار پر وہ اس کا مہمان بن کر یہاں آیا ہے" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ ـــ اچھا اچھا ـــــ میں سمجھ گیا۔ ویسے وہ ہمارا اچھا ایجنٹ ہے۔

اور کوئی بات" ـــــ ہیگ نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو ـــ اچھا خدا حافظ" ـــــ عمران نے کہا۔ اور پھر ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔ اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک لہرا رہی تھی۔ جیسے وہ کسی نتیجے پر پہنچ گیا ہو۔

اسی لمحے اس کی کلائی پر ضربیں لگنے لگیں تو اس نے چونک کر گھڑی کا ونڈ بٹن دبا دیا۔ تو ڈائل پر چھوٹا سا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"ہیلو ہیلو ـــ ٹائیگر کالنگ اوور" ـــــ گھڑی میں سے ٹائیگر کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس ـــ عمران اٹنڈنگ اوور" ـــــ عمران نے اصل لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کے فلیٹ کی باقاعدہ نگرانی ہو رہی ہے۔ لیکن یہ نگرانی بڑی جدید قسم کی مشینری سے کی جا رہی ہے۔ ایک سیاہ رنگ کی کار آپ کے فلیٹ سے کافی دور ایک گلی میں کھڑی ہے ـــــ جس میں دو افراد موجود ہیں۔ وہ مشین کے ذریعے وہاں سے باقاعدہ آپ کے فلیٹ کو باہر اور اندر سے دیکھ رہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ آپ کے فلیٹ میں ہونے والی ہر فون کال بھی باقاعدہ ٹیپ کی جا رہی ہے۔ میں نے یہ ساری چیکنگ اس اے۔ گاٹیکر سے کی ہے جو میں آپ کے دفعے پہ لے آیا تھا اوور" ـــــ ٹائیگر نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"گڈ ـــــ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ اگر وہ سپیشل گاٹیکر استعمال نہ کیا جاتا تو یہ نگرانی کسی صورت نظروں میں نہ آتی اوور" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

Scanned By Saad

"یس سر ـــــ ہمیں تو اندازہ بھی نہ ہو سکتا تھا کہ اس طرح بھی نگرانی کی جا سکتی ہے اوور" ـــــ ٹائیگر نے کہا۔

"تم وہیں ٹھہرو۔ میں صفدر اور کیپٹن شکیل کو بھیجتا ہوں۔ وہ ان دونوں کو کار سمیت دانش منزل پہنچا دیں گے اوور" ـــــ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب ـــــ میں کیفے روم کے سامنے موجود ہوں اوور" ـــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر گھڑی کا ونڈ بٹن دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے لگا۔ ابھی اس نے آدھے ہی نمبر ڈائل کئے تھے کہ اچانک رک گیا ـــــ اور ایک طویل سانس لے کر رسیور واپس رکھ دیا۔ اسے درمیان میں خیال آیا تھا کہ ممبر فلیٹوں کی بجائے دوسرے خفیہ ٹھکانوں پر ہیں جہاں ٹیلی فون نہیں ہیں۔ چنانچہ اس نے اٹھ کر الماری میں سے ایک ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر سپیشل فریکوئنسی سیٹ کرنے لگا۔

"ہیلو ہیلو ـــــ عمران کالنگ اوور" ـــــ عمران نے بار بار یہی فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس ـــــ صفدر اٹنڈنگ اوور" ـــــ چند لمحوں بعد صفدر کی آواز سنائی دی۔

"صفدر ـــــ تم کیپٹن شکیل کو ساتھ لے کر میرے فلیٹ کے مقابل ذرا ہٹ کر کیفے روم کے سامنے پہنچ جاؤ وہاں ٹائیگر موجود ہوگا۔ وہ تمہاری راہنمائی ایک گلی کی طرف کرے گا۔ جس میں ایک کار دو آدمیوں سمیت موجود ہے ـــــ تم نے ان دونوں آدمیوں کو اغوا کر کے

اس کار سمیت دانش منزل پہنچانا ہے۔ تمام کام انتہائی احتیاط سے ہونا چاہئے۔ کار میں ایسی مشینری موجود ہے جس سے میرے فلیٹ کی نگرانی کر رہے ہیں اُسے نقصان نہ پہنچے ـــــ اور ہیڈ کوارٹر پہنچ کر چیف باس کو رپورٹ کرنا باقی ہدایات وہی دیں گے اوور" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب۔ ہم ابھی پہنچ جاتے ہیں اوور" صفدر نے جواب دیا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

اُسی لمحے آپریشن روم میں گھنٹی بجنے کی تیز آواز سنائی دی اور کرسی پر بیٹھے عمران نے چونک کر سامنے دروازے کے اوپر لگی ہوئی سکرین پر دیکھا جس پر دانش منزل کے پھاٹک کا بیرونی منظر نظر آ رہا تھا ـــــ اور سکرین پر بلیک زیرو منہ اٹھائے کھڑا تھا۔

عمران نے مسکراتے ہوئے میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن دبایا تو پھاٹک کھلتا دکھائی دیا اور اس کے ساتھ ہی سکرین آف ہو گئی۔ چند لمحوں بعد بلیک زیرو آپریشن روم میں داخل ہوا۔

"یہ تم پھاٹک پر اونٹ کی طرح منہ اٹھائے کیوں کھڑے تھے" عمران نے اس کے اندر داخل ہوتے ہی پوچھا۔

"اس لئے تاکہ آپ اطمینان سے چہرہ سکرین پر دیکھ سکیں" بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

"لیکن شکل تو مجھے نظر آتی نہیں" ـــــ عمران نے کہا۔

"وہ یہاں آپریشن روم میں جو بیٹھی تھی پھاٹک پر کیسے نظر آجاتی" بلیک زیرو نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ اور عمران اس کے خوب صورت

www.urdufanz.com

جواب پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ وہ جس طرح خود فقرے چست کر کے لطف لیتا تھا اسی طرح دوسروں کی طرف سے چست کئے گئے خوبصورت فقروں پر بھی پورا پورا لطف لیا کرتا تھا۔

"اس کا مطلب ہے۔ باہر کی ہوا تمہیں راس آتی ہے" ـــــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اب اتنی بھی راس نہیں کہ آپ مجھے باہر کی ہوا کھلانے کے چکر میں سیکرٹ سروس سے ہی فارغ کر دیں" ـــــ بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اور عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"اچھا اب تم اندر کے ماحول سے ایڈجسٹ ہو چکے ہو گے اس لئے رپورٹ دو کیا تیر مار آتے ہو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تیر مار کر نہیں بلکہ کھا کر آیا ہوں" ـــــ بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ پھر چاول وغیرہ کب کھانے کو ملیں گے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چاول کھانے کی بھی نوبت آ جائے گی۔ فی الحال یہ دیکھیے"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جیب سے اس نے ایک چھوٹی سی ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔

"یہ کیا ہے" ـــــ عمران نے چونک کر ڈائری بلیک زیرو کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔

"اس میں ایک صفحہ میں نے موڑ دیا ہے۔ اسے پڑھ لیں" بلیک زیرو کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔ اور عمران نے ڈائری کھول کر مڑا ہوا

ورق سیدھا کیا اور پھر اسے پڑھنے لگا۔

"ہوں ـــــ اس کا مطلب ہے۔ میرا اندازہ درست نکلا۔ فرنیک وہ نہیں جو اپنے آپ کو ظاہر کر رہا ہے۔ ویسے بھی میں نے تمہارے جانے کے بعد اس بارے میں خاصی تصدیق کر لی ہے" ـــــ عمران نے ڈائری بند کرتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے بلیک زیرو کو سرداور اور پھر ہالینڈ کے انٹیلی جنس کے چیف ہیگ سے ہونے والی بات چیت سنا دی۔

"اوہ ـــــ تو پھر یہ ریڈ۔ ٹی یقیناً یہ فرنیک خود ہی ہو گا۔ یہ ڈبل کراس کر رہا ہے۔ ادھر انٹیلی جنس کا آفیسر بھی ہے اور ادھر مجرم بن کر بھی کارروائیاں کرتا پھر رہا ہے" ـــــ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"نہیں ـــــ اس ڈائری سے بات واضح ہو گئی ہے۔ وہ خود ریڈ۔ ٹی نہیں ہے۔ بلکہ اس نے پورا گروپ ترتیب دیا ہوا ہے۔ جس کا انچارج تو ریڈ۔ ٹی ہے۔ لیکن ریڈ۔ ٹی کا باس یہ فرنیک ہے۔ ورنہ ڈائری میں صرف وہ ریڈ۔ ٹی لکھتا ـــــ ریڈ۔ ٹی کے ساتھ چیف باس کا لفظ نہ لکھتا۔ اور اب مجھے اس کا طریقہ کار بھی سمجھ آ گیا ہے۔ ریڈ۔ ٹی وارداتیں کرتا ہے۔ اور یہ انٹیلی جنس آفیسر بن کر اس ملک کی انٹیلی جنس کے ساتھ کام کرتا ہے۔ اس طرح ریڈ۔ ٹی کے خلاف ہونے والی تمام کارروائی سے پوری طرح آگاہ رہتا ہے ـــــ اور ظاہر ہے عین موقع پر ریڈ۔ ٹی کو ہدایات مل جاتی ہوں گی" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن سرداور اور ہیگ سے تو بات اب ہوئی ہے۔ اس سے پہلے آپ کو فرنیک پر کیسے شک ہوا۔ جو آپ نے مجھے اس کے کمرے

Scanned By Saad

کی تلاشی کے لئے بھیجا"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"شک مجھے اس لئے پڑا تھا کہ فرینک سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کی مسلسل ٹوہ میں تھا۔ اس کا بار بار اصرار یہی تھا کہ کسی طرح ہیڈ کوارٹر کا پتہ چل جائے۔۔۔۔ اور ریڈ۔ ٹی نے بھی ہیڈ کوارٹر کا ہی پتہ چلانے کے لئے سارا کھیل کھیلا۔ بہر حال پہلے تو صرف شک تھا۔ اب تو مسئلہ حل ہو گیا"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کوئی بات کرتا۔ تیز سیٹی کی آواز ایک بار پھر گونجی اور اس بار عمران اور بلیک زیرو دونوں نے چونک کر دروازے کے اوپر لگی ہوئی سکرین کو دیکھا۔ پھاٹک کے باہر ایک سیاہ رنگ کی کار کھڑی تھی اس کے پیچھے سفید رنگ کی کار تھی۔ سیاہ رنگ کی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر کیپٹن شکیل بیٹھا ہوا تھا جب کہ پچھلی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر صفدر کا چہرہ نظر آ رہا تھا۔

عمران نے ہاتھ بڑھا کر پھاٹک کھولنے والا بٹن دبا دیا تو پھاٹک کھلنے لگا اور اس کے ساتھ ہی سکرین آف ہو گئی۔

"یہ کیسے لے آئے ہیں"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"میں یہاں تمہاری کرسی پر تمہاری طرح فارغ تو بیٹھنے سے رہا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ چلو کچھ کام ہی کر لیا جائے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ آپ نے تو اس کرسی پر بیٹھتے ہی نجانے کیا کیا کر ڈالا" بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"بھئی رزق حلال کھانا چاہیئے"۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا

www.urdufanz.com

اور بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

اسی لمحے میز کے کنارے سے صفدر کی آواز ابھری۔

"سر۔۔۔۔ صفدر بول رہا ہوں۔ دونوں آدمیوں کو گیسٹ روم میں ڈال دیا گیا ہے وہ بے ہوش ہیں۔ کار سپیشل گیراج میں ہے۔ مشین اس میں موجود ہے"۔۔۔۔ صفدر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی"۔۔۔۔ عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں کہا۔

"نہیں سر۔۔۔۔ عمران صاحب کی ہدایت کے مطابق ہم ٹائیگر سے ملے اور پھر اس کار تک پہنچے۔ وہ لوگ کار کے اندر اطمینان سے بیٹھے ہوئے تھے۔ گلی سنسان تھا اس لئے انہیں سر پر ضربیں لگا کر بیہوش کر دیا گیا۔ پھر چونکہ ہم نے یہاں آنا تھا اس لئے ٹائیگر وہیں سے چلا گیا۔ اور ہم انہیں کار سمیت لے کر یہاں آ گئے"۔۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے اب تم دونوں جا سکتے ہو"۔۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے پھاٹک کھولنے والا بٹن دبا دیا۔

"یہ کون لوگ ہیں عمران صاحب"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے پوچھا اور عمران نے اسے مختصر طور پر بتا دیا۔

"میں ذرا ان سے ان کے ہیڈ کوارٹر کا پوچھ لوں"۔۔۔۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا آپریشن روم سے باہر نکل گیا۔

Scanned By Saad

"چچ —— چچ —— چیف باس آپ اور یہاں" —— ریڈ۔ ٹی کے منہ سے حیرت زدہ آواز نکلی۔ کیونکہ دروازے پر فرنیک کھڑا تھا تنظیم کا چیف باس۔

"کیوں میں یہاں نہیں آسکتا" —— دروازے میں کھڑے ہوئے فرنیک نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لل —— لیکن باس پہلے تو ایسا کبھی نہیں ہوا" —— ریڈ۔ ٹی نے بوکھلائے ہوتے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب تو ہو گیا ہے —— بیٹھو" —— فرنیک نے یک لخت سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور خود آگے بڑھ کر میز کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔ ریڈ۔ ٹی بھی سر جھٹکتا ہوا دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ البتہ اس کے چہرے پر ابھی تک حیرت کے آثار موجود تھے۔

"مشن کی کیا پوزیشن ہے" —— فرنیک نے کرخت لہجے میں پوچھا۔

"باس آپ کو رپورٹ تو ساتھ ساتھ مل رہی ہے۔ ویسے ابھی تھوڑی دیر پہلے مارٹن کی کال آئی تھی۔ اس نے حتمی طور پر پتہ چلا لیا ہے کہ مطلوبہ فائل سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں ایکسٹو کی تحویل میں ہے —— لیکن چونکہ اب تک ہیڈ کوارٹر کا اتہ پتہ معلوم نہ ہو رہا تھا اس لئے مارٹن نے ایک اور حل نکالا ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ وزارت خارجہ کے سیکرٹری سر سلطان سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کو جانتے ہیں —— یہ سیکرٹری ہماری ہٹ لسٹ میں تھا لیکن یہ اس لئے قتل ہونے سے بچ گیا کہ یہ ان دنوں ملک سے باہر تھا۔ چنانچہ میں نے اُسے حکم دے دیا ہے کہ وہ سر سلطان کو فوری طور پر اغوا کر کے ہیڈ کوارٹر میں لے آئے —— میرا خیال ہے کہ اس بار ہم کامیاب رہیں گے" —— ریڈ۔ ٹی نے جواب دیا۔

"گڈ —— اچھا آئیڈیا ہے" —— فرنیک نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ویسے باس ہمارے سائیڈ مشن اب تک کامیاب جا رہے ہیں۔ ابھی ون زیرو نے اطلاع دی ہے کہ حکومت کے تین اور اعلیٰ عہدیدار ختم ہو چکے ہیں —— چنانچہ میں نے اسے فائنل کال دے دی ہے۔ کہ وہ وزیر اعظم اور اس کی کابینہ کو ہٹ کرنے کی دھمکی دے دے۔ اور ساتھ ہی دو ارب روپے کی ڈیمانڈ بھی دے دے۔ زیرو ون کا خیال تھا کہ حکومت فوراً رقم کی ادائیگی پر تیار ہو جائے گی —— لیکن میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہے کیونکہ زیرو ٹو کا مشن نمبر دو ناکام ہو گیا ہے۔ ہاں اگر ان کا مشن نمبر تین کامیاب ہو گیا تو پھر یقیناً حکومت بوکھلا جائے گی۔ بہر حال ڈیمانڈ تو ان تک پہنچ جائے۔ بعد میں جو ہو گا دیکھا جائے گا" —— ریڈ۔ ٹی نے کہا۔

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

"ہوں ۔۔۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ یہ مشن نمبر تین واقعی کامیاب ہو جائے گا" ۔۔۔ فرنیک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"بالکل باس ۔۔۔ اس بار زیرو ٹو نے بڑے ٹھیک ٹھاک انتظامات کئے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ان انتظامات کے سامنے ڈیم نہ ٹھہر سکے گا" ریڈ۔ ٹی نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"گڈ ۔۔۔ کب کی فائنل کال ہے اس مشن کے لئے" ۔۔۔ فرنیک نے پوچھا۔

"کل رات کی۔ باس آپ کو تو علم ہے" ۔۔۔ ریڈ۔ ٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ لیکن وہ فائنل مشن کا کیا ہو گا۔ اصل مسئلہ تو حل ہونے میں ہی نہیں آ رہا۔ پارٹی جلدی جلدی کا شور مچائے ہوئے ہے" فرنیک نے سخت لہجے میں کہا۔

"وہ بھی ہو جائے گا باس ۔۔۔ یہاں واقعی آ کر معلوم ہوا ہے ۔ کہ ہیڈ کوارٹر کو اس قدر خفیہ بھی رکھا جا سکتا ہے۔ کسی صورت اس کا پتہ ہی نہیں چل رہا۔ آپ کو کچھ پتہ چلا۔ آپ کہہ رہے تھے کہ آپ انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض سے ملیں گے وہ عمران کا دوست ہے اُسے ضرور معلوم ہو گا" ۔۔۔ ریڈ۔ ٹی نے کہا۔

"نہیں ۔۔۔ وہ بھی لاعلم ہے" ۔۔۔ فرنیک نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ اب تو صرف یہی صورت ہے کہ سر سلطان سے ہر قیمت پر پوچھا جائے" ۔۔۔ ریڈ۔ ٹی نے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ فرنیک کوئی

جواب دیتا میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس ریڈ۔ ٹی سپیکنگ" ۔۔۔ ریڈ۔ ٹی نے رسیور اٹھا کر تیز لہجے میں کہا۔

"مارٹن بول رہا ہوں جناب ۔۔۔ ہیڈ کوارٹر سے سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان کو اغوا کر کے یہاں پہنچا دیا گیا ہے۔ زیرو روم میں اب مزید کیا حکم ہے" ۔۔۔ دوسری طرف سے مارٹن کی آواز سنائی دی۔

"کوئی مسئلہ۔ کوئی پریشانی" ۔۔۔ ریڈ۔ ٹی نے پوچھا۔

"نو سر ۔۔۔ سر سلطان کوٹھی میں اکیلے تھے ان کے بچے کہیں گئے ہوئے تھے۔ صرف دو ملازم تھے، جنہیں گولی مار دی گئی ہے۔ تعاقب کا بھی خیال رکھا گیا ہے" ۔۔۔ مارٹن نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم وہیں رکو۔ میں خود زیرو روم میں آ رہا ہوں" ریڈ۔ ٹی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"باس۔ آپ چلیں گے یا......" ۔۔۔ ریڈ۔ ٹی نے جھجکتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں چلو۔ میں خود بھی اب اس مسئلے کو ختم کرنا چاہتا ہوں" ۔۔۔ فرنیک نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر ریڈ۔ ٹی اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھا۔

"آیئے باس۔ زیرو روم نیچے تہہ خانے میں ہے" ۔۔۔ ریڈ۔ ٹی نے کہا۔

"تم آگے چلو۔ میں تمہارے پیچھے ہوں" ۔۔۔ فرنیک نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور ریڈ۔ ٹی سر ہلاتا ہوا دروازے سے باہر نکل گیا۔ فرنیک

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

اس کے پیچھے تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ سیڑھیاں اتر کر تہہ خانے کے دروازے پر پہنچ گئے جس کے سامنے دو مسلح آدمی موجود تھے۔ انہوں نے ان دونوں کو دیکھتے ہی باقاعدہ مودبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر ریڈ۔ ٹی کے اشارے پر دروازہ کھول دیا ـــــ ریڈ۔ ٹی اور فرینک اندر داخل ہوئے۔ یہ ایک بڑا ہال نما کمرہ تھا۔ جس کے درمیان میں ایک کرسی پر سر سلطان رسیوں سے بندھے ہوئے بیٹھے تھے۔ ان کا سر ڈھلکا ہوا تھا۔ وہ بے ہوش تھے۔ سر پر زخم اور خون جمنے کا نشان بھی نمایاں تھا ـــــ دروازے کے قریب ہی دو مسلح آدمی دیوار کے ساتھ لگے کھڑے تھے۔ جب کہ ایک آدمی کرسی کے ساتھ کھڑا تھا۔

"اسے ہوش میں نہیں لے آئے مارٹن" ـــــ ریڈ۔ ٹی نے کرسی کے قریب پہنچتے ہی ساتھ کھڑے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ نے حکم تو نہیں دیا تھا باس۔ اب لے آتا ہوں" ـــــ مارٹن نے کہا۔ اور مڑ کر پوری قوت سے سر سلطان کے چہرے پر تھپڑ مار دیا۔ تھپڑ اتنا زوردار تھا کہ ایک ہی تھپڑ سر سلطان کو ہوش کی وادی میں کھینچ لایا اور انہوں نے کراہ کر آنکھیں کھول دیں ـــــ مارٹن دوسرا تھپڑ مارنا چاہتا تھا کہ فرینک نے ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا۔ اور مارٹن سر جھکائے پیچھے ہٹ گیا۔

"تم کون ہو ـــــ اور میں کہاں ہوں" ـــــ سر سلطان نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم ہماری قید میں ہو سر سلطان ـــــ تمہیں شاید معلوم ہو گیا ہو گا۔

کہ تم بھی ہماری ہٹ لسٹ میں تھے۔ لیکن بیرون ملک کے دورے کی وجہ سے تم بچ گئے تھے۔ لیکن ہم اپنی ہٹ لسٹ کو ہر صورت میں مکمل کرنے کے عادی ہیں" ـــــ ریڈ۔ ٹی نے بڑے تحکمانہ لہجے میں سر سلطان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ اوہ ـــــ تو تم ریڈ۔ ٹی کے آدمی ہو" ـــــ سر سلطان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"آدمی نہیں۔ میں خود ریڈ۔ ٹی ہوں۔ سمجھے۔ اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ لیکن ہاں ایک صورت میں تمہاری جان بخشی ہو سکتی ہے۔ اگر تم سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ بتا دو" ـــــ ریڈ۔ ٹی نے سخت لہجے میں کہا۔

"سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ـــــ مجھے کیا معلوم۔ میرا سیکرٹ سروس سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ میں تو وزارت خارجہ سے متعلق ہوں" سر سلطان نے گمبھیر لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں کہ پتہ بتا دو تو میں تمہاری جان بخشی کر سکتا ہوں۔ ورنہ یہاں موجود مشین گنوں کے پورے برسٹ ایک لمحے میں تمہاری چھٹی کرا دیں گے" ـــــ ریڈ۔ ٹی نے چیختے ہوئے کہا۔

"تم جو چاہو کرو۔ جب مجھے معلوم ہی نہیں تو میں بتاؤں گا کیا" سر سلطان کے لہجے میں اعتماد تھا۔

"سنو بوڑھے۔ تم ریڈ۔ ٹی کو دھوکہ نہیں دے سکتے۔ میں چاہوں تو تمہارے دماغ کے اندر جھانک کر سب کچھ معلوم کر سکتا ہوں۔ لیکن اس صورت میں تمہاری بوڑھی کھوپڑی پھٹ جائے گی" ـــــ ریڈ۔ ٹی نے

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو ریڈ۔ ٹی میں پوچھتا ہوں دیکھو یہ کیسے طوطے کی طرح بتاتا ہے"
اچانک قریب کھڑے فرنیک نے تیز لہجے میں کہا۔

اور ریڈ۔ ٹی حیرت سے فرنیک کو دیکھنے لگا۔ فرنیک آگے بڑھا اور سر سلطان کے بالکل سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ اس نے سر سلطان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں ـــــ لیکن سر سلطان کی آنکھوں میں کوئی تاثر نہ تھا وہ بالکل سپاٹ تھیں۔ اچانک فرنیک نے اپنی دائیں آنکھ کا کونا دبایا جیسے سر سلطان کو آنکھ مار رہا ہو اور سر سلطان یک لخت بُری طرح چونک پڑے۔

"سر سلطان ـــــ میں عمران کا کلاس فیلو اور دوست فرنیک ہوں۔ میرا تعلق ہالینڈ کی انٹیلی جنس سے ہے۔ مسئلہ ایسا ہے کہ اگر آپ سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ بتا دیں تو یقین کریں آخر کار فائدہ پاکیشیا کا ہی ہو گا" ـــــ فرنیک نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ـــــ اگر تم عمران کے دوست ہو تو پھر تم اس مجرم کے ساتھ کیوں کھڑے ہو۔ یہ تو تمہیں باس کہہ رہا ہے" ـــــ سر سلطان نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"آپ اس مسئلے کو نہیں جانتے۔ یہ پیچیدہ چکر ہے۔ آپ کا اس پر غور کرنا فضول ہے" ـــــ فرنیک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھ سے عمران نے تمہارے بارے میں ذکر کیا تھا۔ ٹھیک ہے میں تمہیں بتا سکتا ہوں۔ لیکن اس طرح نہیں۔ یہ مسلح افراد باہر چلے جائیں تب بتاؤں گا ـــــ ورنہ میرا ضمیر مجھے ہمیشہ کچوکے لگاتا

www.urdufanz.com

رہے گا۔ کہ میں نے جان بچانے کے لئے ہیڈ کوارٹر کا پتہ بتایا ہے"
سر سلطان نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ریڈ۔ ٹی مسلح افراد کو باہر بھیج دو۔ سر سلطان درست کہہ رہے ہیں" ـــــ فرنیک نے مڑ کر ریڈ۔ ٹی سے کہا۔

"مگر باس" ـــــ ریڈ۔ ٹی نے کچھ کہنا چاہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو" ـــــ فرنیک نے سخت لہجے میں کہا۔

تو ریڈ۔ ٹی نے مسلح افراد اور مارٹن کو کمرے سے باہر جانے کے لئے کہا۔ اور مسلح افراد خاموشی سے دروازے سے باہر نکل گئے۔ مارٹن بھی ان کے پیچھے تھا۔

"دروازہ اندر سے بند کر دو ریڈ۔ ٹی۔ تاکہ سر سلطان کو پوری طرح تسلی ہو جائے" ـــــ فرنیک نے کہا۔

اور ریڈ۔ ٹی سر ہلاتا ہوا مڑ کر دروازے کی طرف بڑھا لیکن دوسرے ہی لمحے فرنیک نے یک لخت گھوم کر پوری قوت سے اس کی گدی پر ہتھیلی کی زوردار ضرب لگائی اور ریڈ۔ ٹی چیختا ہوا منہ کے بل فرش پر گرا ـــــ اسی لمحے فرنیک کی لات حرکت میں آئی اور اس کے بوٹ کی ٹو پوری قوت سے نیچے گر کر پلٹنے کی کوشش کرتے ہوئے ریڈ۔ ٹی کی کنپٹی پر پڑی۔ اور ریڈ۔ ٹی کے حلق سے ایک اور چیخ نکلی ـــــ اور اس کے ہاتھ پیر یکلخت سیدھے ہوتے گئے۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ فرنیک اس کے بیہوش ہوتے ہی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا اور اس نے اسے اندر سے لاک کر دیا۔

"کیا تم واقعی عمران ہو" ـــــ سر سلطان کے لہجے میں حیرت

Scanned By Saad

ھری آواز نکلی۔

"آئی کوڈ میں ساری بات سمجھنے کے باوجود ابھی تک آپ پوچھ رہے ہیں کہ زلیخا مرد تھی یا عورت" ـــــ فرنیک نے مڑ کر مسکراتے ہوئے عمران کی اصل آواز میں کہا۔ اور پھر آگے بڑھ کر اس نے تیزی سے سر سلطان کی رسیاں کھولنی شروع کر دیں۔

"لیکن تم یہاں اتنے اطمینان سے موجود ہو۔ میں تو واقعی بُری طرح الجھ گیا تھا" ـــــ سر سلطان نے کہا۔

"آپریشن مکمل کرنے سے پہلے مجھے پتہ چل گیا کہ آپ کو اغوا کر کے یہاں لایا جا رہا ہے۔ اس لئے میں فائنل کال دینے سے رک گیا۔ کہ کہیں آپ کو ختم نہ کر دیا جائے یا کہیں اور نہ لے جایا جائے" ـــــ عمران نے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے ایک کونے میں موجود میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی طرف بڑھ گیا۔

اس نے جلدی سے انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــــ رسیور سے ایک بھاری سی آواز ابھری۔

"مارٹن سے بات کراؤ۔ اُسے اپنے پاس بلا لو۔ ایک ضروری بات ہے" ـــــ عمران نے ریڈ۔ ٹی کے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اچھا باس" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور پھر چند لمحے خاموشی طاری رہی۔ اس کے بعد مارٹن کی حیرت بھری آواز رسیور پر گونج اٹھی۔

"یس باس" ـــــ مارٹن کے لہجے میں حیرت تھی کہ اُسے وہاں تہہ خانے سے بلا کر انٹرکام پر بات کیوں کی جا رہی ہے۔

"مارٹن۔ ایک اہم مسئلہ سامنے آ گیا ہے۔ یہاں ہیڈ کوارٹر میں جتنے بھی افراد موجود ہیں۔ انہیں اکٹھا کر کے بڑے ہال میں پہنچ جاؤ۔ چیف باس اور میں ابھی وہاں پہنچ رہے ہیں۔ جلدی کرو وقت بے حد کم ہے" عمران نے کہا۔

"لیکن باس" ـــــ مارٹن نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو نانسنس" ـــــ عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"یس باس" ـــــ مارٹن نے بوکھلاتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اور پھر اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا باکس نکالا۔ اور اس کی سائیڈ میں لگا ہوا ایریل کھینچ کر اُسے اونچا کیا ـــــ اور پھر باکس کی سائیڈ میں موجود بٹن دبا دیا۔

www.urdufanz.com

"ہیلو ہیلو ـــــ پرنس آف ڈھمپ کالنگ اوور" ـــــ عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"یس ـــــ جولیا بول رہی ہوں اوور" ـــــ دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"جولیا۔ تمام ممبرز کوٹھی کے گرد پہنچ چکے ہیں اوور" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ سب موجود ہیں۔ اور تمہاری طرف سے کاشن کا انتظار تھا اوور" جولیا نے جواب دیا۔

"سنو ـــــ کوٹھی کی مین عمارت میں برآمدے کے سامنے ایک گیلری

Scanned By Saad

۔اس گیلری کے دائیں طرف پہلا دروازہ ایک بڑے ہال کمرے کا ہے۔
موجود تمام مسلح افراد اس ہال کمرے میں جمع ہیں۔تم صفدر کو پہلے اندر
اس کے پاس گیس بم ہیں وہ اس ہال کمرے میں گیس بم پھینکے گا پھر جب
لوگ بے ہوش ہو جائیں تو سارے ممبرز اندر داخل ہو کر انہیں کور کر لیں
— اس کے بعد مجھے کال کرنا۔ اوور اینڈ آل"— عمران نے
لہجے میں کہا۔ اور مائیک کا بٹن دبا دیا۔

تو تم پہلے سے تیار ہو کر آئے تھے"— سر سلطان نے سر
ہوئے کہا۔

ہاں— اور میں یہاں قتل و غارت اس لئے نہیں چاہتا کہ یہاں سے
ہی وہ ہوٹل ہے جہاں اصل فرنیک موجود ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے
ں فائرنگ یا دھماکوں کی آوازیں اس تک پہنچ جائیں"— عمران نے
ور سر سلطان نے سر ہلا دیا۔ ان کے چہرے پر عمران کے لئے
ن کے آثار موجود تھے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی فرنیک نے چونک کر فون کی طرف
دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"— فرنیک کے لہجے میں سختی تھی۔

"ریسپشنٹ بول رہا ہوں جناب۔ ایک صاحب علی عمران آپ سے ملنا
چاہتے ہیں"— ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران— اوہ ٹھیک ہے۔ انہیں بھیج دو"— فرنیک
نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور رسیور رکھ دیا۔ البتہ اس کی آنکھوں میں
حیرت کے تاثرات موجود تھے۔ کیونکہ علی عمران پہلی بار اس کے کمرے
میں ملنے آ رہا تھا۔

چند لمحوں بعد دروازے پر دستک ہوئی۔ اور فرنیک نے اٹھ کر
دروازہ کھول دیا۔ دروازے پر واقعی عمران کھڑا تھا۔ اس کا لباس خاصا
مضحکہ خیز تھا— سرخ پتلون، زرد قمیض اور نیلا کوٹ۔ اور چہرے پر

www.urdufanz.com

Scanned By Saad

حماقتوں کا آبشار پوری آب و تاب سے بہہ رہا تھا۔

"مے آئی کم ان سر" ——— عمران نے دروازہ کھلتے ہی ہاتھ اٹھاتے ہوئے یوں کہا جیسے طالب علم کلاس روم میں داخل ہوتے وقت ٹیچر سے اجازت طلب کرتا ہے۔

"اوہ ——— عمران تم۔ آؤ آؤ" ——— فرینک نے مسکرا کر ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

اور عمران اس طرح سہما سہما اندر داخل ہوا جیسے واقعی وہ انتہائی فرمانبردار اور سعادت مند طالب علم ہو۔

"آج ہمیں کیسے یاد آ گیا" ——— فرینک نے مسکرا کر کرسی پہ بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"یار آخر تم میرے دوست بھی ہو۔ مہمان بھی ہو۔ میں نے سوچا کہ کہیں تم واپس جا کر یہ گلہ نہ کرو کہ پاکیشیا والے اچھے میزبان نہیں ہوتے"۔ عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا اور فرینک بے اختیار ہنس پڑا۔

"شکر ہے تمہیں میزبانی کا خیال تو آ گیا۔ ورنہ سچ پوچھو تو میں تو تمہارے رویے سے بڑا مایوس ہوا تھا" ——— فرینک نے سنجیدہ ہو کر کہا۔

"آج میں تمہارے تمام گلے شکوے دور کر دوں گا۔ آخر تم میرے دوست ہو۔ کوئی مذاق تو نہیں۔ ہاں یار وہ مجھے یاد آ گیا۔ تم سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں پوچھ رہے تھے وہ میں نے پتہ چلا لیا ہے" ——— عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"پتہ چلا لیا ہے ——— کہاں ہے وہ" ——— فرینک نے اشتیاق آمیز

لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھوں میں یک لخت چمک ابھر آئی۔

"لیکن پہلے یہ بتاؤ کہ تم وہاں جا کر کرو گے کیا۔ وہ تو بڑا ویران سا کھنڈر ہے۔ اُلو بولتے ہیں وہاں" ——— عمران نے کہا۔

"تم بتاؤ تو سہی" ——— فرینک نے کہا۔

"سپیشل جیل کے اندر ہے ہیڈ کوارٹر۔ سپیشل جیل دیکھی ہے تم نے" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"سپیشل جیل ——— کیا مطلب ——— کیا بکواس کر رہے ہو" ——— فرینک نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"مذاق نہیں کر رہا۔ سچ کہہ رہا ہوں۔ اور وہاں وہ تمہارا ریڈ۔ ڈی بھی وہاں پہنچ چکا ہے۔ لیکن یار اس کے پاس تو رقم بھی موجود نہیں ہے وہ تو قسمیں کھاتا ہے کہ میں نے ہالینڈ میں کوئی رقم نہیں کمائی" ——— عمران نے کہا۔

"کک ——— کک ——— کیا کہہ رہے ہو" ——— فرینک نے یک لخت اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ کیا ہوا۔ کیا کرسی میں کھٹمل ہیں۔ یار یہ ہوٹل والے بڑے بدتمیز ہیں۔ کرایہ تو سینکڑوں میں لیتے ہیں۔ لیکن کرسیوں میں کھٹمل اس طرح پال رکھے ہیں جیسے پالتو جانور ہوں" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران سچ سچ بتاؤ۔ تم یہاں کیوں آئے ہو" ——— فرینک کا لہجہ یک لخت سخت ہو گیا۔

"سچ تو بتا رہا ہوں۔ یار آخر میزبانی بھی تو کوئی چیز ہے۔ اگر یقین نہیں آ رہا

www.urdufanz.com

"تو آؤ چلو میں تمہیں سپیشل جیل لے چلتا ہوں" ——— عمران نے اسی طرح مطمئن لہجے میں کہا۔

"ریڈ۔ ٹی وہاں کیسے پہنچ گیا" ——— فرنیک نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔ وہ بڑے غور سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔ اس کا ایک ہاتھ جیب میں رینگ چکا تھا۔

"بھئی جیل میں لوگ کیوں جاتے ہیں۔ ظاہر ہے جرم کرتے ہیں تو جاتے ہیں۔ پھر ریڈ۔ ٹی نے تو خاصا اودھم مچا رکھا تھا۔ کئی اعلیٰ عہدیدار قتل کر دیئے پاور ہاؤس کو اچھا خاصا نقصان پہنچایا ——— اب وہ ڈیم کو تباہ کرنے کی تیاری کر رہا تھا۔ ظاہر ہے اس کے بعد جیل ہی ٹھکانہ ہو سکتا ہے لیکن تمہیں یہ بات سن کر اتنی حیرت کیوں ہو رہی ہے۔ تم تو خود انٹیلی جنس کے آفیسر ہو۔ تمہارا تو کام ہی مجرموں کو جیل پہنچانا ہے" ——— عمران نے کہا۔

"مجھے یقین نہیں آ رہا" ——— فرنیک کے چہرے پر شدید تذبذب کے آثار تھے۔

"ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ آؤ چل کر دکھا دیتا ہوں" ——— عمران نے بڑے سادہ لہجے میں کہا۔

"تم نے دیکھا ہے ریڈ۔ ٹی کو" ——— فرنیک نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"نہ صرف اسے دیکھا ہے بلکہ اس کے چیف باس کو بھی دیکھا ہے۔ کہو تو اس کا حلیہ بھی بتا دوں۔ ویسے حلیہ بتانے کی ضرورت نہیں آئینہ دیکھ لو تو سب کچھ سامنے آ جائے گا" ——— عمران نے بڑے معصوم

سے لہجے میں کہا۔ اور فرنیک کا چہرہ یکلخت مسخ ہو گیا۔ اس نے انتہائی پھرتی سے جیب سے ہاتھ باہر نکالا۔ لیکن دوسرے لمحے ہلکا سا دھماکہ ہوا ——— اور اس کے ہاتھ میں نظر آنے والا ریوالور اڑ کر دور جا گرا۔ عمران کے کوٹ کی جیب میں سوراخ البتہ نظر آنے لگ گیا تھا۔

"اتنی بھی جلدی کیا تھی مسٹر فرنیک عرف چیف باس آف ریڈ۔ ٹی۔ اچھے لوگ ٹھنڈا کر کے کھاتے ہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور سپرنٹنڈنٹ فیاض ہاتھ میں ریوالور پکڑے اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے چار مسلح باوردی آدمی تھے۔

"خبردار۔ ہاتھ اٹھا دو" ——— فیاض نے بڑی طرح دھاڑتے ہوئے کہا۔

"آہستہ سپرنٹنڈنٹ فیاض آہستہ۔ یہ بھی تمہارے ہی محکمے اور تمہارے ہی رینک کا آفیسر ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور فرنیک کی آنکھیں تیزی سے پھیلتی چلی گئیں۔

"تت ——— تت ——— تم مجھ پر کوئی الزام ثابت نہیں کر سکتے" فرنیک نے رک رک کر کہا۔

"بھئی میں نے تو سوپر فیاض کی بڑی منتیں کی ہیں کہ وہ ٹل جائے آخر تم میرے دوست اور کلاس فیلو رہے ہو بعد میں پڑھے لکھے ہو آکسفورڈ سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری تم نے حاصل کر رکھی ہے ——— لیکن یہ مانتا ہی نہیں۔ اب کیا کروں مجبوری ہے۔ آفیسر آدمی ہے" ——— عمران نے کہا۔ اس دوران فرنیک کو قابو میں کر کے اس کے ہاتھ میں کلپ ہتھکڑی

Scanned By Saad
www.urdufanz.com

پہنائی جاچکی تھی۔

"میں اس گرفتاری پر احتجاج کرتا ہوں۔ مجھے اپنے اعلیٰ افسروں سے بات کرنے دو۔ یہ میرا قانونی حق ہے۔ ہالینڈ کے سفیر سے میری بات کراؤ"۔۔۔۔ فرنیک نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"سفیر بے چارہ کیا کرے گا۔ تم اپنے چیف ہیگ سے کیوں نہیں بات کر لیتے۔ وہ تو اب تک حیران ہے کہ تم تو میڈیکل پر چھٹیاں گزارنے ایکریمیا گئے ہوئے تھے پھر پاکیشیا کیسے پہنچ گئے۔۔۔۔ باقی رہا ثبوت۔ تو جناب سو یہ فیاض صاحب۔ اسے ثبوت بھی دکھا دیں۔ یہ واقعی اس کا قانونی حق ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور فیاض نے ایک انسپکٹر کو اشارہ کیا۔ تو وہ سر ہلاتا ہوا تیزی سے کمرے سے باہر چلا گیا۔

چند لمحوں بعد وہ ریڈ۔ ٹی کو دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ ریڈ۔ ٹی کی آنکھوں کے کونے زخمی تھے۔ اس کا چہرہ بُری طرح لٹکا ہوا تھا۔

"یہ ہے تمہارا ساتھی ریڈ۔ ٹی۔ تم اسی کا حلیہ مجھ سے پوچھ رہے تھے ناں"۔۔۔۔ عمران نے مسکرا کر کہا۔

"میں اسے نہیں جانتا۔ میرا اس سے کیا تعلق ہے"۔۔۔۔ فرنیک نے تیز لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے پورا شو دکھانا پڑے گا۔ فیاض یار۔ میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ ان کے ہیڈ کوارٹر سے ملنے والی وہ فلمیں ساتھ لے لو اور ایک پروجیکٹر بھی لے لو۔۔۔۔ تاکہ ان فلموں کا باقاعدہ یہاں شو کیا جا سکے۔ جن میں ریڈ۔ ٹی اور فرنیک صاحب بیٹھ کر باقاعدہ منصوبہ بندی

فرما رہے ہیں۔ یار۔ ویسے تمہاری اداکاری غضب کی ہے۔ اس چکر میں اُلجھنے کی بجائے اگر تم ہالی وڈ کا رخ کر لیتے تو یقین جانو دنیا کے بہترین ہیرو بن سکتے تھے۔۔۔۔ تم نے خواہ مخواہ مجھے بھی میزبانی کے چکر میں ڈالا"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور فلموں کا سن کر فرنیک کا چہرہ یک لخت مایوسی سے لٹک گیا۔

"کاش میں تمہیں گولی مار دیتا"۔۔۔۔ فرنیک نے بے اختیار بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"گولی مارنے کی کیا ضرورت تھی۔ تمہارا ون مین شو دیکھ دیکھ کر میں جاں بلب ہوتا جا رہا تھا۔ یہ تو اتفاق تھا کہ ریڈ۔ ٹی صاحب سے میری ملاقات ہو گئی اور شو کے پیچھے موجود ہدایت کار کا پتہ چل گیا۔۔۔۔ ویسے ایک بات ہے فرنیک۔ تمہاری منصوبہ بندی واقعی خوب صورت تھی۔ لیکن اب اس کا کیا کیا جائے کہ کافرستان والوں نے تمہاری خدمات حاصل کرتے وقت میری میزبانی کی خصوصیات تمہیں تفصیل سے نہیں بتائیں"۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ تم سب سے خطرناک آدمی ہو اور میں تمہیں سب سے پہلے گولی مار دوں۔ لیکن مجھے ان کی بات پر یقین نہ آیا تھا۔ کاش میں یقین کر لیتا تو آج یہ نوبت نہ آتی"۔۔۔۔ فرنیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم نے فیاض کو گولی مار دی۔ یہ مجھے گولی مارنے سے کہیں زیادہ ظلم تھا۔ اگر فیاض مرجاتا تو یقین کرو میں بھوک سے ہی مرجاتا۔ کیوں فیاض میں درست کہہ رہا ہوں ناں"۔۔۔۔ عمران نے فیاض کی طرف

دیکھتے ہوئے کہا۔ اور فیاض غصہ دکھانے کی بجائے بے اختیار ہنس پڑا۔

"چلو اب تم ہنس پڑے ہو تو ٹھیک ہے۔ اب مجھے یقین آگیا ہے کہ خاصا بڑا چیک میری قسمت میں لکھا جا چکا ہے۔ یار یقین کرو۔ اب تو سلیمان نے مونگ کی دال پکانی بھی بند کر دی تھی ——— کہتا تھا کہ جناب مونگ کی دال بھی اب نقد ملتی ہے۔ اور تم جانتے ہو کہ نقد والا مسئلہ تو صرف تم ہی حل کر سکتے ہو ——— عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ میں تمہیں مونگ کی دال خریدنے جتنا انعام ضرور دے دوں گا ——— فیاض نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہائیں ——— اتنی سخاوت۔ یہ میں کیا سن رہا ہوں۔ پتہ ہے مونگ کی دال کس بھاؤ مل رہی ہے" ——— عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا

"جس بھاؤ بھی ملے۔ تمہیں کھانے سے مطلب ہے۔ آخر تم میرے دوست ہو" ——— فیاض واقعی حاتم طائی بنا ہوا تھا۔

"واہ۔ اسے کہتے ہیں دوستی۔ کیوں مسٹر فرینک۔ آخر تم بھی میرے دوست ہی ہو ناں۔ چلو وعدہ۔ تمہیں بھی اس مونگ کی دال کی دعوت میں شامل کر لیتا ہوں۔ کیا خیال ہے اب تو خوش ہو۔ اب تو گلہ نہیں رہے گا کہ میں نے تمہاری میزبانی نہیں کی" ——— عمران نے فرینک سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور فرینک نے ایک جھٹکے سے منہ پھیر لیا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور یادگار ناول

سپیشل سپلائی

مصنف :- مظہر کلیم ایم اے

• ۔ ایک طالب علم پر قتل کا الزام ثابت تھا مگر عمران اس کی مدد کیلئے میدان میں کود پڑا ——— کیوں ——— ؟ کیا عمران کو مقتول کی بجائے قاتل سے ہمدردی تھی ——— ؟

سردار جلال ——— ایک جاگیردار نوجوان۔ ایک خوفناک سمگلر۔ ایک دلچسپ اور انوکھا کردار۔

دل مراد خان ——— حکومت پاکیشیا کا ایک اعلیٰ آفیسر۔ جو انتہائی پر اسرار سرگرمیوں میں ملوث تھا ——— کیا واقعی ——— ؟

سپیشل سپلائی ——— انتہائی کثیر مقدار میں جدید ترین اسلحے کی سمگلنگ۔ جو سرکاری سطح پر کی جا رہی تھی۔

سپیشل سپلائی ——— اسلحے کی سمگلنگ، جس میں عمران براہ راست ملوث ہو گیا ——— کیا عمران نے اسلحے کی سمگلنگ شروع کر دی ——— ؟

سپیشل سپلائی ——— کثیر مقدار میں جدید ترین اسلحے کی سپلائی ——— جسے عمران سمگل کر کے مشکبار پہنچانا چاہتا تھا ——— کیوں ——— ؟ کیا عمران اپنے مقصد میں کامیاب بھی ہو سکا ——— یا ——— نہیں ——— ؟

• ۔ سسپنس، ایکشن اور لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے حیرت انگیز واقعات پر مشتمل دلچسپ کہانی

یوسف برادرز ۔ پاک گیٹ ملتان